به یمن عون معین مطلق و فیض توفیق خدای حق

لله الحمد و المنه که درین هنگام فرخی فرجام بفضل
حضرت ملک العلام این نسخه عجیبه غریبه مسمی به

براہین بیّنه

بمقام لکهنؤ به محله فراشخانه وزیر گنج بتاریخ
بست دوم ماه شوال المکرم ۱۳۰۵ ہجری

در مطبع اثنا عشری باهتمام سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد خاتم المرسلین
وولیہ علی امیر المومنین وعترتہما المعصومین اما بعد واضح ہو
کہ یہ ایک رسالہ مختصر ہے موسوم براہین بینہ زبان ہندی مین واسطے نفع عام
مومنین کے فضائل اور مناقب امام المتقین یعسوب الدین حضرت
امیر المومنین علی ابن ابیطالبؑ اور سائر اہلبیت طیبین معصومین صلوات
اللہ علیہم اور حالات بعض حضرات مشائخ کبار اور اصحاب با دولت
واقتدار مین تالیف کیا گیا اور اس رسالہ مین دو امر کا اہتمام اور
التزام ہے اول یہ کہ تمام تر نقل اور استدلال ہے احادیث کتب
معتمدہ اور صحاح مستندہ اور تفاسیر معتبرہ اور مصنفات مطولہ اور
مختصرہ اکابر محدثین اور اعاظم متکلمین اور اجلای مفسرین اور
اصادق مورخین اہل سنت وجماعت سے دوم مولف نے کوئی
کلمہ تعصب کا نہین لکھا ہے بلکہ منقولات کبراے موثقین اور ارشادات

عظمای ائمہ دین اہل سنت کو نقل کر دیا ہی اور یہ رسالہ مرتب ہوا دو مقصد
اور خاتمہ پر واللہ الموفق المعین۔ مقصد اول فضائل مین جانکہ
فضائل حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام مین آیات
قرانیہ اور احادیث کتب معتبرہ اہلسنت مین اس کثرت سے منقول اور
وارد ہین کہ اگر بعض اونمین سے مذکور ہون تو ایک کتاب مبسوط مرتب
ہو جاتے پس نظر بمناسبت حال اس رسالہ مختصر کے چند آیات اور روایات
بطور نمونہ کے مثل چند قطرون کے بحر ذخار سے اور چند لفظون کے
دفتر طومار سے عرض کی جاتی ہین از انجملہ جب پیغمبر آخر الزمان نے حجۃ
الوداع سے مراجعت فرمائی یعنے اوس حج سے مدینہ کو پہری کہ
بعد اوسکے دو مہینے کئے روز کے بعد دنیا سے انتقال فرمایا تو اثنای
راہ مین اٹھارہوین ذیحجہ کو یہ آیت نازل ہوے یا ایہا الرسول بلغ ما
انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک
من الناس یعنے اے رسولخدا پہونچا خلایق کو اوس چیز کو کہ بہیجے گئے تجکو
تیرے پروردگار کے پاس سے اور اگر نہ کریگا تو کچھ کہ ساتھ اوس کے
امر کیا گیا ہی اور نہ پہونچاویگا تو اوسکو خلق کے تئین پس نہ پہونچایا
ہوگا تونے پیغام پروردگار کو اپنے اور ادای رسالت نہ کی ہوگی
تونے اور خدا نگاہ رکھے گا تجکو آدمیون سے پس اوسوقت حضرت
نے مقام خم غدیر مین مقام کیا باوجود اوسکے کہ اوترنا قافلہ اوس روز
اور بے جگہ متعارف نہ تہا اور بنابر حکم حضرت کے پاک کی گئی کانٹے

جو درخت کے نیچے تھے اور جمع کئے گئے لوگ بعد اسکے کہ متفرق ہو گئے
تھے اور وہ وقت دو پہر اور دھوپ کی شدت کا تھا حسب ارشاد حضرت کے
اونٹون کے کجاؤن سے ایک چیز بلند بطور منبر کے بنی اوسپر حضرت
تشریف لیگئے تا کہ سب لوگ آپ کو دیکھین اور ایک خطبہ طولانی پڑھا
اور اوس خطبہ مین خلائق کو اپنے رحلت سے خبر دی اور ترغیب
دی لوگون کو تمسک و اطاعت قران مجید و اہلبیت طاہرین کے پس
فرمایا اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ یعنے آیا مین نہین ہون اولیٰ تر طرف
تم لوگون کے ذاتون سے حضرت نے یہ فرمایا تو سب نے کہا کہ ہان ایسا
ہی پس حضرت نے بازو مرتضیٰ علیہ السلام کا پکڑا اور بلند کیا یہانتک کہ دیکھا
لوگون نے سفیدی زیر بغل رسولخدا کو پس فرمایا فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ
فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ
نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ یعنی پس جو شخص کہ مین مولیٰ اوسکا ہون
پس علیؑ مولیٰ اوسکا ہی یا اللہ دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے
علیؑ کو اور دشمن رکھ اوسکو جو دشمن رکھے علیؑ کو اور مدد کر اوسکی
جو مدد کرے علی کی اور چھوڑ دے اوسکو جو چھوڑ دے علی کو بعد اسکے
فرمایا اَلَا فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ مِنْکُمُ الْغَائِبَ یعنے آگاہ ہو کہ پس پہونچا دے
اس خبر کو جو تم لوگون سے حاضر ہی اوس شخص کو جو غایب ہی پس اوس
وقت نازل ہوے یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنے آج کے روز کامل کیا ہمنے واسطے تم

لوگون کے دین تمہارا اور تمام کیا ہمنے تمپر اپنی نعمت کو اور اختیار کیا ہمنے واسطے تمہارے لوگون کے اسلام کو پس رسولخدا نے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِکْمَالِ الدِّیْنِ وَاِتْمَامِ النِّعْمَۃِ وَرِضَا الرَّبِّ بِرِسَالَتِیْ وَوِلَایَۃِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ یعنے اللہ بزرگ ہی اور حمد ہی واسطے اللہ کے اوپر کامل کرنے دین کے اور تمام کرنے نعمت کے اور ساتھ راضی ہونے رب کے ساتھ ہمارے رسالت اور ولایت علی ابن ابیطالب کے اور جب رسولخدا نے مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ اِلٰی آخِرِہٖ فرمایا تو اوسوقت ملاقات کی عمر بن خطاب نے علے ابن ابیطالب سے اور کہا ھَنِیْئًا لَکَ یَا ابْنَ اَبِیْطَالِبٍ اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَمَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ اور بعض روایت مین بجای ھنیئا کی بَخٍ بَخٍ ہی یعنے مبارک اور گوارا ہو تمکو یا علی تم مولا ہر مومن اور مومنہ کی یہ ہی کیفیت حدیث غدیر خم کے تفسیر مین آیہ کریمہ یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ اِلٰی آخِرِہٖ کے بر سبیل اختصار اور جمع اور انتخاب کے روایات کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت سے مثل تفسیر ثعلبی اور مسند احمد اور خصایص ابن جوزی اور مناقب ابن مغازلی اور اسنے المطالب شیخ ابن اثیر جزری اور مناقب اخطب خوارزم اور صواعق ابن حجر عسقلانی اور مناقب ابن مردویہ کہ ہر ایک ان کتابونمین حدیث غدیر کو بطریق کثیرہ روایت کیا ہی اور مثل صحیح ابی داود سجستانی اور صحیح ترمذی اور جمع بین الصحاح الستہ کہ عبارت ہی روایات موطای مالک اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور صحیح ابی داود اور صحیح ترمذی اور

نسخہ کبیر نسائی سے اور جزو چہارم سرقات الشعرا ابی عبد اللہ مرزبانی
اور شرح البحرین ابو الفرج اور کتاب مؤخر حافظ ابو الفتوح اور فصول
المہمہ ابن صباغ اور مشکوٰۃ اور تفسیر نیشاپوری اور مطالب السوال محمد
بن طلحہ اور حلیہ حافظ ابو نعیم اور وسیلۃ المتعبدین عمر بن الخضر الملاکہ اور
روضۃ الاحباب جمال الدین اور شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید اور
مرآت الزمان سبط ابن جوزی اور سر العالمین غزالی اور کتاب اعتقادیہ
قاضی زادہ اور روایات بیہقی اور زہری اور طبرانی اور دار قطنی
اور ذہبی اور کتاب ولایت ابو العباس ہمدانی مشہور بابن عقدہ
کہ اسمین ایکسو پچیس ۱۲۵ طریق سے اس حدیث کو روایت کیا ہی اور نام
بعض اون راویون کے کہ اس حدیث کو جن سے روایت کیا ہی
یہ ہین امیر المؤمنین علی ابن ابیطالبؑ ابو بکر عمر عثمان طلحہ زبیر عبد الرحمن
بن عوف سعد بن مالک عباس عبد المطلب امام حسنؑ امام حسینؑ عبد اللہ
ابن عباس عبد اللہ ابن جعفر عبد اللہ ابن مسعود عمار ابن یاسر ابوذر
غفاری سلمان فارسی سعد ابن زرارہ انصاری حبشی ابن جنادہ
خزیمہ ابن ثابت انصاری حذیفہ ابن الیمان عبد اللہ ابن عمر براابن عازب
سمرہ ابن جندب سلمہ ابن اکوع اسلمی عمر ابن ابی سلمہ سہیل ابن سعد
انصاری ثابت ابن یزید عمران ابن حصین خزاعی بریدہ ابن
الحصیب جبلہ ابن عمر انصاری زید ابن حارثہ انصاری انس ابن
مالک انصاری عبد اللہ ابن ثابت انصاری ابو امامہ انصاری

عامر ابن ابی لیلی انصاری حسان ابن ثابت انصاری قیس ابن ثابت
مالک ابن حویرث حذیفہ ابن رسید غفاری ثابت ابن ودیعہ انصاری
ابوہریرہ ہاشم ابن عتبہ ابن ابی وقاص مقداد ابن عمر کندی عبداللہ
ابن عبداللہ ابن بشیر بازنے سعید ابن سعید ابن عبادہ انصاری
نعمان عجلان انصاری جندب ابن ابی سفیان حبیب ابن بدیل
ورقا می خزاعی فاطمہ بنت رسول اللہ ام سلمہ ام ہانی بنت ابیطالب
عائشہ جریر ابن عبداللہ بجلی ابوسعید خدری عدی ابن حاتم زید ابن
ارقم جابر ابن ثمرہ اسامہ بن زید وحشی ابن حرب ابو الحمرا خادم رسول
اللہ عامر ابن واثلہ عبداللہ بن ابی اوفی عطیہ بن بشیر مازنی اور ابو
عطا ہمدانی سے منقول ہی کہ کہنا اوسنے کہ مین نے اس حدیث کو
دوسو پچاس طریق سے روایت کیا ہی اور ابن کثیر شامی نے تاریخ
کبیر مین لکھا ہی کہ دیکھا مین نے محمد بن جریر شافعی سے ایک کتاب کو
دو جلد ضخیم مین کہ جمع کیا تھا اوس کتاب مین روایات حدیث غدیر خم
کو اور نقل کیا کہ ابو المعالی جوفی شافعی کہ مشہور با مام الحرمین ہو
تعجب کرتا تھا اور کہتا تھا کہ بغداد مین ایک کتاب دیکھی مین نے
صحاف کے ہاتھ مین اور اوس کتاب مین روز غدیر کے روایتین
تھین اور پشت پر اوس کتاب کے لکھا تھا کہ المجلد الثامن والعشرین
من طرق من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے اٹھائیسوین جلد ہی
طرق حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے اور علاوہ روز غدیر کے

ے ابو لیلی انصاری ابو رافع غلام رسول اللہ ابو زینب انصاری عبداللہ

بھی رسولخدا نے اس کلام ہدایت فرجام کو فرمایا ہی جیسا کہ احمد حنبل اور ابن
مغازنی اور اخطب مردویہ اور ذہبی نے باسناد صحیح بریدہ بن حصیب سے
روایت کے ہی پس ملاحظہ سے کتب مذکورہ معتمدہ متکاثرہ مصنفہ مقتدایان
اہل سنت اور اخبار روافرہ متواترہ مستدلہ پیشوایان اس فرقہ کے تواتر
حدیث من کنت مولاہ الخ کا ظاہر اور روشن ہی اور انکار کرنا اسکے متواتر
ہونے سے منکر ہونا ہی تواتر سے کل اخبار متواترہ کے مخفی نرہی کہ بعض
علما اہل سنت وجماعت کا قول یہ ہی کہ حاصل ہوتا ہی تواتر پانچ شخص
کے خبر سے اور بنا بر قول بعض بارہ شخص اور موافق قول بعض بیس
شخص کے خبر سے اور قول بعض کا یہ ہی کہ عددہای مخصوص معین نہین
ہین کبھی عددہای مذکورہ سے اور کبھی انسے زیادہ سے تواتر حاصل
ہوتا ہی پس اس حدیث غدیر مین بنا بر ہر قول کے بملاحظہ کثرت اخبار
متواتر احتمال عدم تواتر ہو نہین سکتا اور انکار کرنا اسکے تواتر سے علامت ہی
عدم اطلاع کے علم حدیث پر جیسا کہ شیخ جزری شافعی نے کتاب اسنے
المطالب مین بعد ذکر اس حدیث غدیر کے لکھا ہی کہ حدیث صحیح ہے
بہت راویون سے اور متواتر ہی رسولخدا سے اور روایت کیا ہے
اسکو جمع کثیر نے اور اعتماد نہین ہی اوسکے سخن پر جو اطلاع نہین رکھتا ہی
علم حدیث پر اور لکھا ہی کہ ثابت ہوا ہے کہ یہ قول رسولخدا کا ہی خطبہ
روز غدیر مین حق علی ابن ابیطالب مین اور ابن مغازنی نے بعد
روایت کرنے اس حدیث کے لکھا ہی اپنی محدث ابوالقاسم محمد بن عبداللہ

سے کہ اوسنے کہا ہذا حدیث صحیح عن رسول اللہ یعنے یہ حدیث صحیح ہی پیغمبر
خدا سے اور کہا بہ تحقیق کہ روایت کیا ہی اس حدیث غدیر خم کو رسولخدا سے قریب تیس نفر نے
کہ منجملہ اونکی عشرہ مبشرہ ہین اور یہ ایک حدیث ہی ثابت اور واقع اور ابن
حجر نے صواعق مین لکہا ہی کہ یہ ایک حدیث صحیح ہی اور شک نہین ہی اسکی صحت مین اور سندین
اسکی بہت بہت ہین نہین ہی التفات اوسکی سخن پر جو کہ منکر ہی اس حدیث کا ہی اور امام غزالی
نے دعوی اجماع کا صحت پر اس حدیث کے کیا ہی جیسا کہ اپنے کتاب
سر العالمین مین لکہا ہی کہ جمعت الجماہیر علی متن الحدیث فی یوم الخم
باتفاق الجمیع یعنے جمع ہوے سب لوگ اوپر صحت متن اس حدیث کے
ساتھ اتفاق کل کے پس ثابت ہوا کہ انکار کرنا کسی شخص اہلسنت کا
اس حدیث سے درحقیقت انکار کرنا ہی روایات اور کتب اور اقوال
اپنی آئمہ دین اور اجلا محدثین اور مشائخ معتمدین کے اور موجب اسکا ہی
کہ کسی حدیث پر اعتماد نکرین کہ ہرگاہ اسقدر اخبار کثیرہ اور اقوال وغیرہ
کو پیشوایان اہل سنت اپنی کتب معتبرہ مین جمع کثیر صحابہ رسولخدا سے کہ انکے
اعتقاد مین سب صادق اور عادل ہین روایت کئے ہون اور اکابر انکے
مثل ابن مغازلے اور شیخ جزری اور ابن حجر اور ابن مغازلے اور امام
غزالی وغیرہم صحت اور تواتر پر اس حدیث کے اعتراف صریح اور اہتمام
بلیغ کئے ہون مفید علم کا نہو تو پہر کس کتاب اور کس حدیث پر اعتماد باقی
رہ سکتا ہی واللہ یہدی من یشاء اب مخفی نرہے کہ کتب لغت مین معنے
لفظ مولا کے ناصر اور محب اور ہمسایہ اور بندہ بردہ اور ابن عم اور آزاد

کنندہ اور انا دکردہ شدہ اور اولے بتصرف آئی ہین ابو عبیدہ نے
کہ کلام اوسکا لغت مین سند ہی اور اوسکے کلام کو مصنفین کتب
لغت مثل صاحب صحاح وغیرہ سند ہین کتاب مجاز مین اور قرانی کے
مشہور عالم کامل نحو اور عربیت کا ہی کتاب معانی القران مین اور ابوبکر
انباری نے کتاب تفسیر المشکل مین اور صاحب صحاح نے صحاح مین
لفظ مولی کو بمعنے اولے بتصرف تفسیر کیا ہی اور بعض انمین سے آیت قرانی
اور حدیث اور اشعار معتمدین اکابر شعرای فصحای عرب مثل لبید
اور اخطل کو سند بھی لائی ہین اور ملا سعد الدین نے شرح مقاصد مین
لکھا ہی کہ استعمال لفظ مولا کا بمعنے متولی اور مالک امور اولے بتصرف
کلام عرب مین شایع ہی اور نام اوسکا اولے بتصرف اور منقول ہی آئمہ لغت
سے اور قرانی معانی القران مین لکھا ہی کہ مولی اور ولی لغت مین ایک
معنے رکھتے ہین پس جاننا چاہیے کہ حدیث غدیر خم مین سوا معنے
اولے بتصرف کے اور معانی بعید از مناسبت اور نا درست ہین اور وجوہ
اسکے اثبات کے کہ اس حدیث مین جزماً اور یقیناً یہی معنے ہی بہت
ہین منجملہ اونکے چند وجہین بیان کیجاتے ہین پہلے شیخ ابن اثیر جزری
نے نہایہ مین لفظ مولی کو قول عمر یعنے ہنیاً لک یا ابن ابیطالب اصبحت
مولای و مولی کل مومن و مومنہ مین بمعنے صاحب تصرف
کے لکھا ہی اور یہ قول عمر کا اوس وقت کا ہی کہ جب روز غدیر رسولخدا
نے من کنت مولاہ الخ فرمایا تھا جیسا کہ بیان ہو چکا تو لفظ مولی کو

قول رسول اللہ اور قول عمر مین مختلف المعنے سمجھنا بعید از قرینہ اور غیر
معقول ہی دوسری بات الگ یا بخ بخ کہنا عمر کا کہ یہ کلام تہنیت اور
مبارکباد کا ہی پس دوسرے معنے کے فرض کرنے مین یہ کلام صورت
نہین رکہتا تیسرے روایت ابن معازلی کتاب مناقب مین کہ جو شخص
کہ روزہ رکہے اٹھارہوین ذالحجہ کو لکھا جاوے واسطے اوسکے روزہ
ساٹھ مہینے کا کہ یہ روز غدیر خم ہی کہ پکڑا رسولخدا نے ہاتھ علی ابن
ابیطالب کا اور کہا الست بالمومنین من انفسہم الی آخرہ اسی معلوم
ہوا کہ اسقدر ثواب روزہ رکہنے کا کیسے امر عظیم کے وجہ سے ہے
جیسا کہ ستائیسوین رجب کو کہ بعثت اور رسالت رسول خدا کے ہونے
سے ثواب روزہ کا عظیم ہی پس وہ امر عظیم سوا مراد اولی بتصرف اور
نصب امامت اور خلافت کے متخیل دوسرے معانی کے ساتھ نہین
ہو سکتا چوتھے کیفیات عدیدہ یعنے مقام کرنا رسولخدا کا منزل غیر
معارف قافلہ مین عین دہوپ شدت کے وقت مین اور پہیرنا اور
جمع کرنا لوگونکا جو متفرق ہونے لگے تھے اور منبر بنوانا کجاوون سے
بول سکے مدحت کے نیچے اور خطبہ بہت طولانی پڑھنا اور خبر دینے
اپنی وفات کے اور ترغیب دینا اور وصیت کرنے لوگون کو متمسک
ہونے پہ ساتھ قران اور اہلبیت کے اور ہاتھ پکڑنا مرتضی علی کا اور
بلند کرنا یہ امور دلالت کرتے ہین کہ رسولخدا کو امر عظیم منظور تھا اور
اگر مراد حضرت کے ناصر اور محب وغیرہ ہوتے تو اس اہتمام شدید کے

کیا ضرورت تھی ناصر اور محب ہونا واسطے مرتضے علی ع کو ایسا امر نہیں کہ موجب زیادتی اور امتیاز کا اونکے ہو اقران اور اصحاب سے اسواسطے کہ سب مومنین ناصر اور محب ایک دوسرے کے ہین جیسا کہ حقتعالی نے قرآن مجید مین خبر دی ہی کہ المومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض یعنے مومنین اور مومنات بعضے انمین دوستدار اور ناصر بعضے دوسرے کے ہین اور بوجہ کمال اطاعت امیر المومنین ع نسبت برسولخدا اور فرط دینداری اور مجاہدہ کرنے اونکے ساتھ کفار کے یہ امر کسیپر پوشیدہ نہ تھا کہ امیر المومنین محب اور ناصر اون لوگون کے ہین جنکے رسولخدا محب اور ناصر ہین یہ کیا بات ہے کہ رسولخدا ایسے حالت اور ایسے روز اور ایسے مقام اور اہتمام سے ایسے امر کم فائدہ کے خبر دین پس مراد نہین ہوسکتے لفظ مولے کا مگر اولی بتصرف اور مقتدا پانچوین محاورہ عرب مین استعمال لفظ مولی کا بمعنے سردار اور مطاع اور اولی بتصرف کے ہی اور یہ بات نہایت شایع اور ظاہر ہی اون لوگون کے نزدیک کہ جو لوگ محاورہ اور مکالمہ پر اہل عرب کے اطلاع رکہتے ہین جیسا کہ کلام ملا سعد الدین کا مذکور ہوچکا چھٹے پہلے فرمانا رسولخدا کا فقرہ الست اولی بکم من انفسکم یعنے نہین ہون مین اولے بتصرف تم لوگون کے ذاتون سے بعد اسکے کہنا لوگونکا کہ ہان ایسا ہی یا رسول اللہ بعد اسکے فرمانا حضرت کا فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے پس جو شخص کہ ہوا مین

مولا اوسکا پس علی ہی مولا اوسکا منجملہ دلائل قاطعہ کے ہی کہ یقیناً اور
جزماً فقرہ فمن کنت مولاہ مین کہ فرع ہی موافق پہلے فقرہ الست
اولی بکم کے کہ اصل ہی معنے مولی کے اولی ہی اور خلاف اصل کے
فرع مین دوسرے معانے مثل محب اور ناصر وغیرہ کے ذہن میں
نہین آسکتے مثلاً لفظ فارسی شیر کے دو معنے ہین ایک باگھہ دوسرا
دود پس اگر کوئی شخص لوگون سے پوچھے کہ فلان جنگل مین شیر ہی
اور وہ لوگ کہین کہ ہان ہی بعد اسکے وہ شخص کہے کہ جو شخص شیر
کو میرے پاس پکڑ لاوے اوسکو مین انعام دونگا یقین الق ہی
کہ جو شخص سنے گا سمجھے گا کہ مراد باگھہ ہی اور احتمال دود کا اوسکے
ذہن مین ہرگز خطور نہ کریگا پس ظاہر ہوا کہ ملاحظہ سے فقرہ الست اولی
بکم کے سوا یقین کرنے معنے اولے کے احتمال دوسرے معنونکا ہو
نہین سکتا ساتوین طلب شہادت کرنا مرتضی علی ع کا لوگون
سے قسم دیکے بروز شوری اور مقام رحبہ مین بہ نسبت سننے اس
حدیث کے رسولخدا سے بروز غدیر اور ادا ے شہادت کرنا لوگونکا
کہ اس حدیث کو اوس روز رسولخدا سے سنا ہی جیسا کہ احمد حنبل نے مسند
مین اور اخطب خوارزم اور ابن معازلے اور ابن مردویہ نے
اپنے اپنے کتاب مناقب مین لکھا ہی آٹھوین علاوہ روز غدیر
کے بھی اولے فرمانا رسولخدا کا امیرالمومنین ع کو جیسا کہ روایت
ابن مردویہ مین ہی کہ فرمایا رسولخدا نے اِنَّ علیاً اولی الناس بکم

بعدی اور احمد حنبل نے بنابر روایت ابن بریدہ کے لکھا ہی کہ
رسولخدا نے فرمایا لاتقع فی علی فانہ منی وانا منہ وہو ولیکم بعدی
یعنے بدنہو علی کو کہ تحقیق وہ مجھسے اور مین اوس سے ہون اور وہ
اولی بتصرف ہی تم لوگون مین بعد میرے اور ترمذی اور حاکم نے
روایت کی ہی عمران بن حصین سے کہ رسول خدا نے فرمایا ما تریدون
من علی ان علیا منی وانا منہ وہو ولی کل مومن من بعدی یعنے
کیا چاہتے ہون تم علے سے کہ تحقیق علے مجھسے ہی اور مین اوس سے
ہون اور وہ اولی بتصرف ہی ہر مومن کا بعد میرے اور بسند
کلام خدا مذکور ہو چکا کہ ولی اور مولی ایک معنے رکھتے ہین اور
سیوا اسکے دوسرے الفاظ بھی ہم معنے اولے بتصرف کے رسولخدا
نے حق امیر المومنین مین ارشاد فرمائے ہین جیسا کہ ابن مردویہ
نے کتاب مناقب مین باسناد انس بن مالک کے لکھا ہی کہ رسولخدا
نے سلمان سے فرمایا یا سلمان ان خلیفتی ووصیتی ووزیری وخیر
من اخلفہ بعدی علی بن ابیطالب یودی عنی دینی وینجز موعدی
یعنے ای سلمان تحقیق کہ خلیفہ میرا اور وزیر میرا وصی میرا اور بہتر
اوس سے کہ جسکو چھوڑون مین بعد میرے علی ابن ابیطالب ہی
کہ احکام دین کو میرے پہونچادیگا اور وعدے کو میرے بجالاویگا
نوین قرینہ واضحہ معنے اولے بتصرف پر آیہ شریفہ یا ایہا الرسول
بلغ الخ ہی جیسا کہ مذکور ہوا اسواسطے کہ جب تک اہتمام کیسے امر مین

تو حق تعالی اپنے رسول کو اسطرح کے تاکید اور مبالغہ واسطے تبلیغ کے نکریگا اور سوا اولی بتصرف کے کوئی امر کہ ایسا اہتمام اوسمین ہو متصور نہین ہی دسوین دلیل دشمن اولی بتصرف پر آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم ہی جیسا کہ بیان ہو چکا اسواسطے کہ وہ امر کہ بسبب اوسکے دین اتمام کو پہونچے سواے اولی بتصرف کے کوئی امر دوسرا نہین ہی اور کوئی چیز دوسرے بعد نازل ہونے اس آیت کے سبب ظہور مین نہین آئی کہ موجب اکمال دین اور اتمام نعمت کا ہو اسلیئے رسولخدا نے اوس روز فرمایا الحمد اللہ علی اکمال الدین واتمام النعمتہ ورضا الرب برسالتے والولایۃ لعلی بن ابیطالب گیارہوین یہ شعر مرتضی علی ع کا ولم ار مثل ذاک الیوم یوما ٭ ولا ارمثلہا حقا اضیعا یعنے نہین دیکھا مین نے مثل اس روز کے کوئی روز اور نہین دیکھا مین نے مثل اس حق کے کوئی حق کہ ضایع ہوا ہو اور اس شعر کو فاضل الدین حمومی نے کتاب منہاج افاضلین اور سبط ابن جوزی نے مرات الزمان مین نقل کیا ہی بارہوین یہ دو شعر حسان ابن ثابت انصاری کے منجملہ اشعار تہنیت روز غدیر کے ینادیہم یوم الغدیر نبیہم بخم واسمع بالنبی منادیا دیگر فقال لہ یا علی فاننی رضیتک من بعدی اماما وہادیا حاصل معنے ان دونون شعرونکے

یہ ہین کہ ہدا کرنا خدا اونکو روز غدیر خم کو نبی اونکا مقام غدیر خم مین
پس لہا یعنی علی کو کہ خوشی ہمارے اسمین ہی کہ تو بعد ہمارے امام و
رہنما ہو اور روایت کیا ہی ان دو شعرون کو معہ دوسرے شعرون
کے اخطب خوارزم نے مناقب مین ساتھ اسناد کے ابی سعید خدری
سے کہ بعد اسکے کہ رسول خدا نے من کنت مولاہ الخ فرمایا بروز
غدیر خم حسان نے باذن اور حکم رسولخدا سے اشعار تہنیت کے کہی
اور ذکر کرنا اون سب شعرون کا اور مذکور کرنا اور قصاید شعرا
فصحای عرب کا کہ اس رسالہ مختصر مین مناسب نہین ہے
تیرہوین روایت کرنا اخطب کا باسناد عبد الرحمن ابن لیلی سے
اور اوسنے اپنے باپ سے کہ خبر دی روز غدیر خم مین رسولخدا
نے کہ علی مولی ہر مومن اور مومنہ کا ہی اور کہا خاص علی
سے کہ انت امام کل مومن و مومنة بعدی یعنے تو ہی امام ہر مومن
اور مومنہ کا بعد میرے اور یہی اخطب نے ابن عباس سے روایت
کی ہی کہ رسولخدا نے خاص علی سے کہا انت ولی کل مومن و
مومنةِ بعدی یعنے تو ہی اولی بتصرف ہر مومن اور ہر مومنہ کا
بعد میرے چودہوین قول ابن معازلی کا بعد اقرار صحت اس
حدیث کے کہ مین نہین جانتا کسواسطے مخصوص ہوے علی ابن ابیطالب
ساتھ اس فضیلت کے اور دوسرے اوسمین شریک نہوے
پندرہوین قول محمد ابن طلحہ شامی شافعی کا مطلب السئوال

مین کہ لفظ من کا افادہ عموم کا کرتا ہی دلیل اسپر ہی کہ جو شخص کہ رسولخدا کا مولی
اور صاحب اختیار اوسکا ہی علی بھی بہ نسبت اوسکی ایساہی ہی اور یہ حدیث
صریح ہی اسباب مین کہ رسولخدا نے علی کو مخصوص کیا ہی ساتھ اوس درجہ
اور منقبت کے کہ کوئی شخص جانب رسول سے ساتھ اس درجہ کے
بہرہ مند نہین ہوا سولہوین قصہ حارث بن نعمان فہری اور ملخص اس روایت
کا یہ ہی کہ ثعلبی نے کہ اکابر مفسرین اور اعاظم محدثین اہل سنت سے اپنی
تفسیر مین اس آیت کے سال سائل بعذاب واقع کے روایت کی ہے
کہ جب خبر اس ارشاد رسولخدا یعنے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے اطراف
اور جوانب مین مشہور اور منتشر ہوے اور سنا اسکو حارث بن نعمان فہری
نے کہ سردار طائفہ فہر کا تھا شتر پر سوار ہوا اور مدینہ مین آیا اور شتر سے
اوتر کے خدمت رسولخدا مین آکے منازعت آغاز کی اور کہا اے محمد
ہمکو ساتھ وحدانیت خدا اور اپنی نبوت اور روزہ و نماز کے حکم کیا
تم نے اور قبول کیا ہمنے بعد اسکے تم ان چیزون پر راضی نہوے
یہانتک کہ خلافت کو اپنے ابن عم کے سپرد کیا تمنے یہ کام خود کیا ہے
تم نے یا جانب خدا سے رسولخدا نے فرمایا قسم ہی اوس خدا کی کہ
نہین ہی خدا سوا اوسکے کہ یہ امر خدا کیطرف سے تھا پس حارث پھرا اور
شتر کے طرف چلا اور کہا کہ اے خدا جو کچھ محمد کہتے ہین اگر حق ہی تو
حکم کر کہ آسمان سے ایک پتھر مجھپر گرے کہ مجکو اسبات کے سننے کی
تاب نہین ہی ہنوز حارث اپنے شتر تک نہ پہونچا تھا کہ ایک پتھر آسمان سے

اوسکے سپر پر گرا کہ اوسکے مقعد سے باہر نکل آیا پس نازل ہوئے یہ آیت سال
سائل بعذاب واقع لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج یعنے طلب کیا
ایک سایل نے اوس عذاب کو کہ واقع ہونیوالا ہی واسطے کافرون کے
کوئی شخص اوسکو دفع کرنے والا نہین ہی اوس خدا سے کہ صاحب آسمانونکا
ہی پس ظاہر ہے کہ یہ عذاب حارث سے بسبب ولی تبصرف ہونے امیر المومنین کے
ظہور مین آیا ستر ہوین غزالی نے کہ پیشوائی مسلم الثبوت اہل سنت کے
ہین کتاب سر العالمین کے مقالہ چہارم مین لکھا ہی کہ لکن اسفرت الحجۃ وجہہا
واجمعت الجماہیر علی متن الحدیث فی یوم الخیم باتفاق الجمیع وہو یقول من کنت
مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ یا ابا الحسن اصبحت مولای
ومولا کل مومن ومومنۃ وقال بعد ذالک ہذا تسلیم ورضی وتحکیم ثم
بعد ہذا غلب الہوی فی قعقعۃ الرایات واشتباک ازدحام الخیول وفتح
الامصار وسقاہم کاس الہوی فجاہم الی الخلافۃ فعادوا الی الخلاف الاول
فنبذوہ وراء ظہورہم فاشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون یعنے لیکن
روشن ہوئی وجہ حجت اور دلیل اور اجماع کیا جمہور نے اوپر حدیث غدیر خم کے
کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ جسکا مین مولیٰ ہون اوسکا علی مولی ہے
اور عمر بن خطاب نے کہا مبارک ہو تمہین اے علی تم مولی ہوئے میرے
اور ہر مومن اور ہر مومنہ کے بعد اسکے کہا یہ تسلیم اور رضا ہی ولایت
علی پر اور گردن جھکانا ہی حکم رسول خدا پر پس بعد اس تسلیم اور انقیاد کے
غالب ہوئی خواہش ریاست اور شوق اوٹھانے ستون خلافت کا اور

پرچمون کا علمون کے اور لپٹنا ہوا کا اور حرکت انکی اور اضطراب انکا چلنے
کے وقت اور نشانون کا چلنا آگے اور پیچھے اور مشبک نظر انا اوس ہیئت حاصلہ
کا جو چلنے سے اور وضع دست و پاسے گہوڑون کے معلوم ہوتے ہے
اور شوق فتح کرنے شہرونکا اور لالچ نے ان امور کے اوس جماعت کو جام
شراب ہوائے نفس پلایا اور ایسا کیا کہ خلافت کو اونسے لیا اور پہر گئے حالت اونکی
کہ جس پر قبل اسلام کے تھے اور عہد اور پیمان روز غدیر کو توڑ ڈالا اور خرید کیا
ساتھ اس عہد شکنی کے اندک اور بے اعتبار چیز کو پس بد ہی وہ چیز جسکو
خرید کیا اونہون نے فقط پس مخفی نرہا کہ ہر ایک وجہ وجوہ مذکورہ سے
بالاستقلال یعنے بدون احتیاج دوسرے وجہ کے مقتضی اسکے ہے
کہ مراد مولے سے اولی بتصرف ہی ہے چہ جائے ملاحظہ مجموعہ ان وجوہ کا اور
ہر گاہ ثابت اور متحقق ہوا کہ مراد مولے سے اولے بتصرف ہی تو لاریب
علی ابن ابیطالب بعد رسولخدا کے خلیفہ اور امام ہین اسواسطے کہ مراد خلافت
سے نہین ہے مگر اولی بتصرف ہونا امت مین بارشاد خدا اور رسولخدا الحمد
اللہ علی ما ہدانا از انجملہ تفسیر ثعلبی اور مناقب خطب خوارزم اور صحیح نسائی
اور جمع بین الصحاح الستہ اور مناقب ابن معازلے مین ہے کہ جب علی ابن ابیطالب
نے حالت رکوع مین انگوٹھی سائل کو عطا کی تو اونکے شان مین یہ آیت
نازل ہوئی اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ یعنے نہین ہی ولی تمہارا مگر خدا اور رسولخدا
اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور برپا رکہتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو

کو اوس حالت مین کہ رکوع مین گئے تھے اور سیوطی اور فخر رازی اور نیشاپوری
اور ابن الربیع اور واحدی اور سمعانی اور بیہقی اور صاحب مشکوۃ اور
مواہب و مصابیح وغیرہم مفسرین اور محدثین نے سدی اور حسن بصری اور
اعمش اور عتبہ ابن حکیم اور غالب ابن عبد اللہ اور قیس ابن ربیعہ اور
عبایہ ابن ربعی اور ابن عباس اور ابوذر اور جابر وغیرہم سے روایت کی
ہی کہ یہ آیت شان مرتضی علی مین نازل ہوے اور ثعلبی نے روایت کی ہی اور مختصر
اوسکا یہ ہی کہ جب علیؑ نے انگوٹھی سائل کو رکوع مین دی تو رسولخدا
نے بعد فراغ نماز کے سر آسمان کیطرف کیا اور کہا اللھم فاشرح لی صدری
ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اشدد بہ ظھری یعنے
اے خدا کشادہ کر میرے سینہ کو اور آسان کر مجھپر میرے کام کو اور
وزیر کو واسطے میرے اہلبیت سے کہ وہ علی ہی اور قوی کر اوسے
میری پشت کو اور ابھی تمام نہین کیا تھا سو لخدا نے دعا کو کہ نازل ہوئے
جبرئیل اور کہا ای محمد پڑہو انما ولیکم اللہ الی آخر آیۃ اور قاضی عضد نے
مواقف مین اعتراف کیا ہی کہ اجماع کیا ہی ائمہ تفسیر نے کہ مراد الذین آمنوا سے
اس آیت مین علی ہین اسواسطے کہ یہ آیت اونکی شان مین نازل ہوئی
جسوقت کہ انگوٹھی کو سائل کو تئین دیا نماز مین حالت رکوع مین اور اسیطرح
ملا سعد الدین نے شرح مقاصد مین اور ملا علی قوشجی نے شرح تجرید مین اقرار
کیا ہی کہ باتفاق جمیع مفسرین کے یہ آیت شان علیؑ مین نازل ہوئے وقت
عطا کرنے انگوٹھی کے سائل کو بحالت رکوع مین انتہی اور مناقب اخطب الخطبا

اور مناقب ابن مغازلی اور صحیح مسلم میں مذکور ہے اور صراط المستقیم میں کہ تصانیف
شیخ محمد زرہان سے منقول ہے کہ اگر چاہو کہ بلندی مرتبہ اور درجہ امیر المومنین
کو درگاہ الہی میں اور قدر اور منزلت اوس مسند نشین تخت سلونی کو معلوم
کرو تو آیہ شریفہ قل انّنی ہدانی ربی الی صراطٍ مستقیم میں تامل کرو کہ مفسرین
علما اور محققین عرفا نے کہا ہے کہ مقصود الہی اس خطاب سے یہ ہے کہ کہہ اے
محمد کہ تحقیق کہ مجکو ہدایت کی میرے پروردگار نے محبت علی ابن ابیطالب
کے اور یہ مرتبہ بالا ترین مراتب ممکنہ بشر کے ہے کہ حضرت خاتم انبیاء بامر
الہی اظہار ایسے مرتبہ علی کا کرے چنانچہ محمد ابن محمود کرمانی شافعی نے
اپنے کتاب میں نقل کی ہے کہ حضرت رسالت پناہ سجدہ شکر میں فرماتے
تھے الہی بحق علی ولیک اغفر لمذنبی نبیک یعنے اے خدا بحق علی کہ ولی تیرا ہے
بخش دے محمد کو کہ نبی تیرا ہے اور اس سے بہتر خوارزمی نے مناقب میں نقل
کی ہے کہ روز مباہلہ میں جب سید ثقلین نے امیر المومنین اور فاطمہ اور سبطین
کو اپنے عبا میں داخل کیا تو ہاتھ کو اس دعا کے ساتھ اوٹھایا اللہم احشرنی
فی زمرۃ محبیہم یعنے خداوندا حشر کو میرا اوس زمرہ میں کہ دوستدار ان
لوگوں کے ہیں از انجملہ صحیح بخاری اور صحیح ابو داؤد اور جمع بین الصحاح الستہ
اور جامع ترمذی اور معجم طبرانی اور مسند احمد حنبل اور وسیلۃ المتعبدین اور
تفسیر ثعلبی اور تفسیر واحدی اور مصابیح اور تحفہ الاحبار میں ہے کہ شان علی ع
اور فاطمہ ع اور حسن ع اور حسین ع میں نازل ہوئی یہ آیت انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا ایسے سوا اسکے نہیں ہے کہ حق تعالی

چاہتا ہی کہ لیجاے تم سے گناہ اور بدی کو اے اہلبیت رسالت اور
پاک کرے تمکو بدی سے پاک کرنے پر اور جزء چہارم صحیح بخاری اور صحیح
ابوداؤد در جمع بین الصحاح الستہ اور جامع ترمذی اور مسند احمد حنبل
مین بطریق متعددہ اور تفسیر ثعلبی مین بھی باسناد عدیدہ اور مصابیح مین
ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوے تو رسولخدا نے علی اور فاطمہ اور حسن اور
حسین کو اپنی عبا اوڑہا ہی اور فرمایا اللہم ہولاء اہلبیتی یعنے خداوندا
یہ لوگ ہین اہلبیت میرے اور صحیح ابوداؤد جمع بین الصحاح الستہ اور
جامع ترمذی اور مسند احمد حنبل اور تفسیر ثعلبی اور مصابیح مین ہی کہ جب رسول
خدا نے یہ ارشاد فرمایا تو ام سلمہ نے کہا کہ آیا نہین ہو مین اہلبیت سے
تو فرمایا حضرت نے انک علی خیر یعنے تجکو نیکی نصیب ہے اور بعض کتب
مذکورہ مین اسطرح سے بھی یہ روایت ہی کہ ام سلمہ نے کہا کہ مین نے
اوٹھایا اوس گلیم کو تا کہ داخل ہون مین ان لوگومین تو رسولخدا نے
گلیم کو میرے ہاتھہ سے کہینچ لیا اور کہا انک علی خیر اور موطای مالک
ابن انس اور رسالہ نوامیہ سمعانی مین ہی کہ چھہ مہینے تک رسولخدا وقت
نماز صبح علی اور فاطمہ کے مکان کے دروازے پر تشریف لاتے تھے
اور کہتے تھے یا اہل البیت اور آیہ شریفہ لیذہب اللہ عنکم الرجس الخ
کو پڑہتے تھے پس احادیث صحیحہ متواترۃ المعنے سے جو کتب معتبرہ مذکورہ
مین موجود ہین صاحب انصاف کو یقین حاصل ہوتا ہی کہ مراد اہلبیت
سے مرتضی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین صلواۃ اللہ علیہم ہین از انجملہ

احمد حنبل نے مسند مین ابن عباس سے اور واحدی نے اسباب نزول مین
اور صاحب کشاف اور ثعلبی نے اپنی اپنی تفسیر مین اور ابن حجر نے
صواعق مین اور ابو القاسم حسکانی نے شواہد التنزیل مین تفسیر مین اس
آیت کے قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربی روایت کی ہے
کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ہمپر دوستی اونکی حضرت نے فرمایا علی
اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ ہین اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح الستہ
مین بھی تفسیر مین اس آیت کے بروایت سعید ابن جبیر کے لکھا ہی
کہ مراد قربی سے آل محمد ہین اور ترجمہ اس آیت کا یہ ہی کہ کہہ ای محمد
کہ طلب نہین کرتے ہم تم لوگون سے عوض رسالت اور رہنمائی کا
مگر دوست رکھنا تم لوگون کا میرے اقربا کو از انجملہ یہ آیت ہی
انما انت منذر ولکل قوم ہاد یعنے نہین ہی تو ای محمدؐ مگر ڈرانیوالا اس گروہ
کو عذاب الہی سے اور واسطے ہر قوم کے ہدایت کرنیوالا ہی کتب اہلسنت
مین روایات اس باب مین کہ مراد ہادی سے اس آیت مین امیر المومنینؑ
ہین بہت ہین منجملہ اونکے حافظ ابو نعیم نے کتاب ما نزل فی القرآن مین
بسند ابن عباس سے روایت کی ہی کہ جب آیت نازل ہوئی تو
رسولخدا نے ہاتھ اپنا کاندہی پر مرتضی علی کے رکھا اور کہا تو ہی
یا علی ہادی اور تجھسے ہدایت پاوینگے ہدایت پانے والے بعد ہمارے
اور ثعلبی اور فخر رازی نے اپنی اپنی تفسیر مین ابن عباس سے روایت
کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا کہ مین ہم منذر ہون اور علی ہادی ہی

یا علی تجھسے ہدایت پاوینگے ہدایت پانیوالے بعد ہمارے اور ابو العباس مشہور بابن عقیدہ نے ایک سالہ تصنیف کیا ہی تفسیر مین اس آیت کے اور بطریق متعدد روایت کے ہی کہ یہ آیت شان علی مین نازل ہوئی ازانجملہ یہ آیت ہی وقفوہم انہم مسئولون احمد حنبل نے ابی سعید خدری سے روایت کی ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولخدا صلعم نے فرمایا مسئولون عن ولایۃ علی بن ابیطالب پس حاصل معنے اس آیت کا یہ ہی کہ باز رکھو خلایق کو محشر مین کہ سوال کیے جاینگے ولایت علی ابن ابیطالب سے اور حافظ ابو نعیم نے حلیہ مین اور واحدی نے اپنی تفسیر مین اور ابو القاسم حسکانی نے شواہد التنزیل مین اور ابن شیرویہ نے فردوس الاخبار مین اور ابن مردویہ نے مناقب مین اور ابن حجر نے صواعق مین تفسیر مین اس آیت کے بہت سندون سے روایت کی ہی کہ سوال کیے جائین گے لوگ محبت علی سے اور حافظ محمد بن موسی نے روایت کی ہی اپنے تفسیر مین سدی سے تفسیر آیہ عم یتساءلون مین کہ فرمایا رسولخدا نے ان ولایۃ علی یتساءلون عنہا فی قبورہم یعنے تحقیق کہ لوگ سوال کیے جاینگے ولایت علی ابن ابیطالب سے قبرونمین ابعد اسکے کہا ہی کہ پس باقی نرہیگا مردہ مشرق اور مغرب اور دریا اور صحرا مین مگر یہ کہ منکر اور نکیر سوال کرینگے کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کون ہی امام تیرا اور حافظ ابو نعیم نے کتاب منقبۃ المطہرین مین باسناد عدیدہ روایت کی ہی بریدہ سے کہ مین ایک روز خدمت رسولخدا مین تہا فرمایا حضرت نے کہ قسم ہی ساتھ

سوال [illegible] دوستی علی سے [illegible]

حق اوس خداوند کے کہ جان ہماری قبضہ قدرت مین اوسکی ہی کہ اپنی جگہہ سے حرکت نکرینگی دو پاؤن بندگی قیامت کے روز یہان تک کہ سوال کرینگے اوس چار چیز سے عمر سے اوسکی کہ کس کام مین تمام کے اور مال سے اوسکے کہ کہان سے حاصل کیا اور کس مصرف مین صرف کیا اور محبت ہم اہلبیت سے پس عمر نے کہا کہ اے رسولخدا کیا ہی علامت آپکے محبت کے بعد آپکے پس حضرت نے ہاتھہ علی کے سر پر رکھا اور فرمایا کہ علامت محبت ہم اہلبیت کی یہ ہی جو شخص کہ اسکو دوست رکھے مجکو دوست رکھا ہی اور جو شخص کہ اسکو دشمن رکھے مجکو دشمن رکھا ہی واضح ہو کہ مفسرین اور محدثین اہل سنت نے تفاسیر اور کتب حدیث مین کثرت سے آیات قران کو شان حضرت امیر المومنینؑ نقل کیا ہی چنانچہ مسند احمد حنبل مین لکھا ہی کہ ابن عباس نے کہا ما فی القران آیۃ الا علی راسہا وقائدہا وشریفہا امیرہا یعنے کوئی آیت قران نہین ہی مگر علے راس اور رئیس اوسکے اور باعث نزول اوسکے اور شریف اوسکے اور حکم کرنیوالے ساتھہ اوس آیت کے ہین اور مسند احمد حنبل مین ہی کہ نزل فی علی سبعون آیۃ یعنے نازل ہوئین شان علے مین ستر آتین پس اس رسالہ مختصر مین بنظر اختصار سات آتین جو مذکور ہوئین اسیقدر مناسب اور کافی ہین اب ستر حدیثین کتب معتبرہ صحاح معتمد اہل سنت سے فضائل جناب امیر المومنینؑ اور اہلبیت طاہرین مین نقل کیے جاتے ہین کہ اس مختصر مین اسیقدر کافی ہین ازانجملہ حدیث منزلت ہی کہ فرمایا رسولخدا نے خاص مرتضے علی سے انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی یعنے تو مجہ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰؑ سے ہے

مگر یہ کہ نہین ہی نبی بعد میرے اور باسناد کثیر اور باخبار متواتر یہ حدیث نقل
کیے گئی ہی کتب معتبرہ مثل مسند احمد حنبل اور مناقب خطب خوارزم اور صحیح مسلم
اور صحیح ابی داؤد اور صحیح ترمذی اور جمع بین الصحاح الستہ اور صحیح بخاری اور
صواعق اور مناقب ابن معازلی مین اور قاضی زادہ تنوخی نے کہ علماے
معتبرین اہل سنت سے ہین اپنی رسالہ مین کہ اوسمین روایات کو اس حدیث
کے جمع کیا ہی نقل کیا ہی اس حدیث کو اونتیس راویون سے کہ اکثر اونمین
اصحاب رسولخدا ہین پس کسیطرح سے شک نہین ہی صحت اور تواتر مین
اس حدیث کے اور یہ حدیث نص صریح ہی امامت پر امیر المومنین علے
ابن ابیطالب کے اسواسطے کہ رسولخدا نے ثابت کیا ہی اوس مرتبہ اور
منزلت کو واسطے علیؑ کے اپنی نسبت کہ جو مرتبہ اور منزلت کہ ہارون کے
لے بہ نسبت موسے کے تھے سواے نبوت کے اور بعض روایت مین جو
زیادتی اور اختلاف بعض عبارت کا ہی اوسی اصلا معنے مین کچھہ ضرر اور
اختلاف نہین ہی جیسے بعض روایت سے قبل متن اس حدیث کے اَمَا
ترضیٰ ان تکون بمنزلة ہارون الخ کے عبارت ہی یعنے آیا راضی نہین ہو کہ
ہو تو بمنزلہ ہارون کے یا بنا بر بعض روایت کے بجاے لفظ الّا کے
غیر کے لفظ ہی کہ دونون لفظون سے ایک ہی مراد ہی ازانجملہ حدیث ثقلین
کہ فرمایا رسولخدا نے انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم لن تضلوا بعدی
ہی یہ مر... کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی
احدہما اکبر من الاخر
اہلبیتی الا وانہما لن یفترقا حتی ... دا علی الحوض یعنے تحقیق کہ مین چھوڑتا

ہون درمیان تم لوگون کے ایسے دو چیزین بڑی مرتبہ کے کہ اگر بگر دگی
تم لوگ اونکو ہرگز گمراہی مین نہ پڑوگے بعد میرے ایک ان دونون سے
بڑی ہی دوسری سے کتاب خدا کہ ہی اور وہ ایک نور ہے کھنچی ہوئی اوپر سے
کے آسمان تک اور عترت میرے کہ اہلبیت میرے ہین آگاہ ہو کہ یہ دو چیزین
آپسمین سے جدا نہوگے یہانتک کہ آوین میرے پاس حوض کوثر پر اور اس
حدیث کو روایات کثیرہ نقل کیا ہی اکابر علمای حدیث نے اپنی مصنفات
مین مثل احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلے نے مناقب مین اور مسلم
صحیح مین اور حمیدی نے جمع بین صحیحین مین اور ترمذی نے اپنی صحیح مین
اور صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ مین اور صاحب جمع بین الصحاح الستہ نے
جمع بین الصحاح الستہ مین اور اخطب نے مناقب مین اور ثعلبی نے تفسیر مین
اور صاحب مصابیح نے مصابیح مین اور ابن حجر نے صواعق مین اور ابن
حجر نے کہا ہی کہ روایت کیا ہی اس حدیث تمسک کو بیس شخصون سے
زیادہ نے اصحاب پیغمبر خدا سے اور یہ حدیث بھی متواتر اور دلیل ہی
اوپر حقیت امامت امیر المومنینؑ کے اور بنا بر بعض روایات کے اختلاف
بعض الفاظ کا اس حدیث کے عبارت مین مثل اسکے کہ بجاے لفظ تارک
کے ترکت یا بجای ثقلین کے خلیفین اور مثل ان اختلافات کے جو واقع
ہای اوسی اصل معنے مین کچھہ ضرر اور قباحت نہین ہی از انجملہ حدیث سفینہ
ہی کہ فرمایا رسول خدا نے مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من رکب فیہا نجی
ومن تخلف عنہا غرق یعنے مثل میرے اہلبیت کے مثل نوح کے کشتی

کہ ہی جو شخص کہ سوار ہوا اوسمین اوسنے نجات پائی اور جسنے تخلف کیا
اوس کشتی سے غرق اور ہلاک ہوا یعنے جسنے کہ توسل اور پیروی میری
اہلبیت کے اختیار کے اوسنے نجات پائی عذاب دوزخ اور ہلاکت
آخرت سے اور مین گرفتار ہو گا اس حدیث کو بروایات متعدد نقل کیا ہی
ایمہ حدیث نے مثل ابن مغازلی نے مناقب مین اور ابن حجر نے صواعق
اور احمد حنبل نے مسند مین اور صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ مین اور صاحب
فصول المہمہ نے فصول المہمہ مین اور بنا بر بعض روایات کے بجای لفظ
غرق کے ہلک ہی کہ دونون سے مراد واحد ہی از انجملہ حدیث مواخات
ہی کہ فرمایا رسولخدا نے مرتضے علی سے کہ انت اخی فی الدنیا والاخرۃ یعنی
تو بھائی ہمارا ہی دنیا اور آخرت مین اس حدیث کو جمع بین الصحاح الستہ
اور سنین ابی داود اور صحیح ترمذی اور مناقب ابن مغازلی مین بطریق
متعدد روایت کے ہی کہ جب رسولخدا نے درمیان اصحاب کے عقد مواخات
کا باندہا اور حضرت نے علی کو کسی کا برادر نکیا تو علی نے سبب برادر
نکرنیکا پوچھا تو ساتھ یہ بیان فرمایا کہ آخر مین نے تمکو اپنے
واسطے رکہا ہے از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین
اور صاحب مصابیح نے مصابیح مین اور خطیب نے مناقب مین اور ابن حجر نے
صواعق مین روایت کے ہے کہ فرمایا رسولخدا نے انا مدینۃ العلم وعلی
بابہا یعنے مین شہر علم کا اور علی ہی دروازہ اوس شہر علم کا اور روایت
حاکم مین بعد اس حدیث کے یہ عبارت حدیث ہی فمن اراد العلم

کے اور سوقت رسولخدا نے اس حدیث کو فرمایا اور روایت احمد حنبل اور ابن مغازلی مین ہے کہ جس وقت فرمایا اس حدیث کے
رسولخدا نے سبب برادر نکرنیکا کے لیے

فلیات الباب یعنے پس جو شخص کہ ارادہ کریگا علم کا پس تحقیق کہ اوسکا و دروازہ
یعنی دروازہ داخل ہو گا از انجملہ جامع ترمذی اور جمع بین الصحاح الستہ اور سنن ابی داود
اور مناقب خطب اور مناقب ابن مغازلے اور مصابیح مین ہی کہ رسولخدا
کے پاس مرغ بھنا تھا پس فرمایا حضرت نے اللھم ائتنی باحب خلقک
الیک یاکل معی یعنی خداوندہ بھیج میرے پاس اوس شخص کو جو محبوب
زیادہ تیرے خلق مین تیرے نزدیک ہی کہ کھاوے میرے ساتھہ اس مرغ کو
پس آئے علی بن ابیطالب اور تناول فرمایا مرغ کو ساتھہ رسولخدا کے
از انجملہ ابن مغازلے نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا
کہ مکتوب علے باب الجنۃ قبل ان یخلق اللہ السموات والارض بالفی عام
محمد رسول اللہ علی اخوہ یعنے لکھا ہوا ہی بہشت کے دروازہ پر قبل پیدا
کرنے خدا کے آسمانون اور زمینون کو دو ہزار سال کہ محمد پیغمبر ہی اور
علی بھائی اوسکا اور احمد حنبل نے بھی قریب اس مضمون کے روایت
کی ہی از انجملہ حافظ ابو نعیم نے حلیتہ الاولیا مین روایت کی ہی رسولخدا
نے فرمایا حضرت نے اخصمک یا علی بالنبوۃ فلا نبوۃ بعدی و تخصم الناس
بسبع لا یحاجک فیہا احد من قریش انت اولہم ایمانا باللہ واوفاہم بعہد
اللہ واقومہم بامر اللہ واقسمہم بالسویۃ واعدلہم فی الرعیۃ وابصرہم بالقضیۃ
واعظمہم عند اللہ مزیۃ یعنے غالب ہو نگا مین تمپر اے علی ساتھہ نبوت کے
اس لیے کہ نبوت نہین ہے بعد میرے اور غالب ہی
تو انسان پر ساتھہ سات فضیلت کے منکر نہین ہی اوسکا کوئی شخص

سے تو پہلی ہی انسی ایمان میں ساتھ خدا کے اور وفا کرنیوالا زیادہ ہی ساتھ عہد خدا کے اور برتر ہی ایمان میں قایم رہنے کے امر خدا مین اور بہتر ہی ان سے برابر تقسیم کرنے مین اور عادل زیادہ ہی ان سے رعیت میں اور بینا زیادہ ہی ان سے قضایا اور احکام مین اور بہت بڑا ہی ان سے پیش خدا زیادتی شرف اور منزلت مین اور نزدیک اس مضمون کے اخطب نے بھی روایت کی ہی ازانجملہ احمد حنبل نے کتاب مسند مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین روایت کی ہی کہ ایک جمع اصحاب کے مکانون کے دروازے مسجد رسول مین

تھے پس ایک روز رسول خدا نے فرمایا کہ سدوا ہذہ الابواب الا باب علی یعنے بند کرو ان دروازون کو سوا علی کے مکان کے دروازے کے اور صحیح ترمذی میں بھی اسی مضمون کے روایت ہی اور حافظ ابو زکریا اصفہانی نے کتاب مناقب عباس میں روایت کی ہی کہ رسولخدا نے علی سے کہا ان موسیٰ سئل اللہ ان یطہر مسجدہ ولا یمر بہ جنب ولا یسکنہ الا ہو وہارون وانی اسئلک اللہ ان یطہر مسجدی ویحلہ لک ولذریتک یعنے تحقیق کہ موسیٰ نے سوال کیا خدا سے کہ پاک کرے اوسکی مسجد کو اور گذر نہ کرے اوسمین جنب اور ساکن نہ کرے اوس مسجد مین کسی کو مگر موسیٰ اور ہارون کو اور تحقیق مین نے سوال کیا خدا سے کہ پاک کرے میرے مسجد کو اور حلال کرے اوسکو واسطے تیرے اے علی اور واسطے تیرے ذریت کے بعد اسکے روایت کی ہی کہ حضرت نے حکم کیا واسطے بند کرنے مکان ابو بکر اور عمر اور عباس کے دروازہ

سے تو گفتگو کے لوگون نے پس رسولخدا منبر پر گئے اور کہا ما انا سددت ابوابکم
ولا انا فتحت باب علی ولکن اللہ سدد ابوابکم و فتح باب علی یعنے مین نے
بند نہین کیا دروازون کو تمہارے اور مین نے نہین کھولا علی کے دروازے
کو اور لیکن خدا نے بند کیا تمہارے دروازون کو اور کھولا علی کے دروازے کو
اور مصابیح مین ابی سعید خذری سے روایت کی ہے کہ رسولخدا نے علی
سے کہا لا یحل لاحد ان یجنب فی ہذا المسجد غیری و غیرک یعنے اے علی
حلال نہین ہے واسطے کسی کے کہ جنب ہو اس مسجد مین سوا میرے
اور تیرے از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہے کہ روز خیبر کے
ابوبکر نے علم کو اوٹھایا اور کفار کے طرف گئے اور بے فتح کیے پھری
اور دوسرے روز عمر نے علم کو اوٹھایا وہ بھی بے فتح کیے پھرے اور اوس
روز لوگون کو آزار اور مشقت بہت پہونچے پس رسولخدا نے فرمایا انی
دافع الرایۃ غدا الی رجل یحبہ اللہ و رسولہ و یحب اللہ و رسولہ لا یرجع
حتی یفتح لہ یعنے تحقیق کہ مین دینے والا ہون علم کو کل اوس شخص کو کہ دوست
رکھتا ہے اوسکو خدا اور رسولخدا اور دوست رکھتا ہے وہ خدا اور رسول کو نہ پھریگا
وہ یہانتک کہ فتح ہو واسطے اوسکے بعد اسکے روایت کی ہے کہ لوگ
اوس شب کو بیدار تھے اور مذکور کرتے تھے آپس مین کہ آیا کل رسولخدا
کسکو علم دینگے اور جب صبح ہوئے لوگ رسولخدا کے خدمتمین حاضر ہوئے ہر شخص کو
امید تھی کہ رسولخدا ہمکو علم دینگے اوسوقت رسولخدا نے طلب کیا علی کو
اوس حالتمین کہ علی کے آنکھ مین آشوب تھا رسولخدا نے آب دہن

اپنا اونکے آنکھہ مین ڈالا اور علم اونکو دیا اور فتح نصیب لشکر اسلام ہوے
بعض روایت سی بجای دافع الرایہ کے لاعطین الرایۃ ہی اور بعض روایت مین
فقرہ یحبہ اللہ ورسولہ موخر اور فقرہ یحب اللہ ورسولہ مقدم ہی کہ یہ اختلافات
باعث اختلاف مطلب نہین ہین اور یہ حدیث روایت کی گئی ہی علاوہ
مسند احمد حنبل کے صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح اور مناقب ابن
مغازلی اور تاریخ طبری اور حلیہ ابو نعیم اور صواعق ابن حجر اور مناقب اخطب
خوارزم وغیرہا مین ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہی کہ رسولخدا
نے حق علی ابن ابیطالب مین فرمایا والذی نفسی بیدہ لولا ان تقول طوائف
من امتی فیک ما قالت النصاری فی ابن مریم لقلت الیوم فیک مقالۃ
لا تمر بملاء من المسلمین الا اخذ التراب من تحت قدمیک للبرکۃ یعنی قسم ہی
اوسکے کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہی اگر نہ کہتے گروہ کثیر
میری امت سے تیرے حق مین جو کچھ کہتے ہین نصاری حق عیسی مین ہر آئینہ
کہتا مین آج کے روز تیرے شان مین چند سخن کہ نگذر کرتا تو اوپر کسی جماعت
کے مسلمین سی مگر یہ کہ اوٹھاتے تیرے قدم کے نیچے سے خاک کو واسطے تبرک کے
ازانجملہ صحیح ترمذی مین روایت کی ہی رسولخدا سی کہ حضرت نے ایک وقت کسی
جگہہ علی ع کو بہیجا تہا تو کہتے تہے اللہم لا تمتنی حتی ترینی علیا یعنی خداوندا نہ
موت دے تو مجھکو اوس وقت کہ علی کو دیکھون مین ازانجملہ ابن حجر نے صواعق
مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے کہا من اذی علیا فقد اذانی یعنی جس شخص
نے کہ رنج دیا علی کو پس بتحقیق کہ رنج دیا ہی اوسنے مجھکو ازانجملہ ابن عبد اللہ کہ

نے کتاب سحاب مین لکھا ہی کہ روایت کی ہی ایک گروہ اصحاب نے کہ رسولخدا نے
علی سے کہا لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق یعنے دوست نرکھیگا
تجکو مگر مومن اور دشمن نرکھے گا تجکو مگر منافق ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین
روایت کی ہی ام سلمہ سے کہ رسولخدا نے علی بن ابیطالب سی کہا لا یبغضک
مومن ولا یحبک منافق یعنے دشمنی نرکھیگا تجھسے مومن اور دوستی نرکھیگا
تجھسے منافق اور صحیح مسلم اور صحیح ابی داؤد اور جمع بین الصحیحین اور مشکوٰۃ اور مسند
احمد حنبل اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح الستہ اور صحیح ترمذی مین بھی
مثل مضمون اس حدیث کے احادیث متواترہ المعنے منقول ہین ازانجملہ
ابن حجر نے صواعق مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا نے من احب علیاً
فقد احبنی ومن ابغض علیاً فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ یعنے
جسنے دوست رکھا علیؑ کو پس تحقیق کہ دوست رکھا مجکو اور جسنے کہ دشمن رکھا
علیؑ کو پس تحقیق کہ دشمن رکھا مجکو اور جسنے دشمن رکھا مجکو پس تحقیق کہ
دشمن رکھا خدا کو اور احمد حنبل نے بھی مسند مین قریب اسی مضمون کے
روایت کی ہی ازانجملہ احمد حنبل نے بھی مسند مین قریب طریق سے نقل کیا ہی
کہ فرمایا رسولخدا نے من اذا علیاً فقد اذانی ایہا الناس من اذا علیاً
بعث یوم القیامۃ یہودیاً او نصرانیاً یعنے جو شخص کہ آزار دی علی کو تحقیق
کہ اوسنے آزار دیا مجکو اے لوگو جسنے آزار دیا علیؑ کو اوٹھے گا روز قیامت
کو یہودی یا نصرانی ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہی کہ رسولخدا
نے فرمایا من سب علیاً فقد سبنی یعنے جسنے ناسزا بات کہے علیؑ کو پس تحقیق کہ

کہ اوسنے نا سزا بات کہی مجکو اور ابن حجر نے صواعق مین اور اخطب نے مناقب
مین ایسی مضمون کی روایت کی ہی از انجملہ ابن حجر نے صواعق مین طبرانی اور حاکم
سے روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا النظر الی علی عبادۃ یعنے نظر کرنا طرف
علی کے عبادت ہی اور اخطب نے بہی مناقب مین ایسی مضمون سے روایت کی ہی
از انجملہ امام عبادی نے کتاب مراسم الدین مین اور ابن فواک نے کتاب
فصول مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین اور صاحب کتاب اعتماد کہ فقہائے
حنابلہ سے ہی اور ابن ابی الحدید وغیرہم نے نقل کی ہی کہ جب رسالت پناہ
جنگ خیبر سے پہرے مقام صہبا مین وقت نماز عصر سر مبارک کو گود مین امیر المومنین
کے رکہے ہوے تہے کہ اثر وحی کا ظاہر ہوا اور زمانہ نزول وحی کو اسقدر طول
ہوا کہ آفتاب نے غروب کیا جب وحی نازل ہو چکی تو حضرت نے پوچہا کہ یا علی
نماز عصر کو تمنے پڑہا تہا کہا نہیں یا رسول اللہ پس حضرت نے دعا کی کہ
الہی اگر علی تیری اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت مین تہا تو آفتاب
کو پہیر اوسکے واسطے کہ نماز عصر کو پڑہے آفتاب نکلا اور جب علی نماز
پڑہ چکی تو پہر غروب کیا طحاوی نے کہ اکابر علمائی حنفیہ سے ہی کہا ہی کہ راوی اس
حدیث کی سب ثقہ ہین اور احمد ابن صالح سے کہ اکابر علمائے اہل سنت سے
ہی منقول ہی کہ حفظ کرنے مین اس حدیث کی غفلت نکرین مسند احمد حنبل
اور صحاح الستہ اور مناقب خطب و فصول المہمہ مین منقول ہی کہ بروز جنگ
احد دوپہر سے عصر تک درمیان زمین اور آسمان کے صدا لا فتی الا
علی لا سیف الا ذوالفقار کے کان مین اہل زمین کے آتی تہی اور اختلاف

اسمیں ہے کہ آیا صدا دینے والے جبرئیل امین تھے یا دوسرا فرشتہ ازانجملہ ابن طلحہ شافعی
نے اپنی کتاب مین بیہقی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا من اراد ان
ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقویہ والی ابراہیم فی خلتہ والی موسیٰ
فی ہیبتہ والی عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابیطالب یعنے جو شخص چاہے
کہ دیکھے آدم کے علم کو اور نوح کے تقویٰ اور ابراہیم کے خلت اور موسیٰ
کی ہیبت اور عیسیٰ کی عبادت کو ہر ایک ان انبیاء سے ساتھ ایک ان
صفات کے موصوف تھے پس دیکھے علی ابن ابیطالب ع کو اور احمد حنبل نے مسند
مین اور بیہقی اپنی صحیح مین روایت کی ہے رسولخدا نے فرمایا من اراد ان ینظر
الی آدم فی علمہ والی نوح فی عزمہ والی ابراہیم فی حلمہ والی موسیٰ فی
فطنتہ والی عیسیٰ فی زہدہ فلینظر الی علی بن ابیطالب یعنے جو شخص کہ
چاہے نظر کرے آدم کو اونکے علم مین اور نوح کو اونکے عزم مین اور ابراہیم کو
اونکے حلم مین اور موسیٰ کو اونکے فطنت مین اور عیسیٰ کو اونکے زہد
مین پس چاہیے کہ نظر کرے طرف علی ابن ابیطالب کے اور اخطب خوارزم
نے مناقب مین اور بغوی نے صحاح مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین
قریب ایسے مضمونکے روایت کی ہے ازانجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین
روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے ان اللہ نصب علیاً بینہ وبین خلقہ فمن
عرفہ کان مومناً ومن انکرہ کان کافراً ومن ساواہ بغیرہ کان مشرکاً ومن
جاء بولایتہ کان فائزاً یعنے بتحقیق کہ نصب کیا حقتعالی نے علی ع کو درمیان
اپنے اور خلق کے پس جس شخص نے کہ پہچانا علی کو ہو مومن اور جسنے انکار کیا

اوسی ہوا کافر اور جسنے برابر کیا اوسکو ساتھ غیر کے ہوا مشرک اور جسنی اختیار
کی ولایت اوسکے ہوا فایز ۂ از انجملہ اخطب خوارزم نے روایت کی ہی کہ فرمایا
رسولخدا نے عمار سے یا عمار اذا رایت علیاً سلک مع علی ودع الناس انہ
لن یدلیک فی روای ولم یخرجک من ہدی یعنے ای عمار جس زمانہ مین کہ
کہ دیکھے تو علے کو کہ ایک راہ پر چلتا ہی اور سب لوگ اوس
راہ پر چلتے ہین کہ سواے راہ علی کے ہے تو چل تو علی
کے ساتھ اور چھوڑدے لوگونکو تحقیق کہ علے تجھکو بدی مین نہ ڈالیگا
اور ہرگز باہر نہ لیجائیگا ہدایت سے ازانجملہ ابن حجر نے صواعق مین
روایت کی ہی دار قطنی اور ابن عباس سے کہ رسولخدا نے فرمایا علیؑ باب خطبہ
من دخل فیہ کان مومنا ومن خرج منہ کان کافرا یعنے علے باب خطبہ ہی
جو شخص کہ داخل ہوا اوسمین ہوا مومن اور جو شخص کہ خارج ہوا اوسے
ہوا کافر ازانجملہ ثعلبی نے تفسیر مین اپنی روایت کے ہی کہ جب نازل ہوا
سورہ اذا جاء بعد مراجعت رسولخدا کے غزوہ خیبر سے تو حضرت نے
فرمایا یا علیؑ انہ قد جاء ما وعدت بہ جاء الفتح و دخل الناس فی دین اللہ
افواجا وانہ لیس احد احق منک بمقامی لقدمک فی الاسلام وقربک
منی وصہرک وعندک سیدۃ نساء العالمین یعنے ای علی تحقیق کہ ای
وہ چیز جسکا موعود ہوا تہا مین آئی فتح اور داخل ہوے لوگ دین خدا مین
فوج فوج اور تحقیق نہین ہی کوئی سزاوار زیادہ تجھسے میری جانشینی مین
بسبب تیری سبقت کے اسلام مین اور تیرے قرابت کے جہت سے اور

داماد ہونے تیرے اور تیرے پاس ہی بہترین زنان تمام عالم از انجملہ صحیح ابی داؤد اور صحیح ترمذی مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا علیٌ منّی وانا من علیٍ لا یؤدی عنّی الا انا او علی یعنے علے مجھ سے ہی اور مین علے سی ہون نہ پہونچاویگا کوئی مجھ سے احکام الٰہی کو مگر مین یا علی از انجملہ ابن شیرویہ نے کتاب فردوس مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا الحق مع علیٍ و علیٌ مع الحق لن یفترقا حتی یردا علے الحوض یعنی حق ساتھ علے کے اور علے ساتھ حق کے ہی نہ مفارقت کرینگے دونون یہانتک کہ وارد ہون دونون حوض کوثر پر اور حدیثین اس مضمون کی کہ حق ساتھ علے کے ہی اور علے ساتھ حق کے کتب اہل سنت مین متعدد و موجود ہین از انجملہ شیخ معتمد حافظ محمد ابوبکر شیرازی نے اپنی تفسیر کہ مستخرج ہے بارہ تفسیر و نسے روایت کی ہی کہ رسولخدا نے علی سی فرمایا یا ابا الحسن ان امتہ موسیٰ افترقت علیٰ احدیٰ وسبعین فرقۃً فرقۃٌ ناجیۃٌ والباقون فی النار وان امتہ عیسیٰ افترقت اثنیٰ وسبعین فرقۃً فرقۃٌ ناجیۃٌ والباقون فی النار وان امتی ستفترق علے ثلث وسبعین فرقۃً فرقۃٌ ناجیۃٌ والباقون فی النار فقلت یا رسول اللہ وما الناجیۃ فقال المتمسک بما انت علیہ واصحابک یعنے اے علی تحقیق کہ امت موسی اکہتر فرقہ ہوے ایک فرقہ ناجی ہوا اور باقی سب اہل جہنم ہوے اور امت عیسے بہتر فرقہ ہوے ایک اہل نجات ہوا اور باقی جہنمی اور امت میری قریب ہی کہ تہتر فرقہ ہو ایک فرقہ ناجی ہوگا اور باقی دوزخ مین پس کہا مین نے یا رسول اللہ امت تمہاری فرقہ ناجی کون ہی فرمایا وہ لوگ کہ پکڑنے والے ہونگے اوس طریقہ کو جسپر تو اور

تیرے اصحاب ہونگے ازانجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین عبداللہ بن
عباس سے روایت کی ہی کہ کہا رسولخدا سے سُنا مین نے کہ فرمایا تو ان الریاض
اقلام والبحر مداد و الجن حساب والانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن
ابیطالب یعنے اگر باغ قلم ہون اور دریا سیاہی اور جن حساب کرنیوالے
ہون اور انسان لکھنے والے ہون شمار نہ کرسکین فضائل علی بن ابیطالب کو
ازانجملہ صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ فرمایا مرتضیٰ علی سلونی عن طرق السماء فانی
اعرف بہا من طرق الارض یعنے سوال کرو مجہ سے راہون سے
آسمان کے پس بتحقیق کہ مین جاننے والا زیادہ تر ہون اونکا زمین کے راہون
سے ازانجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا
نے قسمت الحکمۃ علی عشرۃ اجزاء فاعطی علی تسعۃ والناس جزء واحد
یعنے حکمت کو تقسیم کیا دس حصون پر پس عطا کی گئی علی کو نو جزء اور
اور ایک جزء مین سب لوگون کو دیا اور مناقب مین دوسری حدیث یہ ہی
کہ اعلم امتی علی ابن ابیطالب یعنے سب سے بڑا عالم میرے امت کا علی ابن ابیطالب ہے
اور ثعلبی اور جمع کثیر مفسرین نے روایت کی ہی کہ مراد من عندہ علم الکتاب
آیت قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم من عندہ علم الکتاب علی ابن ابیطالب
ہین اور ظاہر معنے اس آیت کا یہ ہی کہ کہہ اے محمد کہ کافی شاہد ہی درمیان
ہمارے اور تم لوگون کے خدا اور وہ شخص کہ اوسکے پاس ہی علم کتاب کا
ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین روایت
کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا انا و علی نوراً بین یدی اللہ یسبح ذالک النور و یقدسہ

من قبل ان یخلق آدم باربعۃ عشر الف عام فلما خلق اللہ تعالیٰ آدم رکب ذالک النور فی صلبہ فلم فی نورٍ واحدٍ حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب ففی النبوۃ وفی علیٍ ان الخلافۃ یعنے ہم اور علیؑ ایک نور تھے خدا کے پاس پر تسبیح کرتا تھا وہ نور خدا کے ساتھ تسبیح اور تقدیس کے چودہ ہزار سال قبل پیدا کیے جانے آدم کے پس جب خلق کیا خدا نے آدم کو تو ملایا اوس نور کو صلب آدم مین اور ایک صلب سے دوسری صلب مین منتقل ہوا وہ نور واحد یہانتک کہ وہ نور صلب عبد المطلب مین ہوئے پس مجھہ مین نبوت اور علیؑ مین خلافت متحقق ہوئی اور ابن مغازلی نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی کہ رسول خدا نے فرمایا ان اللہ عزوجل انزل قطعۃ من نورٍ فاسلنہا فی صلب آدم فساقہا حتی قسمہا جزئین جعل جزءً فی صلب عبد اللہ وجزءً فی صلب ابیطالب فاخرج نبیًا واخرج علیًا وصیًا یعنے بتحقیق کہ حقتعالی انے نازل کیا ایک نور کے ٹکڑے کو صلب آدم مین پس منتقل کیا اوس نور کو ایک صلب سے دوسرے صلب مین یہانتک کہ تقسیم کیا اوس نور کو ساتھہ دو جزء کے منتقل کیا ایک جزء کو صلب عبد اللہ مین اور دوسری جزء کو صلب ابو طالب مین پس باہر لایا مجکو نبی اور باہر لایا علی کو وصی از انجملہ ابن مغازلی نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا نے لکل نبیٍ وصی ووارث وان وصی ووارثی علی بن ابیطالب یعنے واسطی ہر نبی کے وارث اور وصی ہی اور بتحقیق کہ وصی میرا اور وارث میرا علی ابن ابیطالب ہے از انجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین روایت کی

کہ فرمایا رسولخدا نے اِنَّ خلیلی و وزیری و خلیفتی و خیر من اترک بعدی تقضی
عنی دینی و ینجز موعدی علی بن ابیطالب یعنے تحقیق کہ دوست میرا اور
وزیر میرا اور خلیفہ میرا اور بہتر اونسی جنکو چھوڑون مین بعد اپنے کہ حکم کرے
میرے دین مین اور بجا لاوے میرے وعدے کو علی ابن ابیطالب ہے از انجملہ ۳۴
ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر نے رسولخدا
سے پوچھا کہ بعضے کہتے ہین کہ بہترین امت بعد آپ کے ابوبکر ہے اور بعضے کہتے
ہین عمر ہے پس کون ہے بہترین امت کہ جب آپ وفات کرین اوسکے تابعدار ہوے
اور اقتدا کرین ہم لوگ رسولخدا نے فرمایا اتبعوہ من اختارہ اللہ تعالے
بالامامتہ من بعدی و من اشتق لہ اسما من اسمائہ و من زوجہ اللہ ابنتی من
عندہ و من وکل بہ ملئکتہ تقاتلون مع عدوہ و من ہو خیر امتی یعنے تابعداری
کرو اوس شخص کے کہ حقتعالی نے اختیار کیا ہے اوسکو ساتھہ امامت کے
بعد میرے اور وہ شخص کہ اشتقاق کیا ہے خدا نے واسطے اوسکے ایک نام
اپنے نامونسے اور وہ شخص کہ خدا نے اوسکے زوجہ کیا میرے دختر کو اپنی
طرف سے اور وہ شخص کہ موکل کیا خدا نے اوسکے ساتھہ فرشتون کو کہ
جنگ کرین اوسکے دشمنون سے اور وہ شخص بہتر اس امت کا ہے
عقبہ بن عامر نے کہا کہ مین نے کہا کہ کون ہے وہ جوان صفات کے ساتھہ موصوف
ہے ای رسول خدا حضرت نے فرما علی ابن ابیطالب از انجملہ ۳۵ ابن معازلی
نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا من ناصب علیا
للخلافتہ بعدی فہو کافر و قد حارب اللہ و رسولہ و من شک فی علی فہو

کافر ہی یعنے جس شخص نے منازعت کی ساتھہ علیؑ کے امر خلافت مین بعد میرے پس وہ کافر ہی اور تحقیق کہ جنگ کی اوس نے ساتھہ خدا اور رسول کی اور جس نے شک کیا حق علیؑ مین پس وہ کافر ہی ۳۸ ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہی کہ رسول خدا نے کہا اللھم انی اقول کما قال اخی موسیٰ اجعل لی وزیرا من اھلی علیا اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری واشرکہ فی امری یعنے خداوندا مین کہتا ہون جیسا کہ کہا بھائی میرے موسیٰ نے حاصل اوسکا یہ ہی جیسا کہ موسیٰ نے درخواست کی کہ میرے بھائی ہارون کو وزیر میرا کر اور پشت میری اوس سے قوی کر اور اوسکو شریک کر میرے امر مین یعنے اولی التصرف اور ہادی خلق ہونے مین مین بھی کہتا ہون کہ وزیر میرا کر علیؑ کو کہ میرے اہلبیت سے ہی اور بھائی میرا ہی اور قوی کر میرے پشت کو اوس سے اور شریک کر میرے امر مین یعنے اولے التصرف اور ہادی خلق ہونے مین ۳۹ ازانجملہ ابن مغازلے نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی ابن عباس سے کہ کہا مین بیٹھا تھا ساتھہ طائفہ قریش کے نزدیک رسولخدا کے کہ ناگاہ ایک ستارہ نیچے اوترا پس رسولخدا نے فرمایا من انقض ہذا النجم فی منزلہ فہو الوصی من بعدی اور دوسرے روایت مین بجای الوصی کے الخلیفہ ہی یعنے جو شخص کہ یہ ستارہ اوسکے گھر مین اوترے پس وہ ہی وصی اور خلیفہ میرا بنابر دوسرے روایت کے بعد میرے اوسوقت اوٹھے ایک گروہ بنی ہاشم سے اور دیکھا کہ وہ ستارہ علیؑ کے گھر مین گرا پس قریش نے کہا تم دوستی علیؑ مین گمراہ ہو گئے ہو پس نازل کیا حق تعالے نے اس آیت کو والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی یعنے قسم ہی ستارہ کے جب طلوع

کرے یا غروب کرے کہ گمراہ نہیں ہوا ہم صحبت تمہارا اے قریش اور خطا نہیں
کی اوسمین جو کچھہ کہ تمسے کہا اور وہ بات نہیں کرتا از روے خواہش نفس کے
اور نہیں ہی جو کچھہ کہ کہتا ہی مگر وحی کہ پہونچتی ہی جانب خدا سے از انجملہ صاحب
کتاب البشائر المصطفے مین روایت کی ہی کہ حضرت رسولخدا علے کو زمان طفلی
مین اپنے سینہ پر لیکے کہتے تھے ہذا اخی و ولیی و ناصری و صفیی و ذخری و کہفی
و صہری و وصیی و زوج کریمتی و امینی علے وصیتی و خلیفتی یعنے یہ بہائی میرا ہی
اور ولی میرا اور مددگار میرا اور دوست میرا اور مایہ میرا اور پناہ میرا اور
داماد میرا اور وصی میرا اور شوہر میرے دختر کا اور امین میرا میری وصیت
پر اور خلیفہ میرا اور لکھا ہی کہ رسولخدا جھولے کو علے کے سونے کیوقت ہلاتے
تھے اور ہمیشہ اونکو اپنے کاندہے پر چڑہا کے پہاڑ دن مین مکہ کے پہرتے تھے اور
طواف کرتے تھے از انجملہ صاحب کتاب وسیلۃ المتعبدین نے اپنی اس کتاب
مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا علی اخی و صہری و خلیفتی و عضدی
ان اللہ لا یقبل فریضۃ الا بحب علی بن ابیطالب یعنے علی بہائی میرا اور داماد میرا
اور قوت بازو میرا ہی تحقیق کہ خدا قبول نہیں کرتا ہی کسے فریضہ کو مگر بسبب
دوستی علی ابن ابیطالب کے از انجملہ حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین روایت
کی ہی کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا لما اسری بی لیلۃ المعراج فاجتمع علی
الانبیاء فی السماء فاوحی اللہ تعالی الی سلہم یا محمد بما ذا بعثتم قلت قالوا بعثنا
علی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و علی الاقرار بنبوتک والولایۃ لعلی بن ابیطالب
یعنے جب مجکو شب معراج مین لیگئے آسمان پر جمع ہوے میرے پاس انبیا

پس حقتعالی نے مجکو وحی بھیجی کہ پوچھو انبیا سے کہ ساتھ کس چیز کے مبعوث ہوئے ہین اونسے پوچھا کہا انبیا نے کہ ہم لوگ مبعوث ہوئے اوپر گواہی دینے اسبات کے کہ نہین ہی معبود لائق عبادت مگر اللہ اور اوپر اقرار کرنے تمہارے نبوت اور ولادت علی ابن ابیطالبؑ کے ازانجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہی کہ اے علیؑ رسولخدا کے گہر مین اور عایشہ نزدیک حضرت کے بیٹھے تھے علی پس بیٹھے درمیان رسولخدا اور عایشہ کے اوسوقت عایشہ نے کہا ای علی نہ تھی تمکو جگہہ بیٹھنے کے سوائے جگہہ میری ہا ان کے پس رسولخدا نے ہاتھ عایشہ کے پشت پر مارا اور کہا کہ لاتوذینی فی اخی فانہ امیر المومنین وسید المسلمین وقائد الغر المحجلین یوم القیامۃ یقعد علی الصراط فیدخل اولیائہ الجنۃ ویدخل اعدائہ فی النار یعنے نہ رنج دے تو مجکو رنج دینے مین میرے بہائی کے پس تحقیق کہ وہ ہی امیر المومنین اور سید المسلمین اور قائدہ الغر المحجلین روز قیامت کو صراط پر بیٹھے گا پس داخل کریگا اپنے دوستونکو بہشت مین اور داخل کریگا اپنے دشمنون کو دوزخ مین ازانجملہ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغۃ مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا علےؑ سے کہ لولا انی خاتم الانبیاء لکنت شریکاً فی النبوۃ فانک وصی نبی وورانثہ بل انت سید الاوصیاء وامام الاتقیاء یعنے اگر نہوتا یہ کہ مین خاتم انبیای ہوتا ہر اینئہ تو شریک ہوتا نبوت مین اور اگرچہ نبی نہین ہی تو لیکن وصی نبی اور وارث اوسکا ہی تو بلکہ سردار وصیونکا اور امام متقیون کا ہی ازانجملہ محمد بن یوسف گنجی شافعی نے کتاب کفایۃ الطالب مین روایت کی ہی

کہ کہا رسول خدا نے ستکون بعدی فتنۃ فاذ کان ذالک فالتزموا علی

بن ابیطالب الزموہ فانہ اول من یرانی واول من یصافحنی یوم القیامۃ

وہو الصدیق الاکبر وفاروق ہذہ الامۃ یفرق بین الحق والباطل وہو

یعسوب المومنین وامام المتقین یعنی قریب ہی کہ بعد میرے فتنہ پیدا ہو پس جسوقت

کہ وہ فتنہ پیدا ہو پیروی کرو علے ابن ابیطالب کے اور اونکے ملازمت

مین رہو تحقیق کہ وہ اول وہ شخص ہی کہ مجکو دیکھیگا اول وہ شخص ہی کہ مجھسے

مصافحہ کریگا روز قیامت مین اور وہ ہی صدیق اکبر اور فاروق اس امت کا ہی

کہ فرق کریگا درمیان حق اور باطل کے اور وہ ہی امیر اور سردار مومنون کا

اور پیشوا متقیونکا از انجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی

کہ فرمایا رسولخدا نے کہ جب پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اونکے روح کو اونکے

بدن مین داخل کیا تو چھینکا آدم نے اور الحمد اللہ کہا پس وحی بھیجی خدا نے

آدم کو کہ حمد کر میرے بندہ میرے اور قسم ہی مجکو اپنی عزت اور جلال کے

کہ اگر نہوتے وہ دو بندے کہ مین چاہتا ہون اونکو پیدا کرون دنیا مین

پیدا نہ کرتا مین تجکو پس کہا آدم نے خداوندا امیدوار ہون مین کہ یہ دو بندے

تیرے میرے نسل سے ہون خطاب آیا کہ ہان اے آدم سر اوپر اوٹھا اور

دیکھ آدم نے سر اوٹھایا اور دیکھا کہ لکھا ہی عرش پر لا الہ الا اللہ محمد

نبی الرحمۃ و علی مقیم الحجۃ من عرف حق علی زکی وطاب ومن انکر حقہ لعن

وخاب یعنی نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ محمد نبی رحمت ہین اور علی قایم کرنے

والے حجت خدا کے ہین جو پہچانے حق علے کا پاک اور طیب ہی اور جسنے

انکار کیا حق علے سے ملعون و زنا نکار ہی از انجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب میں
روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا نے کہ نازل ہو جبرئیل اور ایک صبح کو خوشحال پس
کہا مین نے ای محبوب میرے جبرئیل کیا ہی تمکو کہ تمکو بہت خوش دیکھتا ہون مین کہا
یا محمد کیونکر خوش نہ ہون مین حالانکہ روشن ہوے آنکھ میری ساتھ اوس چیز کے
کہ عطا کی خدا نے تمہارے بہائی اور تمہارے وصی اور تمہاری امت کے پیشوا
علیؑ ابن ابیطالب کو پس کہا مین نے ساتھہ کس چیز کے اکرام کیا میرے بہائی
اور میرے امت کے امام کو کہا مباہات کے خدا نے بسبب اوسکے عبادت
شب گذشتہ کے ملائک اور حاملان عرش سے اور کہا ای ملائک میری نظر
کرو میرے حجت کو میری زمین مین بعد میرے نبی کے کہ کیونکر خاک پر ملا ہی
اپنی منہ کو از روے تواضع اور عاجزی کے بسبب میری بزرگی اور عظمت کے
اشہدکم انہ امام خلقی و مولی بریتی یعنے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ وہ ہی امام
میرے خلق کا اور صاحب اختیار میرے خلق کا از انجملہ ابن مغازلے نے کتاب
مناقب مین روایت کی ہی ابن عباس سے نے فرمایا رسولخدا نے یا علیؑ انت سید المسلمین
وامام المتقین وقائد الغر المحجلین ویعسوب الدین یعنی اے علی تحقیق کہ تو
سردار مسلمانونکا اور پیشوا پرہیزگارونکا اور پیشوا اون لوگونکا ہی کہ ساتھ
نور سعادت اور ایمان کے ممتاز ہین مثل امتیاز اون گھوڑون کے کہ
پیشانی اور چارون دست و پا اونکے سفید ہین از انجملہ ابن مغازلے نے
کتاب مناقب مین روایت کی ہی ابو ایوب انصاری سے کہ رسولخدا نے فاطمہؑ
سے کہا یا فاطمہ ان اللہ اطلع الی الارض اطلاعۃ فاختار منہا اباک فبعثہ نبیا

ثم اطلع الیہا ثانیۃ فاختار منہا بعلک فاوحی الی فانکحتہ واتخذتہ وصیاً یعنی
ای فاطمہ تحقیق کہ حق تعالیٰ نے نظر کی زمین پر نظر کرنے پر پس اختیار کیا اہل
زمین سے تیرے باپ کو پس بھیجا اوسکو ساتھ نبوت کے بعد اسکے نظر کی زمین پر
دوسری دفعہ پس اختیار کیا اہل زمین سے تیرے شوہر کو پس وحی بھیجی مجھکو پس
مینے تجکو اوسکے نکاح مین دیا اور کیا مینے اوسکو وصی اپنا انتہی۔ از انجملہ اخطب
خوارزم نے کتاب مناقب مین روایت کی باسناد امیر المومنین علی ابن ابیطالب
سے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا لما اسری بی الی السماء ثم من السماء الی السدرۃ
المنتہی وقفت بین یدی ربی عز وجل فقال لی یا محمد قلت لبیک وسعدیک
یا ربی قال قد بلوت خلقی فایہم رایت واطوع لک قلت یا ربی علیاً قال
صدقت یا محمد فہل اتخذت لنفسک خلیفۃ یودی عنک ویعلم عبادی
من کتابی ما لا یعلمون قلت اختر لی فان خیرتک خیرتی قال قد اخترت لک
علیاً فاتخذہ لنفسک خلیفۃ ووصیاً ونحلتہ علمی وحلمی امیر المومنین حقاً لم ینلہا
احد قبلہ ولیست لاحد بعدہ یا محمد علی رایۃ الہدی وامام من اطاعنی ونور
اولیائی وہی الکلمۃ التی الزمتہا المتقین من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ
فقد ابغضنی یعنی جب شب معراج مین مجکو آسمان پر لیگئے بعد اسکے آسمان سے
سدرۃ المنتہی تک تو کہڑا ہوا مین سامنے اپنے رب کے خطاب آیا کہ ای
محمد کہا مینے حاضر ہو مین تیرے پاس ای پروردگار میرے کہا تحقیق کہ میری
مخلوقات سے کسکو فرمان بردار اپنا زیادہ پایا تونے کہا مینے ای پروردگار
میرے علی کو کہا سچ کہا تونے آیا لیا ہی تونے واسطے اپنے خلیفہ کہ پہنچاوے

احکام دین کو تیری امت کو اور تعلیم دے میرے بندون کو میری کتاب سے او سچیز
کو کہ نہین جانتے ہین کہا مینے تو اختیار کر دو واسطے میرے پس تحقیق کہ برگزیدہ
تیرا میرا برگزیدہ ہی او سوقت خطاب الٰہی پہونچا کہ تحقیق کہ برگزیدہ کیا مینے
واسطے تیرے علیکو پس لے تو او سکو واسطے اپنے خلیفہ اور وصی اور عطا کیا
مین نے او سکو علم اور حلم اپنا اور وہ ہی امیر مومنونکا ہی کہ تحقیق کہ نہین پہونچا ہی
ساتھ اس مرتبہ کے خلافت سے کوئی شخص قبل اور نہو گا کوئی بعد او سکے
اے محمد علی علم ہدایت ہی اور امام اون لوگونکا ہی کہ اطاعت میری کرینگے
اور روشنی بخشنی والا امیرے دوستونکا ہی اور وہ ہی وہ کلمہ کہ لازم کیا مینے
او سکو اوپر پرہیزگارون کے جو شخص کہ دوست رکھے او سکو پس تحقیق
کہ دشمن رکھا اوسنے مجکو اور اخیر مین اسی حدیث کے روایت کی ہی کہ
حق تعالی نے خطاب کیا اپنے رسول کو اور فرمایا کہ لولا علی لم یعرف حزبی
ولا اولیائی ولا اولیاء رسلی یعنے اگر علے نہوتا نہ پہچانا جاتا لشکر میرا اور
نہ دوست میرے اور نہ دوست میرے پیغمبرون کے از انجملہ اخطب خوارزم
نے روایت کی ہی ام سلمہ سے کہ کہا جس روز کہ نوبت میرے تھی کہ رسولخدا
کے پاس رہو نمین دیکھا مینے حضرت کو اونگلیان اپنی علے کے اونگلیونمین
ڈالے تھے او سحالت مین کہ تکیہ کیے تھے اپنی ماتھے سے کاندہے پر علے کے
پس کہا حضرت نے کہ اے ام سلمہ باہر جا پس مین باہر گئے اور وہ
دونون آپس مین راز کہتے تھے اور مین سنتی تھی کلام کو لیکن سمجھتے نہ تھے
کہ کیا کہتے ہین یہانتک کہ مین آپ اپنے سے کہا کہ دوپہر دن آیا آگئی ہین

اور کہا مین نے السلام علیکم مین آؤن حضرت نے فرمایا پہر جا اور اپنی جگہہ پر جا
بعد اوسکے آپسمین راز کہنے مین مشغول ہوے یہانتک کہ ظہر کا وقت ہوا پس
اپنی سے مینے کہا روز میرا گیا اور علےؑ نے باز رکہا حضرت کو میری ملاقات کی
اوسوقت مین آگے گئی اور کہا مینے السلام علیکم مین آؤن رسولخدا نے
کہا مت آپہر گئی مین اپنی جگہہ پر یہانتک کہ اپنی سے کہا مینے کہ وقت زوال
کا ہوا باہر چل نماز کے جگہہ پر پس مین آگے آے اور کہڑے ہوے اور
کہا مین نے السلام علیکم مین آؤن پس نبی نے کہا آمین داخل ہوے اور
علےؑ رکہی ہوے تہی اپنی ہاتہہ کو رسولخدا کے زانو پر اور دونون سر کو ایک دوسرے
کے کان مین لیگئے تہے اور آپسمین راز کہتی تہی جب مین داخل ہوے اور
علے باہر گئے نبی نے میرے ساتہہ مہربانی کی اور بعد اسکے کہا یا ام سلمۃ
لا تلومینی فان جبرئیل اتانی من اللہ تعالیٰ بامر ان اوصی بہ علیاً من بعدی
وکنت بین جبرئیل و علیؑ عن یمینی و علیؑ عن شمالی فامرنی جبرئیل ان امر
علیاً بما کان بعدی الیٰ یوم القیامۃ فاعذرینی و لا تلومینی ان اللہ عز و جل
اختار لکل نبی وصیاً فانا نبی ہذہ الامۃ و علےؑ وصیی فی عترتی و اہلبیتی و
امتی من بعدی یعنے ای ام سلمہ ملامت نہ کر مجکو اسواسطے کہ جبرئیل آئی
تہے اللہ تعالیٰ کیطرف سے واسطے اوس امر کے کہ مین وصی کردن
ساتہہ اوس امر کے علےؑ کو بعد اپنے اور تہا مین درمیان جبرئیل اور علے کے
جبرئیل میرے دہنی طرف تہے اور علےؑ میرے بائین طرف اور امر کیا مجکو
جبرئیل نے کہ خبر دون مین علے کو ساتہہ اون چیزون کے کہ ہونگے بعد میرے

روز قیامت تک پس معذور رکھہ مجھکو اور ملامت نہ کر مجھکو تحقیق کہ خدای
عزوجل نے اختیار کیا ہی واسطے ہر امت کے ایک پیغمبر کو اور برگزیدہ کیا ہی
واسطے ہر پیغمبر کے ایک جانشین کو اور مین نبی اس امت کا ہون اور
علیؑ جانشین میرا میری عترت اور میرے اہلبیت امت مین ہی بعد میرے
ازانجملہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور تفسیر ثعلبی مین تفسیر مین آیت ان اللہ
وملائکتہ یصلون علی النبی کے روایت کی ہی کہ جب ابن عجرہ سی کہ پوچھا اوسنے
رسولخدا کیونکر درود تمپر بہیجنا چاہئے حضرت نے فرمایا کہو اللہم صلی علی محمد
وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وآل ابراہیم یعنے خداوندا تو درود بہیج
محمد اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے درود بہیجا اوپر ابراہیم اور آل ابراہیم کے
اور روایت ثعلبی اور بخاری اور موطای مالک مین اسقدر عبارت
بعد عبارت مذکور کے زیادہ ہی کہ روایت مسلم مین نہین ہی انک حمید مجید
وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم وال ابراہیم انک حمید مجید
ازانجملہ ابن حجر نے صواعق مین کہا ہی کہ نقل کے ہی جمیع کثیر نے مفسرین سے
کہ مراد آل یسین سی قول حق تعالی سلام علی آل یسین مین آل محمد ہی
صاحب کشاف نے تفسیر آیہ قل لا اسئلکم مین کہا کہ فرمایا رسولخدا نے
من مات علی حب آل محمد مات شہیدا الا ومن مات علی حب آل محمد مات
مغفورا الا ومن مات علی حب آل محمد مات تائبا الا ومن مات علی
حب آل محمد مات مومنا مستکمل الایمان الا ومن مات علی حب آل محمد
بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر ونکیر الا ومن مات علی حب آل محمد

یزف الی الجنۃ کما نزف العروس الی بیت زوجہا الا ومن مات علی
حب آل محمد فتح لہ فی قبرہ بابان الی الجنۃ الا ومن مات علی حب آل
محمد جعل اللہ قبرہ مزار الملائکۃ الرحمۃ الا ومن مات علی حب آل محمد
مات علی السنۃ والجماعۃ الا ومن مات علی بغض آل محمد جاء یوم
القیامۃ مکتوب بین عینیہ آیس من رحمۃ اللہ الا ومن مات علی بغض
آل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ حاصل معنے یہ ہی کہ جو کوئی کہ مرے دوستی
آل محمد پر اجر شہید اور توبہ کرنیوالیکا پاوے اور بخشا جاوے اور کامل
الایمان ہو اور ملک الموت اور منکر و نکیر سے خوش خبری بہشت کی
سنی اور قبر مین اوسکے دروانہ ہون بہشت سے اور فرشتہ رحمت
کے لئے اوسکے قبر زیارتگاہ ہو اور طریقہ ملت نبوی پر دنیا سے
جاوی اور جو کوئی کہ دشمنی آل محمد پر مری اور حاضر ہو روز قیامت
مین تو اوسکے دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا ہوگا کہ یہ
شخص محروم ہی رحمت خدا سے اور دنیا سے کافر جاوی اور خوشبو
بہشت کے اوسکے دماغ مین نہ پہونچے اور ابن حجر نے کہا ہی کہ روایت
ہوئی نبی سے کہ فرمایا حرمت الجنۃ علی من ظلم اہلبیتی وآذانی
فی عترتی یعنے حرام ہی جنت اوس شخص پر کہ جو ظلم کرے میرے
اہلبیت پر اور رنج دی مجکو بسبب رنج دینے کے میرے اہلبیت
کو اور ثعلبی نے پہلی حدیث کو اپنے تفسیر مین جریر ابن عبداللہ سے
اور دوسری حدیث کو علی ابن ابیطالب سی روایت کیا ہی انا مجمع

صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح الستہ مناقب حضرت فاطمہ مین باسناد
روایت کی ہی رسولخدا سے کہ فرمایا فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنۃ یعنے فاطمہ
بہترین زنان جنت ہی اور جمع بین الصحاح مین ہی کہ رسولخدا نے فاطمہ سی کہا
الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء العالمین یعنی راضی نہین ہی تو ای فاطمہ
کہ ہو تو سردار زنان عالم اور صحیح مسلم مین بھی مثل اسکے حدیث روایت
ہوئی ہی لیکن اوسمین بجای العالمین کے المومنین ہی از انجملہ صحیح مسلم اور
صحیح بخاری اور جمع بین الصحیحین اور جمع بین الصحاح الستہ باسناد روایت کی
ہی رسولخدا سے کہ فرمایا فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا فقد اغضبنی یعنے
فاطمہ ایک ٹکڑا مجھ سے ہی جو کوئی کہ غضب مین لایا اوسکو پس تحقیق کہ
غضب مین لایا مجکو اور قریب اس مضمون کے صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ
مین بھی متفق علیہ بخاری اور مسلم اور حافظ ابو نعیم نے حلیہ مین روایت
کی ہی اور حاصل مضمون اوس حدیث کا یہ ہی کہ تہمت کرنا فاطمہ پر تہمت
کرنا مجھپر ہی اور رنج دینا فاطمہ کو رنج دینا مجکو ہو از انجملہ احمد حنبل نے مسند
مین روایت کی ہی کہ پکڑا رسول خدا نے ہاتھہ حسنین کا اور کہا من احبنی
واحب ہذین واحب اباہما وامہما کان معی فی درجۃ الجنۃ یعنے جو شخص
کہ دوست رکھی مجکو اور ان دونون کو اور اونکے باپ اور مان کو
ہوگا ہمارے ساتھہ درجہ بہشت مین از انجملہ اخطب خوارزم نے روایت
کی ہی ابن عمر سے کہ رسولخدا نے فرمایا من احب علیا قبل اللہ صلوتہ
وصیامہ وقیامہ واستجاب دعائہ الا ومن احب علیا اعطاہ بکل عرق

فی بدنہ مدینۃ فی الجنۃ الا ومن احب آل محمد امن من الحساب والمیزان و
الصراط الا ومن مات علی حب آل محمد فانا کفیلہ فی الجنۃ مع الانبیاء الا
ومن ابغض آل محمد جاء یوم القیامۃ مکتوب بین عینیہ آئس من رحمۃ اللہ
حاصل معنے یہ ہی کہ دوستی علی باعث ہی قبول ہونے نماز اور روزہ اور
دعا کے اور محب علی کو بعوض ہر قطرہ عرق کے کہ اوسکے بدن مین ہی ایک
شہر دیگا حق تعالی بہشت مین اور محب علی اور محب سائر اہلبیت امن مین
ہی حساب قیامت اور میزان اور صراط سے اور مین ضامن ہون کہ وہ
بہشت مین پیغمبرون کے ساتھ ہوگا اور روز قیامت مین دشمن آل محمد
کے دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا ہوگا کہ یہ محروم ہی رحمت خدا سے
ازانجملہ صاحب کشاف نے روایت کی ہی باسناد رسول خدا سے کہ فرمایا
فاطمۃ مہجۃ قلبی وابناہا ثمرۃ فوادی وبعلہا نور بصری والائمۃ من ولدہا
امناء ربی وحبل ممدود بینہ وبین خلیقتہ من اعتصم بھم نجی ومن تخلف
عنھم ھوی یعنے فاطمہ جان میری قلب کے ہی اور دونون بیٹے اوسکے
پہل میری قلب کے ہین اور شوہر اوسکا نور ہی میری بینائی کا اور دوسری
آئمہ کہ اوسکے نسل سے ہین امین ہین خدا کے اور رسی ممدود ہین درمیان
خدا اور اوسکے خلق کے ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین اور اخطب نے
مناقب مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا نے النجوم امان لاہل الارض فاذا ذہب ذہبوا
واہلبیتی امان لاہل الارض فاذا ذہب اہلبیتی ذہب اہل الارض یعنی جیسا کہ ستارے
باعث امن اور بقا کہ اہل آسمان کے ہین جب برطرف ہو نگے اہل آسمان بھی برطرف

ہونگے اور اہلبیت میری بھی امان اور نگاہ رکھنے والے اہل زمین کے ہیں
اور اونکے بقا سے اہل زمین باقی ہین اور جب یہ جائینگے جہان سے تو اہل
زمین بھی باقی نہ رہینگے از انجملہ مستدرک نے روایت کی ہی عبد الرحمن بن
عوف سے کہا او سنے کہ تو مجھ سے اس حدیث کو قبل اسکے کہ موضوع ہون جھوٹے
حدیثین رسولخدا سے سنا ہینے کہ فرمایا کہ انا الشجرۃ و فاطمۃ فرعہا و علی لقاحہا
والحسن والحسین ثمرتہا و شیعتنا ورقہا و اصل الشجرۃ فی جنۃ عدن و سائر
ذالک فی الجنۃ یعنے مین درخت ہون اور فاطمہ شاخ اوس درخت کی
اور علی مایہ نخل تر اور حسن اور حسین پہل اور شیعہ ہم لوگونکے پتے اوسکی
اور اصل درخت کے بہشت مین از انجملہ ابن معازلے نی کتاب مناقب
مین روایت کی ہی باسناد علی ابن ابیطالب سے کہ رسول خدا نے فرمایا تختموا
بالعقیق فانہ اول حجر شہد للہ بالوحدانیۃ ولی بالنبوۃ و لعلی بالوصیۃ
ولولدہ بالامامۃ ولشیعتہ بالجنۃ یعنی انگوٹھی عقیق کی پہنو کہ عقیق پہلا پتھر ہی
کہ جسنے گواہی دی واسطے خدا کے وحدانیت کے اور واسطے ہمارے ساتھ
نبوت کے اور واسطے علی ساتھ وصی ہونے کے اور واسطے فرزندان
علی کے ساتھ امامت کے اور واسطے شیعہ علی کے ساتھ جنت کے از انجملہ
اخطب نے مناقب مین روایت کی ہی سلمان فارسی سے کہ رسولخدا نے
امیر کیا علی کو کہ ای علی انگوٹھی دہنی ہاتھ مین پہنو کہ مقربین سے ہو گے
کہا علی نے یا رسول اللہ کون ہین مقربین کہا جبرئیل اور میکائیل
کہا علی نے یا رسول اللہ کس چیز سے انگوٹھی بناؤنین کہا بالعقیق الاحمر

فانہ جبل لحق اقر اللہ بالوحدانیۃ ولی بالنبوۃ ولک بالوصیۃ ولولدک بالامامۃ
ولمحبیک بالجنۃ ولشیعتہ والدک بالفردوس یعنے ساتھ عقیق سرخ کے
پس تحقیق کہ عقیق وہ پہاڑ ہی کہ جسنے اقرار کیا وحدانیت خدا او رمیری نبوت
اور تمہاری وصی ہونے اور تمہاری فرزندون کے شیعون کے اہل فردوس
ہونیکا ازانجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین روایت کی ہی امام زین العابدین
سے اور آپ نے اپنی والد بزرگوار امام حسین سے کہ رسولخدا نے علی سے فرمایا
یا اباالحسن کلم الشمس فانہا تکلمک یعنے ای اباالحسن بات کر آفتاب سے
پس تحقیق کہ وہ بھی بات کریگا تجھ سے اوسوقت کہا علی نے آفتاب
سے السلام علیک ایہا العبد المطیع اللہ تعالی پس کہا آفتاب نے و
علیک السلام یا امیر المومنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین یا علی انت
وشیعتک فی الجنۃ ازانجملہ اخطب خوارزم نے روایت کی ہی جابر سے کہ کہا
تھا مین نزدیک رسولخدا کے کہ نمود ہوے علی ابن ابیطالب پس رسولخدا
نے کہا قد اتاکم اخی یعنے تحقیق کہ آیا تمہاری پاس بہائی میرا بعد اسکے منہ
طرف کعبہ کے کیا اور کہا والذی نفسی بیدہ ان ہذا وشیعتہ ہم الفائزون
یوم القیامۃ یعنے قسم ہی خدا کے کہ جان میری قبضہ قدرت مین اوسکے
ہی کہ یہ شخص یعنے علی اور شیعہ اوسکے پہونچنے والے ہین رحمت الہی
کو قیامت کے روز ازانجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین ایک حدیث
کو کہ جسمین چند فضائل علی ابن ابیطالب کے مذکور ہین اور بروز فتح خیبر کے
رسولخدا نے علی سے ارشاد فرمایا ہی روایت کیا ہی کہ بعض فقری اوس

جو امام معصوم ہے اور تمہارے دوستون کو جنت اور تمہارے اہل جنت اور تمہارے فرزندون کو

حدیث کے یہ ہین وانت وکل داخل فی الجنۃ من امتی وان شیعتک علی
منابر من نور حربک حربی وسلمک سلمی وسرک سری ولحمک لحمی ودمک
دمی وان الحق معک حاصل معنی یہ ہی کہ ای علی تو پہلا شخص ہی کہ داخل
ہوگا جنت مین میری امت سی اور تحقیق کہ شیعہ تیرے نور کے منبرون
پر ہونگے جنگ کرنا ساتھ تیری جنگ کرنا ساتھ میری ہی اور صلح ساتھ تیری
صلح ساتھ میری ہی اور راز تیرا راز میرا ہی اور گوشت تیرا گوشت میرا ہی اور خون تیرا
تحقیق کہ حق تیری ساتھ ہی از انجملہ صحیح مسلم مین روایت کی ہی سعد ابن
ابی وقاص سی کہ فرمایا رسولخدا نے لایزال الدین قائما حتی یقوم الساعۃ
وعلیہم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنی ہمیشہ رہیگا دین قیامت تک
اور اوپر بارہ خلیفہ ہونگے سب قریش سے اور جمع بین الصحاح الستہ
مین روایت کی ہی کہ رسول خدا نے فرمایا لایزال الاسلام عزیزا الی
اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنے ہمیشہ اسلام عزیز رہیگا جب تک کہ ہون
بارہ خلیفہ سب قریش سے اور احادیث اس مضمون کے کہ بارہ خلیفہ
قریش سی ہونگے صحیح بخاری اور صحیح ابی داؤد اور جمع بین الصحیحین مین بھی
منقول ہین از انجملہ مسند احمد حنبل مین روایت کی ہی عباس ابن عبد المطلب
سے کہ فرمایا رسولخدا نے یا عم یملک من ولدی اثنا عشر خلیفۃ ثم یخرج المہدی
من ولدی یصلح اللہ امرہ فی لیلۃ واحدۃ یعنے ای چچا مالک کریگا خدا
میری فرزندون سے بارہ خلیفہ کو اور باہر آویگا مہدی میری فرزند سے
درست کریگا خدا اوسکے امر کو ایک رات مین از انجملہ اخطب خوارزم

دون امیر اسے اور

نے ایک حدیث طولانی سلمان راعی سی حال شب معراج مین روایت کی
کہ بعض فقری اوسکے مقام خطاب حقتعالی مین بقدر ضرورت اس مقام
کے یہ ہین یا محمد انی خلقتک وخلقت علیاً و فاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ
من ولدہ من نوری وعرضت ولایتکم علی اہل السموات والارض فمن قبلہا
کان عندی من المومنین ومن جحدہا کان عندی من الکافرین یعنے ای
محمد بتحقیق کہ پیدا کیا مین نے تجکو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین
اور اون آئمہ کو کہ بیٹے اوسکے ہین اپنے نور سے اور ظاہر کیا مین نے تم لوگون
کے دوستی کو اہل آسمان اور اہل زمین پر جسنے قبول کیا تم لوگون کے
دوستی کو ہوا میرے نزدیک مومنین سے اور جسنے انکار کیا تم لوگون کے
دوستی کو ہوا میرے نزدیک کافرون سے اور جسنے انکار کیا تم لوگون
کی دوستی کو ہوا نزدیک میرے کافرون سے یا محمد تحب ان تراہم قلت
نعم یا رب فقال التفت علی یمین العرش فالتفت فاذا بعلی و فاطمہ
والحسن والحسین وعلی بن الحسین و محمد بن علی وجعفر بن محمد وموسی بن جعفر
وعلی بن موسی ومحمد ابن علی و علی محمد والحسن بن علی والمہدی فی
ضحضاح من نور قیام یصلون وہو فی وسطہم کوکب دری یعنے ای
محمد چاہتا ہے تو کہ دیکھے تو اون لوگون کے کہا مین نے ہان ای پروردگار
میرے پس کہا متوجہ ہو داہنے طرف عرش کے جب متوجہ ہوا مین
دیکہا مین نے علے اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور علے بن الحسین اور
محمد بن علی اور جعفر بن محمد اور موسی ابن جعفر اور علی ابن موسی

اور محمد بن علی اور علی ابن محمد اور حسن ابن علی اور مہدی کو ایک نور مثل آب
تارک مین پڑے ہین اور نماز پڑہتے ہین اور مہدی درمیان انکے مثل ستارہ
روشن کے تہے فقال یا محمد ہولاء الحجج پس کہا اے محمد یہ لوگ ہین حجتین ہمارے
از انجملہ اخطب نے روایت کی ہے امیر المومنین علی ابن ابیطالب سے کہ رسولخدا
نے فرمایا انا واردکم وانت یا علی الساقی والحسن الرائد والحسین الآمر وعلی
بن الحسین الفارط ومحمد بن علی الناشر وجعفر بن محمد السائق وموسی بن جعفر
محصی المحبین والمبغضین وقامع المنافقین وعلی بن موسی مزین المومنین ومحمد
بن علی منزل اہل الجنۃ فی درجاتہم وعلی بن محمد خطیب شیعتہم ومزوجہم الحور
العین والحسن بن علی سراج اہل الجنۃ یستضیئون بہ والہادی شفیعہم یوم
القیامۃ حیث لا یاذن اللہ الا لمن یشاء ویرضی یعنے مین وارد ہونیوالا
تم لوگون پر ہون حوض کوثر پر اور تو اے علی ساقی اور حسن نشان دینے
والا حوض کا اور مقام عیش کا شیعون کے اور حسین امر کرنیوالا اور علی ابن
الحسین پہلے آنیوالا حوض پر واسطے تہیہ اسباب کے اور محمد ابن علی خبر کرنیوالا اور
جعفر ابن محمد آگے چلنے والا اور موسی ابن جعفر شمار کرنیوالا دوستون کا اور
دشمنون کا اور گرانیوالا منافقون کا اور علی ابن موسی زینت دینیوالا مومنونکا
اور محمد ابن علی جگہ دینے والا اہل جنت کو موافق اونکے مرتبہ کے اور علی ابن محمد
خطبہ کہنے والا شیعون کا اور نکاح کرنے والا حورعین کا اونکے ساتہ اور حسن
ابن علی چراغ اہل جنت کا ہے کہ روشنی ڈہونڈہین گے اوسے اور مہدی سے
ہادی شفاعت کرنیوالا شیعون کا ہے روز قیامت مین اس حیثیت سے کہ

رخصت نہین دیتا ہے خدا واسطے شفاعت کے مگر واسطے اوس شخص کے کہ چاہے
اور راضی ہوا ز انجملہ اخطب نے روایت کی ہے سلمان سے کہا اوسنے کہ مین
داخل ہوا خدمت نبی مین اوسوقت کہ امام حسین ابن علی ران پر حضرت کے تھے
اور حضرت بوسہ لیتے تھے دونون آنکھون اور دونون لب کو اونکے اور
کہتے تھے اَنْتَ سَیِّدٌ اِبْنُ سَیِّدٍ اَبُو السَّادَاتِ اَنْتَ اَنْتَ اِمَامُ اِبْنُ اِمَامٍ اَبُو
الْاَئِمَّۃِ اَنْتَ اَنْتَ حُجَّۃُ اِبْنُ حُجَّۃٍ اَبُو حُجَجٍ تِسْعَۃٍ مِنْ صُلْبِکَ تَاسِعُہُمْ قَائِمُہُمْ یعنے تو
سید بیٹا سید کا باپ سادات کا تو ہے تو ہے امام بیٹا امام کا باپ اماموں کا
تو ہے تو ہے حجت خدا بیٹا حجت خدا کا باپ نو حجت خدا کا نوان اونکا قائم
اونکا ہے ابن ابی الحدید نے کہ جملہ مشاہیر اہل سنت سے ہین جلد اول
شرح نہج البلاغت مین کہا ہے کہ نزدیک ہم لوگون کے شک نہین ہے
اسمین کہ علی وصی رسول ہین اور نسبت دی ہے ساتھ عناد کے اوس
شخص کو کہ خلاف اسکے اعتقاد رکہے اور ایک جمع کثیر صحابہ سے اشعار
متضمن وصی ہونے اونحضرت کے نقل کئے ہین اور اون اشعار سے
کہ روایت کئے ہین عبداللہ ابن سفیان سے ایک مصرعہ یہ ہے مصرعہ
وَصِیُّ النَّبِیِّ وَابْنُ عَمِّہٖ ۔ ۱۔ اور عبدالرحمن بن جعیل سے یہ ہے مصرعہ عَلَیْنَا
وَصِیُّ الْمُصْطَفٰی وَابْنُ عَمِّہٖ ۔ ۱۔ اور ابوالہیثم سے یہ ہے مصرعہ اِنَّ الْوَصِیَّ
اِمَامُنَا وَوَلِیُّنَا ۔ ۱۔ اور اخطب خوارزم نے مناقب مین عبداللہ ابن رافع سے
روایت کی ہے کہ مدح مین اونحضرت کے کہا شعر عَلِیٌّ وَلِیُّ حَبِیْبِ الْمَجِیْدِ
وَصِیُّ النَّبِیِّ مِنَ الْعَالَمِیْنَا ۔ پوشیدہ نہین ہے کہ ہر عاقل و منصف کو

ان شواہد واضحہ سے کہ اس رسالہ مین مختصراً مثل یکے از ہزار کتب معتبرہ اہل
سُنت سے منقول اور مذکور ہوے جزم اور یقین حاصل ہوتا ہے کہ علی ابن
ابی طالبؑ امام اور مقتدائے خلق اور خلیفہ بلا فصل ہین اور بعد اونکے
گیارہ فرزند اونکے ایک بعد دوسرے کے اور یہ قول علمائے اہل سنت کا
کہ علی ابن ابی طالبؑ وصی رسولؐ علم مین تھے امام با فاصلہ نہ تھے ارباب
فہم سلیم کے نزدیک رکیک اور قابل عدم اعتنا ہے اسلئے کہ مراد وصی سے
سوا اسکے نہین ہے کہ شخص وصی متصدی امور موصی کا ہو بعد اوس کے
پس ہرگاہ حضرت رسولخداؐ نے حضرت علی مرتضیٰؑ کو وصی کیا تو چاہیے کہ
بعد رسول خداؐ کے احکام دین اور ہدایت امت اور حفظ شریعت بالکل
اونکے ساتھ تعلق رکھے نہ دوسرے کے ساتھ معہذا احادیث مذکورہ متضمن
معنے امامت اور خلافت کے بھی ہین اور سب دال ہین اسپر کہ جناب امیر
المؤمنینؑ علی ابن ابی طالبؑ بلا واسطہ اور بدون فصل امام اور خلیفہ
بعد رسالت مآبؐ کے ہین اور اوس تقدیر پر بھی کہ مراد علی سے وصے
علم مین ہے مدعا ثابت ہے اسواسطے کہ ہرگاہ وصی علم مین جناب امیر المومنینؑ
تھے تو وہ عالم احکام دین کے اور عارف قوانین شریعت اور حفظ ملت
حضرت رسولؐ کے تھے نہ غیر اونکا پس باوجود اونکے دوسرا کوئی ہرگز
مستحق خلافت کا نہین ہوسکتا الحمد للہ الذی جعلنا من المتمسکین بولایۃ
امیر المومنینؑ والائمۃ علیہم السلام مقصد دوم حالات مین بعض
اصحاب ذوی الاقتدار کے جانکہ اصحاب رسولخداؐ علے العموم ممدوح

ہنہیں ہین بلکہ بعض ائمین سے بالیقین مذموم ہین چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین
مین کہ متفق علیہ بخاری وسلم ہے عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسول خدا نے الا انہ سیجاء رجال من امتی فیوخذ بہم ذات الشمال
فاقول یارب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک الی آخرہ
اور آخر حدیث مین یہ عبارت ہے مرتدین علی اعقابہم حاصل معنے یہ ہے
کہ قریب ہے کہ کچھ لوگون کو میری امت سے اصحاب شمال مین کہ اہل جہنم مین
داخل کرینگے اور مین کہونگا اسے پروردگار میرے یہ لوگ اصحاب میرے
ہین پس فرمائیگا حق تعالے کہ تو نہین جانتا کہ ان لوگون نے کیا احداث کیا
ہے بعد تیرے جسوقت سے کہ یہ لوگ تجھہ سے جدا ہوے دین اور ملت سے
تیری پھر گئے اور یہی جمع بین الصحیحین مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
یرد علی الحوض رجال من امتی فیحلؤن عنہ فاقول یارب اصحابی فیقول
لا علم لک بما احدثوا بعدک انہم ارتدوا علی ادبارہم القہقری حاصل
معنے یہ ہے کہ وارد ہونگے حوض کوثر پر کچھ لوگ میری امت سے پس
نکالے جائینگے اوسوقت کہونگا مین کہ اسے پروردگار میرے یہ لوگ اصحاب
میرے ہین پس فرمائیگا حق تعالے نہین ہے علم تجھکو اوس چیز کا کہ
احداث کیا ہے ان لوگون نے بعد تیرے بتحقیق کہ یہ لوگ مرتد اور بیدین
ہو گئے اور اپنے کفر اصلی کیطرف پھر گئے اور ایسے مضمون کے بہت حدیثین
کتب معتبرہ اہل سنت مثل صحیح بخاری اور مناقب خوارزمی اور مسند
احمد حنبل وغیرہا مین بعبارت مختلف اور مضمون واحد منقول ہین پس

معلوم ہوا کہ اصحاب مین ایسے لوگ بہی ہین کہ بعد وفات حضرت رسول خدا کے
احداث بدعت شرع مین کیا اور مرتد ہو گئے پس اونین سے جناب ابوبکر
اور جناب عمر اور جناب عثمان ہین ان بزرگوارون کی شان مین اخبار
احداث بدعت کتب معتبرہ اہل سُنت وجماعت مین کثرت سے ہین کہ
اِس رسالہ مختصر مین گنجایش نقل کے نہین ہے از انجملہ عبد الرحیم
بلستانی نے منتخب جامع الاصول سے اور موطاے مالک سے اپنے رسالہ
ارشاد الحنفا مین روایت ابو نصر کو نقل کیا ہے کہ جس روز جنگ احد
واقع ہوے بہت صحابہ سے شہید ہوے ایک مقام مین نعشین انکے
جمع کین حضرت رسول خدا وہان تشریف لاے اور نیکوی عاقبت پر انکی
شہادت دے تو ابو بکر نے کہا اے رسول خدا آیا نہین ہین ہم لوگ
بہائی انکے ایمان لاے ہم لوگ جیسا کہ یہ ایمان لاے ہین اور جہاد کیا ہے
ہم لوگون نے جیسا کہ ان لوگون نے جہاد کیا ہے حضرت رسول خدا نے
فرمایا ہان ایسا ہی ہے لیکن مین نہین جانتا کہ کیا احداث کروگے شرع
مین بعد میرے پس روے ابو بکر اور کہا ہم لوگ احداث کرنیوالے
ہین بعد آپ کے از انجملہ جمع بین الصحیحین مین ہے کہ ابو بکر تقسیم کرتے تہے
خمس کو موافق تقسیم پیغمبر کے مگر نہین دیتے تہے اقرباے پیغمبر کو
جس طرح سے کہ پیغمبر دیتے تہے از انجملہ نکال ڈالا اصحاب ثلثہ نے حیّ
عَلیٰ خَیرِ العَمَل کو اذان اور اقامت سے اور زیادہ کیا اَلصَّلوٰۃُ
خَیرٌ مِّنَ النَّوم کو جیسا کہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین لکہا ہے از انجملہ

احمد حنبل نے مسند مین لکھا ہے کہ سید انبیا ہرگز بعد غسل جنابت وضو نہین
کرتے تھے اور صحیح سجستانی اور حلیہ ابونعیم مین حضرت رسول خدا سے
روایت کی ہے کہ جو شخص کہ وضو کرے بعد غسل جنابت کے وہ اہل اسلام
اور اُمت سے ہماری نہین ہے اور اصحاب ثلثہ نے خلاف اسکے حکم دیا
اور یہ بدعت ابتک جاری ہے ازانجملہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین روایت
کی ہے کہ سید کائنات نماز ظہرین اور مغربین کو ملا کے پڑھتے تھے اور
اصحاب ثلثہ نے اس حکم کو ناجایز قرار دیا ہے ازانجملہ جمع بین الصحیحین مین
ہے کہ منع جبریہ تین سے کیا کہ ہمراہ میت کے نہو باوجود اس کے کہ
صحاح مین ہے کہ حضرت رسول خدا نے حکم دیا تھا ازانجملہ مسند احمد حنبل
اور جمع بین الصحیحین مین ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ پیچھے جنازہ
کے چلو اور حضرت پیچھے جنازہ کے چلتے تھے برخلاف اسکے حکم دیا کہ
آگے جنازہ کے چلین اور اگرچہ اکثر ان بدعتون سے زمانہ جناب ابوبکر
مین جاری ہوئین لیکن ساتھ کوشش جناب عمر کے اور جناب عثمان بھی
اون بدعتون پر عمل کرتے رہے ازانجملہ تفسیر کشاف اور جمع بین الصحیحین
مین ہے کہ بروز چہارم خلافت اپنے عمر نے منبر پر کہا کہ جو شخص کہ مہر
اپنی زوجہ کا چار سو درہم سے زیادہ قرار دے اوسکو لیکے داخل
بیت المال کرونگا ایک عورت نے کہا کہ تو منع کرتا ہے اوس چیز
کو کہ جو خدا نے قران مجید مین حلال کیا ہے واسطے ہمارے اور اس
آیت کو پڑھا ان اٰتیتم احدٰھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا عمر

شرمندہ ہوے اور روے اور کہا کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات
فی الحجال یعنے سب لوگ فقیہ زیادہ ہین عمر سے یہان تک کہ عورتین گہرونکی
مین از انجملہ تفسیر کشاف اور جمع بین الصحیحین مین ہے کہ عمر نے اپنے زمانہ خلافت
مین حکم ساتھہ رجم زن حاملہ کے کیا حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اگر تجھکو
اس عورت پر سلطنت ہے نہین ہے سلطنت اوپر جو اوسکے شکم مین ہے
عمر نے کہا لولا علیؑ لہلک العمر یعنے اگر نہوتے علیؑ تو عمر ہلاک ہو جاتا از انجملہ
مسند احمد حنبل مین ہے کہ عمر نے اپنے عہد خلافت مین چاہا کہ مجنون پر حد جاری
کرے امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ حد اوسکو نہ مار کہ اوٹھا یا گیا ہے قلم مجنون
سے عمر نے کہا لولا علیؑ لہلک العمر اسی طرح سے بہت سے مقدمات مین
او ربدعت اور جہل جناب خلیفہ ثانی کا ظاہر ہوا اور حضرت امیر المومنینؑ
نے تنبیہ فرمائی اور جناب خلیفہ ثانی نے وہی کلمہ کہا یہان تک کہ ستر
مرتبہ سے زیادہ نوبت اس کلمہ کے کہنے کی آے از انجملہ جمع بین الصحیحین مین
ہے کہ ایک شخص نے عمر سے پوچھا کہ ہر گاہ جنب ہوئین اور پانی نہ پاؤن
مین کیا کرون عمر نے کہا کہ نماز نہ پڑہ پس عمار یاسر نے اس غلط پر تنبیہ
کیا اور کہا کہ تیمم کرنا چاہئے افسوس ہے کہ اس حکم ضروری اور
مشہوری سے بہی جناب خلیفہ ثانی آگاہ نہ تہے اور آیت قرانی
فلم تجدوا ماء فتیمموا کو نہین جانتے تہے یعنے نہ پاؤ پانی تو تیمم کرو از انجملہ
جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے جابر ابن عبد اللہ انصاری سے
ساتھہ اس مضمون کے کہ کہا اوسنے کہ حج تمتع اور متعہ عورتون سے

کرتے تھے ہم لوگ زمانہ رسول خدا مین اوسوقت تک کہ جب عمر نے
منع کیا دونون کو اور کہا عمر نے کہ جو عورتون سے متعہ کریگا مین اوسکو
سنگسار کرونگا اور کتاب مذکور مین روایت کی ہے کہ ابن عباس
حکم کرتے تھے متعہ کرنیکا اور صحیح ترمذی مین روایت کی ہے کہ ایک
مرد شامی نے ابن عمر سے پوچھا کہ متعہ عورتون سے حلال تہا اوس نے
کہا حلال ہے پس اوس مرد نے کہا کہ باپ نے تیرے منع کیا ہے متعہ
کرنیکو ابن عمر نے جواب مین کہا کہ مین رسول خدا کی سنت کو باپ کے
کہنے سے ترک نہین کرتا اور احمد حنبل نے مسند مین اور حافظ ابونعیم نے
حلیہ مین روایت کی ہے عمر ابن حصین سے کہ نازل ہوا کتاب خدا مین
حکم متعہ کرنیکا اور کیا ہم لوگون نے زمانہ رسول خدا مین اور نازل
نہین ہوا قران مین حرام ہونا متعہ کا اور پیغمبر نے بہی منع نہین کیا متعہ
کرنیکو اوسوقت تک کہ دنیا سے رحلت کی اور مشہور ہے اور کتب
اہل سنت مین مذکور ہے کہ جناب عمر نے فرمایا اَلْمُتْعَتَانِ کَانَتَا فِی
عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَنَا اُحَرِّمُہُمَا عَنْہُمَا وَاُعَاقِبُ عَلَیْہِمَا مُتْعَۃُ النِّسَاءِ وَمُتْعَۃُ الْحَجِّ
یعنے دو متعہ تہے زمانہ رسول خدا مین اور مین منع کرتا ہون دونون
کام کو اور سزا دیتا ہون لوگون کو دونون کام کرنے پر وہ متعہ
کرنا عورتون سے ہے اور حج تمتع کرنا تعجب ہے کہ جو چیز کہ خدا اور
رسول اوسکو حلال کرے جناب خلیفہ ثانی کون ہوتے ہین کہ اوسکو
حرام کرین باوجود اس کے کہ خود بہی معترف ہون اوسکے حلال

ہونے ہیں ازانجملہ جب عمر نے احداث کیا تراویح کو شبہاے رمضان مین
چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین مسند ابوہریرہ سے باتفاق بخاری
ومسلم اور کتاب کامل مین ابن اثیر نے واقدی سے روایت کی ہے
کہ بعد اوس کے کہ عمر نے وضع نماز جماعت کے نافلہ رمضان مین ایک
شب عمر کے ساتھ مسجد مین گیا مین دیکھا مینے کہ لوگ نافلہ کو بجماعت
پڑہتے ہین پس کہا عمر نے نعمۃ البدعۃ یعنے خوب چیز ہے بدعت حالانکہ
جمع بین الصحیحین مین جابر ابن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ کہا رسولخدا
نے کل بدعۃ ضلالۃ یعنے ہر بدعت گمراہی ہے اور ابن حجر نے صواعق
مین حافظ ابونعیم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اہل البدعۃ
شر الخلق والخلیقۃ یعنے اہل بدعت بدترین خلایق ہین اور ابن
حجر نے ابوحاتم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اہل البدع
کلاب النار یعنے اہل بدعت کتے ہین جہنم کے اور ابن حجر نے طبرانی
سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا من وقر صاحب بدعۃ
فقد اعان علی ہدم الاسلام یعنے جسنے تعظیم اور توقیر کی اہل بدعت
کی پس تحقیق کہ اوسنے مدد کی خرابی اسلام ازانجملہ نماز جنازہ مین
پانچ تکبیرین تہین چار تکبیرین مقرر کین چنانچہ ابوہلال عسکری نے کہ
علماے اہل سنت سے ہے کتاب اوائل مین لکہا ہے کہ اول وہ
شخص کہ لوگون کو امر کیا نماز میت مین ساتھ چار تکبیرون کے عمر
ابن خطاب تہا ازانجملہ جناب عثمان نے سفر مین چار رکعت نماز قرار

دے چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں روایت کی ہے مسند عبدالله
بن عمر سے کہ کہا نماز کیا رسول خدا نے ہم لوگون کے ساتھ نماز
مسافری وغیرہ میں دو رکعت اور ایسے طرح ابو بکر اور عمر اور عثمان
بھی اوّل خلافت میں ایسا ہی کیا بعد اسکے عثمان نے چار رکعت
اور جمع بین الصحیحین میں متفق علیہ بخاری اور مسلم سے روایت کی ہے
بفرمودہ رسول خدا نماز سفر میں دو رکعت ہے اور حضر میں چار رکعت
از انجملہ صحیح مسلم میں روایت کی ہے تفسیر سورہ احقاف میں کہ ایک
عورت نے شوہر کیا اور بعد چھ مہینے کے لڑکا جنے جب خبر عثمان کو ہوئی
سنگسار کرنیکا حکم دیا پس علی ابن ابی طالبؑ نزدیک عثمان کے آئے
منع کیا اور فرمایا کہ حق تعالے نے قران مجید مین فرمایا ہے وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ
یعنے مدت دودہ پینی کے دو سال ہین اور دوسری جگہ حق تعالے نے
فرمایا ہے وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا یعنے مدت حمل اور دودہ پینی کے
تیس مہینے ہین اور خارج کرو چھ مہینے واسطے حمل کے باقی رہتے ہین پس ہر گاہ
حق تعالے نے مدت حمل کے چھ مہینے فرمایا تو کسواسطے بندہ خدا کو سنگسار
کرتا ہے فقط یہ احداث جناب خلیفہ ثالث کا صریح خلاف حکم خدا تھا حق تعالے
نے قران مین فرمایا ہے وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ
یعنے جو لوگ حکم نکرین ساتھ اوس چیز کے کہ حق تعالے نے نازل کیا
ہے پس یہ لوگ کافر ہین اور دوسرے جگہ فرمایا ہے فَأُولٰئِكَ هُمُ
الظَّالِمُوْنَ یعنے پس یہ لوگ ظالم ہین اور تیسرے جگہ فرمایا ہے

فاولئک ہم الفاسقون یعنے پس یہ لوگ فاسق ہین پس اوس روایت
اور ان آیات قران سے کفر اور ظلم اور فسق جناب خلیفہ ثالث کا ظاہر
ہے اور جان کہ علاوہ اخبار احداث بدعت کے حالات مین ان تینون
صاحبون کے اس کثرت سے اخبار اور آثار ظلم اور فسق اور کفر اور
نفاق اور ناقابل خلافت ہونے کے کتب معتمدہ اہل سُنت مین مذکور ہین کہ
اگر تہوڑے اونہین سے نقل کئے جائین تو ایک کتاب ضخیم بنجائے
لیکن نظر بحال اختصار اس رسالہ کے چند اخبار مثل مشتی نمونہ
از خروارا اور اندکے از بسیار پر اکتفا کیجاتی ہے از انجملہ نصر ابن
مزاحم نے کتاب صفین مین اور ابن اسیر نے اپنے کتاب تاریخ مین
اور ابن ابی الحدید وغیرہم اکابر علمائے اہل سنت نے نقل کیا ہی
کہ علی بعد وفات رسولؐ خدا کے فرماتے تھے کہ اگر چالیس شخص
صاحبان عزم سے پاتا مین تو جہاد کرتا ابو بکر سے از انجملہ بخاری نے
کتاب الادب مین اور سیوطی نے تفسیر در منثور مین روایت کی ہے کہ
ایک روز حذیفہ اور ابو بکر خدمت مین رسولؐ خدا کے آئے جب حضرت نے
اونکو دیکھا فرمایا کہ شرک مخفی ہے تم مین مثل چونٹے کے چال کے
ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ شرک وہ ہے کہ ہم عبادت مین شریک
کرین غیر خدا کو اور ایسا نہین ہے فرمایا کہ شرک چہپا ہے تم مین
مثل چونٹے کے چال کے از انجملہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین اور صاحب
مشکوۃ اور ثعلبی اور طبری اور واقدی اور بخاری اور مسلم ہر ایک نے

اپنے کتاب مین لکہا ہے کہ جب صلح حدیبیہ ہوے تو عمر نے کہا ما شککت
منذ یوم اسلمت الا یومئذ یعنے نہین ہوا تہا شک مجہے نبوت مین گر
آجکے روز پس شک نہین کہ شک کرنیوالا نبوت مین مسلمان نہین
ہے از انجملہ کتاب احیاء العلوم غزالی اور فتوحات شیخ محی الدین
اور ریاض النفس اور تہذیب الخلق اور کتاب سواد و بیاض و
بخاری مین روایت کی ہے کہ بنابر اوس کے کہ رسول خدا نے
منافقین کو حذیفہ سے کہدیا تہا عمر نے حذیفہ سے پوچہا کہ ہم منافق
ہین یا نہین اسے معلوم ہوا کہ خود جناب خلیفہ ثانی کو احتمال اپنے
منافق ہونیکا تہا از انجملہ حافظ ابو نعیم نے کتاب حلیۃ الاولیا مین
روایت کی ہے کہ حالت نزع مین عمر کہتے تہے لیتنی کنت من القوم
فسمنونی ثم جاءہم احب قومہم الیہم فذبحونی و جعلوا النصفی شواء
والنصفی قدیرا و اکلونی فاکون عذرۃ ولا اکون بشرا یعنے کاش
مین گوسفند ہوتا قبیلہ سے مجہکو فربہ کرتے پس کوئی شخص سب سے
زیادہ دوست اونکا ہوتا اونکے ملاقات کے واسطے آتا مجہکو ذبح
کرتے اور نصف بدن کو میرے کباب کرتے اور نصف بدن کو
میرے خشک کرے کہ دوسرے وقت کہاوے پس گو ہوتا مین
اور آدمی نہوتا مین یہ روایت قریب ہے مضمون سے اس آیت
قرانی کے ویقول الکافر یا لیتنی کنت ترابا یعنے کہیگا کافر کاش
کہ ہوتا مین مٹی از انجملہ جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے مسند عبد اللہ

ابن عباس سے کہ عمرنے وقت وفات کے عبداللہ ابن عباس سے کہا کہ یہ
رونا اور بیقراری جو مجھ سے دیکھتا ہے تو بسبب تیرے اور تیرے اصحاب
کے ہے یعنے بنی ہاشم پر جو مینے ظلم کیا ہے اوسکے سبب سے ہے اور
کتب اہل سُنت مین روایت کی ہے کما من محتضر یحتضر الا یری مقعدہ
من الجنۃ والنار یعنے کوئی صاحب حالت نزع نہین ہے مگر یہ کہ جگہہ
اپنی بہشت یا دوزخ مین دیکھتا ہے از انجملہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے
کہ عمرنے علی اور عباس سے کہا فلما توفی رسول اللہ قال ابوبکر انا
ولی رسول اللہ فجئتما تطلب انت میراثک من ابن اخیک ویطلب
ہذا میراث امراتہ من ابیہا فقال ابوبکر قال رسول اللہ ما نورث
ما ترکناہ فہو صدقۃ فرایتما کاذبا اثما غادرا خائنا ثم توفی ابوبکر
فقلت انا ولی رسول اللہ وولی ابی بکر فرایتمانی کاذبا اثما غادرا
خائنا حاصل معنے یہ ہے کہ جسوقت کہ وفات پائے رسول خدا نے
کہا ابوبکر نے کہ مین ہون ولی رسول خدا پس آئے تم دونون اے
عباس تم طلب کرتے تھے میراث اپنی بھتیجے کے طرف سے اور
علی طلب کرتے تھے میراث اپنی زوجہ کی اونکے باپ کے طرف سے
پس کہا ابوبکر نے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کچھ کہ چھوڑا ہے مینے
صدقہ ہے میراث نہین ہے پس جانا تم دونون نے اوسکو جھوٹھا
گنہگار غدر کرنیوالا اور جب ابوبکر مر گئے کہا کہ مین ہون ولی
رسول خدا کا اور ولی ابوبکر کا پس جانا تم دونون نے مجھکو جھوٹھا

گنہگار عذر کرنیوالا خیانت کرنیوالا اور شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی
پدر صاحب تحفہ نے کتاب خزاین الحکمیہ مین لکھا ہے کہ علی ابن ابی طالب
اور عباس وارثان حکمت اور عصمت اور وجاہت سید المرسلین اور
قطب اور امام اور مستنیر بنور نبوت تھے پس ایسے شخصون سے
محال ہے کہ بلا وجہ جناب شیخین کو جھوٹا اور گنہگار اور عذر کرنیوالا
اور خیانت کرنیوالا سمجھا چنانچہ خود جناب عمر نے اقرار اسکا کیا اور کتاب
صحیح مسلم مین یہ حدیث رسول خدا کی ابوہریرہ سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسول خدا نے کہ نشان منافق کے تین ہین اگرچہ روزہ رکھے
اور نماز پڑھے اور اپنے کو زعم کرے کہ مسلمان ہے اور وہ تین
خصلتین یہ ہین کہ جھوٹ بولے اور خلاف وعدہ کرے اور امانت
مین خیانت کرے اور قران مین ہے وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ
لَکَاذِبُوْن یعنے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بتحقیق کہ منافقین جھوٹے
ہین اور بہی قرآن مین ہے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن یعنے لعنت خدا
جھوٹون پر ازانجملہ جمع الجوامع سیوطی اور کنز الاعمال ملا علی متقی
اور سیر صحابیین مین مذکور ہے کہ غزوہ طایف مین رسول خدا
نے ساتھ امیر المومنین کے تادیر مناجات کی اور اسرار الٰہی اونکو
کہے تو شیخین نے حسد کیا اور اونکو ناگوار ہوا اور رسول خدا پر
طعن کیا اور کنز الاعمال مین منقول ہے کہ جو کوئی حسد حضرت امیر کا
کرے پس اوسے حسد رسول خدا کا کیا اور جسنے حسد رسول خدا کا

وہ کافر ہے از انجملہ صحیح مسلم مین ہے کہ ایک مال کے تقسیم مین اور کتاب
ازالۃ الخفا تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب مین درباب نماز کرنے
رسول خدا کے عبد اللہ ابی پر اور کتاب حجۃ البالغہ تصنیف شاہ صاحب
موصوف مین درباب صلح حدیبیہ کے اور صحیح بخاری مین قصہ حاطب بن
بلیعہ مین لکھا ہے کہ عمر نے رسولخدا کے فعل پر اعتراض کیا اور صاحب
کتاب ملل ونحل نے لکھا ہے کہ اعتراض کرنا افعال رسول خدا پر نشان
منافقین ہے از انجملہ خطبہ مشہور بشقشقیہ ہے کہ اس خطبہ مین حضرت
امیر المومنین نے حال غصب خلافت اور ظلم خلفاء ثلثہ کو بیان فرمایا ہی
اور فقرہ اول اوس خطبہ کا یہ ہے اَمَا وَاللہِ لَقَد تَقَمَّصَہَا ابن ابی قحافۃ
وَاِنَّہ لَیَعلَمُ اَنَّ مَحَلّی مِنہَا مَحَلُّ القُطبِ مِنَ الرَّحیٰ حاصل معنے یہ ہے کہ
آگاہ ہو خدا کی قسم کہ پہنا جامہ خلافت کو ابن ابی قحافہ نے اور حالانکہ
وہ جانتا تھا کہ بتحقیق کہ مین نسبت خلافت کے بمنزلہ میخ آسیا کے
ہون چونکہ عبارت خطبہ کی طویل ہے لہٰذا نظر بحال اختصار اس رسالہ کے
نقل اوسکی مناسب معلوم نہین ہوئے جس شخص کو ملاحظہ کرنا کل اوس
عبارت خطبہ کا منظور ہو شرح ابن ابی الحدید مین فقرہ اول مذکور
کے نشان سے ملاحظہ کرے اکابر علمائے اہل سنت مثل ابن عبد ربہ
نے خیروراع کتاب عقد مین اور ابو ہلال عسکری نے کتاب اوایل
مین اور علامہ قوشجی نے شرح تجرید مین اور ملا سعد الدین تفتازانی
نے شرح مقاصد مین اور ابن اثیر جزری نے نہایت اللغات مین اور

محمد طاہر گجراتی نے مجمع البحار مین اور ابن خشاب نے درس مین اور
ابن ابی الحدید مدنی نے شرح نہج البلاغۃ مین اور صاحب قاموس نے
اپنی کتاب لغت مین اعتراف اور یقین کیا ہے کہ یہ خطبہ امیر المومنین ع
علی ابن ابی طالب سے ہے اور صاحب قاموس نے کتاب لغت مین
لکہا ہے کہ خطبہ شقشقیہ علویہ کو اسواسطے شقشقیہ کہتے ہین کہ ابن عباس نے
درخواست کی تہی کہ کاش اتمام کو پہونچاتے اپنے مقالہ کو حضرت امیر
المومنین ع نے فرمایا یا ابن عباس تلک شقشقۃ ہدرت ثم قرت حاصل
معنے یہ ہے کہ اے ابن عباس گیا جو کچہ کہ دیکہا تو نے وہ ایک حالت
تہی شقشقہ شتر کی کہ خوشی کی وقت مین حرکت مین آیا ایک آواز
غریب اوسنے ظاہر ہوے اور بعد اسکے ساکن ہوا ابن ابی الحدید نے
اس خطبہ کی شرح مین بعض علماء سے اپنے نقل کیا ہے کہ وہ عالم
کہتا تہا کہ اگر مین اوسوقت مین ہوتا تو ابن عباس سے کہتا کہ تمہارے
بچچا کے بیٹے نے مذمت مین اصحاب کبار کے کس چیز کو چہوڑا کہ تم آرزو
اوسکی کرتی ہو از انجملہ ابن قتیبہ شیخ معتمد الروایت اہل سنت نے
کتاب سیاست باب امامت ابو بکر مین لکہا ہے کہ انکار کیا علی ابن
ابی طالب نے بعیت ابو بکر سے اور جب علی سے بعیت چاہے تو علی نے
کہا انا احق بہذا الامر منکم لا ابایعکم وانتم اولی بالبیعۃ لی وتاخذون
ہذا الامر منا اہل البیت غصباً حاصل معنے یہ ہے کہ ہم سزاوار زیادہ
ہین ساتھ امر امامت کے تم سے بعیت نکرونگا مین تمہارے اور

حالانکہ تم لوگ سزاوار زیادہ ہو ساتھ ہماری بیعت کرنیکے اور ساتھ غصب کیے
حق کو ہمارے کہ ہم اہل بیت رسولؐ ہین ہمسے لیتے ہو او سوقت عمر سے
فرمایا اُشدد لہ الیوم لیرد علیک غدا یعنے سخت پکڑ آجکے روز واسطے ابو
بکر کے امر خلافت کو تاکہ خلافت پھیر دے وہ تجکو دے کل کے روز بعد اسکے
ابن قتیبہ نے لکہا ہے کہ حضرت نے کہا واللہ یا عمر لا اقبل ذلک ولا ابایعہ
یعنے خدا کی قسم اے عمر کہ قول تیرا قبول نکرونگا مین اور نکرونگا
مین بیعت ابو بکر سے بعد اسکے روایت کی ہے کہ اوس حضرت نے اوس
محفل مین کہا یا معاشر المہاجرین لا تخرجوا سلطان محمدؐ فی العرب من
دارہ الی بیوتکم یعنے اے جماعت مہاجرین باہر مت لیجاؤ سلطنت محمدؐ کو
اونکے گہر سے اپنے گہرونمین از انجملہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری مین ہے کہ
عمر نے اپنے عہد خلافت مین کہا کہ کانت بیعۃ ابی بکر فلتۃ وقی اللہ
المسلمین شرہا فمن اعاد الی مثلہا فاقتلوا یعنے بیعت کرنے ساتھ ابو بکر
کے ناگہانی اور بے سمجھے ہوئے محفوظ رکہا خدا نے مسلمانونکو شر سے
اوس بیعت کے اگر پھر کوئی ایسا کرے تو قتل کرو اوسکو از انجملہ
صاحب کتاب الاموال نے موافق روایت ابن ابی الحدید اور قاسم
بن سلام کے روایت کی ہے کہ ابو بکر نے منبر پر کہا اقیلونی ولست
بخیرکم و علی فیکم یعنے چہوڑو اور فسخ کرو میرے بیعت کو اسواسطے
کہ مین بہتر تم لوگون سے نہین ہون اور حالانکہ علیؑ تم لوگون مین
موجود ہین از انجملہ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت مین روایت

کی ہے کہ عمر نے کہا واللہ ما ادری خلیفۃ انا ام ملک یعنے خدا کی قسم نہین جانتا مین کہ مین خلیفہ ہون یا بادشاہ ازانجملہ کامل التاریخ مین شیخ ابن اثیر سے مذکور ہے کہ عمر نے سلمان سے پوچھا کہ آیا مین بادشاہ ہون یا خلیفہ سلمان نے جواب مین کہا کہ اگر ایک درم بھی مال سے مسلمانون کے بغیر حق کے تو نے صرف کیا ہوگا تو خلیفہ نہین ہے یہ سنکے عمر روئے اور حال یہ تھا کہ جناب خلیفہ ثانی نے خلاف حکم خدا اور رسول کے تصرفات بہت کئے تھے حصہ مہاجرین کا زیادہ انصار سے قرار دیا تھا اور خمس حق سادات کو منع کر کے خود لیتے تھے چنانچہ بروایت ابن عبد البر کتاب استیعاب مین ہے کہ بعد وفات جناب خلیفہ ثانی کے ہر ایک اونکی زوجہ کو کہ بروایتے تین اور بروایتے چار تھین ترای تراسی ہزار اشرفیان آٹھوان حصہ اونکے مال متروکہ سے ملین ازانجملہ ابن قتیبہ نے کتاب امامت اور سیاست مین روایت کی ہے کہ جنگ نہروان مین ایک شخص خدمت مین حضرت امیر المومنین کے آیا اور عرض کرنے لگا کہ آپ بیعت کرونگا کتاب خدا اور سنت پیغمبر اور سنت ابو بکر اور عمر پر قال امیر المومنین ما دخل لسنۃ ابی بکر و عمر فی کتاب اللہ و سنۃ رسول اللہ انما کانا عاملین بالجور حیث عملا یعنی حضرت امیر المومنین نے فرمایا کیا دخل ہے سنت ابو بکر اور عمر کو کتاب خدا اور سنت رسول خدا مین نہ تھے ابو بکر اور عمر مگر دو عامل ساتھہ ظلم کے ازانجملہ ابو داؤد سجستانی نے اپنے سنین مین

اور ترمذی نے اپنے صحیح مین اور مسلم اور حمیدی اور احمد حنبل ہر ایک نے
اپنی کتاب مین روایت کی ہے کہ حالت بیماری رسول خدا مین جب
ابو بکر نے اپنے بیٹی عایشہ کے کہنے سے پیش نمازی کی اور رسولخدا کو
معلوم ہوا تو اوسے حالت بیماری مین فضل ابن عباس کے دوش پہ
ہاتھ رکھکے مسجد مین تشریف لائے اور ابو بکر کو پیش نمازی نکرنے دی
پس حضرت رسول خدا نے ابو بکر کو قابل پیش نمازی بھی نہ سمجھا
کہ بنا بر مذہب اہل سُنت کے ہر فاسق اور فاجر پیش نماز ہو سکتا ہی
ازانجملہ جمع بین الصحیحین اور مشکوۃ اور ملل و نحل مین روایت کی ہے
کہ ابن عباس روتے تھے اور کہتے تھے کہ بتحقیق کہ مصیبت اور
تمام مصیبت وہی تھے کہ مانع ہوے رسول خدا کو لکہنے سے اور کہا
رسول خدا کو کہ ہذیان کہتے ہین ازانجملہ ابن ابی الحدید نے شرح
نہج البلاغت مین روایت کی ہے ابن عباس سے کہ ابن عباس نے
کہا کہ گیا مین عمر ابن خطاب کے گھر مین اول خلافت مین اوسکی خبر علی
ابن ابی طالب کی جہت سے پوچھے اور کہا اعتقاد اونکا یہ ہی کہ رسولخدا نے
امامت کو اونپر مقرر کیا مینے کہا ہان اور مینے اپنے باپ سے بھی
پوچھتا تھا اونے کہا علی سچ کہتے ہین پس عمر ابن خطاب نے کہا بتحقیق
کہ چاہا رسول خدا نے کہ مرض الموت مین تصریح ساتھ اسم
علی کے کرین پس مین مانع ہوا بسبب اسکے کہ قریش اونکی طرف
گرویدہ نہونگے اور ابن ابی الحدید نے کہاہے کہ اس روایت کو

باسناد ذکر کیا صاحب تاریخ بغداد نے اپنی کتاب مین از انجملہ اخطب
خوارزم نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے ساتھ اسناد کے عبد اللہ
ابن مسعود سے ساتھ اس مضمون کے کہ کہا تھا مین ساتھ رسول خدا کے
اوس حالت مین کہ مدینہ سے بجانب صحرا متوجہ ہوے پس اونحضرت نے
ایک آہ کھینچی کہا مینے یارسول اللہ کیا ہے آپکو کہ آہ کھینچتے ہین اون
حضرت نے فرمایا اے ابن مسعود دل میرا موت کی گواہی دیتا ہے
کہا مینے یارسول اللہ خلیفہ کرو اونحضرت نے فرمایا کہ کسکو خلیفہ کرون
کہا مینے ابوبکر کو پس چپ رہے بعد اوسکے ایک آہ کھینچی پھر پوچھا
مینے اونحضرت نے وہی جواب دیا کہا مینے یارسول اللہ کسکو خلیفہ کرو
اونحضرت نے کہا کہ کسکو خلیفہ کرون کہا مینے عمر ابن خطاب کو پس چپ
ہوے اور بعد اوسکے ایک اور آہ کھینچی اور جب مینے پوچھا اونحضرت نے وہی جواب
دیا کہا مینے کسیکو خلیفہ کرو فرمایا کسکو خلیفہ کرون مین کہا مینے علی ابن ابی
طالب کو اونحضرت نے فرمایا اوہ ولن تفعلوا ذلک ابدا واللہ
لئن فعلتموہ لید خلنکم الجنۃ حاصل معنے یہ ہے کہ اطاعت اوسکی نکروگے
ہرگز بلکہ دوسرے کو خلیفہ بناؤگے خدا کی قسم اگر اوسکی خلافت
پر راضی ہوتے تو ہر آئینہ داخل کرتا وہ تم لوگون کو جنت مین از انجملہ
بلاذری نے نقل کیا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوے عبد اللہ
عمر نے اوسکو لکھا کہ من عبد اللہ بن عمر الی یزید بن معاویۃ اما بعد
لقد عظمت الرزیۃ الخ حاصل معنے یہ ہے کہ یہ نامہ ہے عبد اللہ بن عمر سے

یزید بن معاویہ کو آنا بعد بڑا واقعہ ہوا اور بڑی مصیبت واقع ہوے اور
ایسا حادثہ اسلام مین ہوا کہ سب حادثون سے عظیم ہے اور جو روز
کہ حسینؑ پر گذرا مثل اوس روز کے کوئی روز نہو گا کچہ جانتا ہی
کہ تجھ سے یہ کیا کام ظہور مین آیا پس یزید نے جواب مین لکھا کہ اما
بعد یا احمق فَاِنَا جِئنَا اِلیٰ بُیُوتٍ مجددۃ وَ فرُوشٍ مُمہّدۃ الخ حاصل
معنے یہ ہے کہ جان اے احمق کہ مجھکو آرزو دنیا اور زینت دنیا کی
تہے حاصل ہوے مجھکو مکانات بلند اور قصرہاے رفیع اور فرشہاے
نفیس اور تکیہ ایک دوسرے پر رکہے ہوے اور جو کچہ کہ لوازم
عیش دنیا سے تہے میرے واسطے حاصل اور مہیا ہوے پس اگر
یہ حق ہمارا تہا تو حق پر ہمنے جدل کیا اور اگر حق دوسرے کا تہا تو باپ
تیرا پہلا وہ شخص تہا کہ ظلم بانی ہوا اور یہ سب میوے اوسے درخت
کے ہین کہ اوسنے نصب کیا اور حاصل اوسے تخم کے ہین کہ اوسنے
بویا بد کیا اوسینے کہ امیر المومنین اپنا لقب کیا اور یہ مخصوص دوسرے
شخص کے لئے تہا پس تجھکو اعتراض اپنے باپ پر کرنا چاہئے نہ مجہپر
از انجملہ عبد ربہ نے کتاب عقد مین لکہا ہے کہ عمر بن خطاب نے عمرو عاص
کو عامل مصر کا کیا عمر بن خطاب کو خبر پہنچی کہ عمرو عاص نے بہت
مال جمع کیا ہے کسیکو بہیجا کہ اوس سے لے پس عمرو عاص نے کہا
قبح اللہ زمانا عمل فیہ عمرو بن عاص لعمر بن خطاب واللہ انی
لاعرف الخطاب یحمل علی راسہ حزمۃ من حطب وعلی ابنہ مثلہ ولیغنے ربون

کرے حق تعالےٰ اوس زمانہ کو کہ عمر و عاص عامل عمر ابن خطاب کا
ہو خدا کی قسم مینے دیکہا ہے کہ عمر اور باپ اوسکا دونون بوجہا
لکڑی کا سر پر رکھہ کے بیچتے تہے اور ابن ابی الحدید نے اس
نقل کو اسطرح لکہا ہے کہ لعنت اوس زمانہ پر کہ مین عامل ابن
خطاب کا ہون خدا کی قسم کہ مینے دیکہا ہے کہ دونون عبائے کہنہ
اور گندہ پہنے ہوئے تہے کہ گھٹنے تک نہ پہونچتے تہے اور دونون کے
گردن پر بوجہا لکڑی کا تہا اور باپ میرا لباس ریشمی اور ناز و
نعمت مین غرق تہا اب وہ خلیفہ ہے اور مین عامل اوسکا ہون آزانجملہ
عبد ربہ نے جلد دوم مین کتاب عقد کے لکہا ہے کہ عمر زمانہ خلافت
مین اپنے رستہ مین چلا جاتا تہا ایک عورت قریشیہ نے اوس سے
کہا کہ اے عمر کہڑا ہو جب عمر کہڑا ہوا تو اوس عورت نے کہا کہ
ایک مدت تک مین تجہکو عمیر جانتے تہے اور لوگ نام تیرا ساتہہ
تصغیر کے لیتے تہے یعنی مثل مردک کے بعد اوسکے عمر ہوا تو اور
ایک مدت تک تو عمر کہا گیا اب تو امیر المومنین ہوا اور تجہکو اس نام
سے پوکارتے ہین اے پسر خطاب خدا سے نہین ڈرتا ہے تو لوگون
کے حال پر ساتہہ عدالت کے نظر کر تو کہ عنقریب تو رہیگا اور نہ یہ
حکومت از انجملہ حمیدی نے کہ رئیس مفسرین اہل سنت ہین اپنے
تفسیر مین اس قول حق تعالےٰ کے وَلَا تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا
لکہا ہے کہ جائز نہین ہے کسیکو بعد پیغمبر خدا کے کہ اونکی عورتون سے

نکاح کرے اور عورتین اونکی امت پر ہمیشہ کے لئے حرام ہین اور دوسرے
جگہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہَاتُہُمْ یعنے عورتین پیغمبر خدا کے تمہارے
مائین ہین اور سدی نے کہ رئیس محدثین اہل سنت ہین نقل کیا ہے کہ
عثمان نے طلحہ سے کہا کہ واللہ جب محمد مرینگے ہم لوگ عورتون پر اون کی
قرعہ ڈالین گے مین ام سلمہ کو چاہتا ہون پس طلحہ نے کہا مین عائشہ کو
چاہتا ہون بعد اس گفتگو کے حق تعالی نے اس آیت کو نازل کیا

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنے
بتحقیق کہ وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہین خدا اور اوس کے رسول کو لعنت
کی ہے خدا نے اونپر دنیا اور آخرت مین اور اپنے رسول کو اس گفتگو
سے ان لوگون کی آگاہ کیا پس یہ گفتگو عثمان کے اور یہ آیت دلیل
واضح ہے ایذا و اہانت رسول خدا پر جو عثمان کیطرف سے واقع ہوے
ازانجملہ بروایت ابن ابی الحدید وغیرہ عثمان نے مروان ابن حکم کو
ایک مرتبہ تمام خمس دیدیا اور عبد اللہ ابن سرح کو تمام غنایم کہ فتح
افریقیہ سے ہاتھ آیا تھا بخش دیا اور کسیکو اوسمین شریک نکیا اور ابو
موسی اشعری جو بہت مال عراق سے لایا تہا وہ سب اپنے اقربا کو
تقسیم کردیا ازانجملہ ابن ابی الحدید نے نقل کیا ہے کہ ابن مسعود نے
عمار سے وصیت کی کہ عثمان میرے جنازہ پر نماز نہ پڑہے اور جب عثمان
واسطے عیادت ابن مسعود کے آئے اور کہا کہ ہمارے واسطے خدا سے
طلب مغفرت کرو تو ابن مسعود نے کہا کہ خدا سے سوال کیا ہے مینے

ابن مسعود از اکابر اصحاب [illegible] ۱۲

اور سوال کرتا ہون کہ قیامت مین حق میرا تجھ سے لے ازانجملہ ابن ابی
الحدید نے شرح نہج البلاغت مین ابو مخنف سے روایت کی ہے سارا اس مضمون کے
بطریق متعددہ روایت ہوے کہ جب خبر قتل عثمان کی عائشہ کو پہونچے
تو عثمان پر نفرین کی اور کہا کہ بدکاری عثمان نے عثمان کو قتل کیا المختصر
کہ عثمان لایق قتل کے سب سے زیادہ تہا ازانجملہ روضۃ الاحباب مین
ہی کہ عائشہ شاتمین عثمان کے کہتے تہین لعن اللہ نعثلا قتل اللہ نعثلا یعنی
لعنت کرے خدا نعثل پر اور قتل کرے خدا نعثل کو نعثل لغت مین
بمعنے گفتار او رمرد پیر احمق کے آیا ہے اور نام ایک مرد یہودی کا
تہا اور یہی نام ایک مرد مصری کا تہا کہ ڈاڑہی اوسکی بہت لنبی تہے
اور مشابہ تہا جناب عثمان سے اور جناب عائشہ صدیقہ بسبب مشابہ
ہونے کے اسی نام سے جناب عثمان کو یاد فرماتے تہین اور اعدائی عثمان کو
نعثل کہتے تہے جیسا کہ تصریح اسکی جامع الاصول مین ہے اور فیروزآبادی
نے سفر السعادت مین صراحت کی ہے ازانجملہ ابن ابی الحدید نے شرح
نہج البلاغت مین لکہا ہی کہ احوال صحابہ رسول خدا سے ظاہر ہوتا ہے کہ
سب اصحاب عثمان سے بیزار و دلگیر رہے ہین اور تصدیق مطاعن کی
اونکی کرتے تہے اور جب عثمان کو بعد قتل کے تین روز تک چہوڑ دیا
تو اصحاب نے نہ خود دفن کیا اور نہ دوسرونکو دفن کرنے دیا اور واقدی
وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ اہل مدینہ نہین چہوڑتے تہے کہ کوئی اوسپر نماز
پڑہے یا دفن کرے تیسری شب کو مروان نے ساتھ دو تین شخصوں کے

غلام کے ارادہ اونکے دفن کا کیا لوگ پہر او نپر بہکتے تہے جب دیکھا کہ
مسلمانون کے قبرستان مین اونکو دفن نہین کر سکتے تو قبرستان یہود
مین ایک گڈہی مین اونکو ڈالدیا اور مٹی بہر دی آز انجملہ تفسیر کشاف
مین سے اور زمحشری او اثیشاپوری اور صاحب مناقب السادات
وغیرہم علماے اہل سنت قایل ہین کہ یہ آیت حق مین اون لوگون کے
ہی کہ جن لوگون نے اذیت پہونچائے نبی اور علی کو اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ
اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَلَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا یعنے بتحقیق کہ
وہ لوگ کہ ایذا پہونچاتے ہین خدا اور رسول کو لعنت کی ہے اونپر
حق تعالی انے اور واسطے اونکے وہ عذاب ہے کہ موجب اہانت
اور فضیحت کا اونکے ہی اور صحاح مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اٰذٰی
عَلِیًّا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ اٰذَی اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یعنے جسنے محبت کی
علیؑ سے مجھہ سے محبت کی اور جسنے عداوت کی علیؑ سے مجھہ سے عداوت
کی اور جسنے اذیت دی علیؑ کو مجھکو اذیت دے اور جسنے مجھکو اذیت
دے اوسنے اذیت دی حق تعالی کو اور مسند احمد حنبل مین ہی
کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا مَنْ اٰذٰی عَلِیًّا فَقَدْ اٰذَانِیْ اَیُّہَا النَّاسُ
مَنْ اٰذٰی عَلِیًّا بُعِثَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَہُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا یعنے جو شخص
کہ اذیت دے علی کو بتحقیق کہ اوسنے اذیت دے مجھکو اے گروہ
مردم جو شخص کہ اذیت دے علی کو اوٹہایا جائیگا روز قیامت کو

یہودی یا نصرانی اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحیحین اور جمع
بین الصحاح الستہ مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّی مَن
اَغضَبَہَا فَقَد اَغضَبَنِی یعنے فاطمہ ٹکڑا مجھ سے ہے جو کوئی کہ غصہ مین لایا
اوسکو بتحقیق کہ غصہ مین لایا مجھکو اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور مشکوٰۃ
مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ فَاطِمَۃُ مِنِّی مَن اٰذَاھَا فَقَد اٰذَانِی
وَمَن اٰذَانِی فَقَد اٰذَی اللّٰہَ وَمَن اٰذَی اللّٰہَ فَقَد کَفَرَ یعنے فاطمہ ایک ٹکڑا
مجھ سے ہے جس شخص نے اذیت دی اوسکو پس بتحقیق کہ اوسنے
اذیت دی مجھکو اور جسنے اذیت دی مجھکو پس بتحقیق کہ اوسنے اذیت
دی خدا کو اور جسنے اذیت دی خدا کو پس بتحقیق کہ وہ کافر ہوا پس
آیت کریمہ اور ان احادیث سے ثابت اور متحقق ہوا کہ اذیت دینے
والا حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کا اذیت دینے والا رسول خدا اور
خدا کا ہے اور سزاوار لعنت اور کافر ہے اب دیکھنا چاہیے کہ
کسنے اذیت حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کو دی اور مستحق لعن اور
کافر ہوا جان کہ ابن قتیبہ نے کہ اکابر علمائے اہل سنت سے ہین کتاب
امامت و سیاست مین ذکر مین اوس واقعہ کے کہ جناب خلیفہ ثانی
نے لکڑیان اور آگ طلب کے اور قسم کہائی کہ مین گھر کو فاطمہؑ کے
جلا دونگا لکہا ہے کہ فَوَقَفَت فَاطِمَۃُ عَلٰی بَابِہَا ثُمَّ قَالَت لَا عَہدَ لِی بِقَوم
یعنے اوسوقت جناب فاطمہ دروازے پر کہڑے ہوتے تہین کہ تم سے
زیادہ بدکوئی قوم نہوگے اور اوس کتاب مین مقام مذکور مین ہے

قَالَ عُمَرُ یَا اَبَا بَکرٍ اَلَا تَاخُذُ ہٰذَا المُتَخَلِّفَ عَنکَ بِالبَیعَۃِ یعنے کہا عمر نے
ابو بکر سے کہ کیون بیعت نہین لیتا تو اس برگشتہ سے یعنے حضرت
علی سے اور اوس کتاب مین مقام مذکور مین ہے فَاِذَا سَمِعَت
اَصوَاتَہُم نَادَت یَا عَلِیُّ صَوتَہَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ مَا لَقِینَا بَعدَکَ عُمَرَ بنِ
خَطَّابٍ وَابنَ اَبِی قُحَافَۃَ فَلَمَّا سَمِعَ القَومُ صَوتَہَا وَبُکَاءَہَا یَنفَرِقُوا
بَاکِیَۃً کَادَت قُلُوبُہُم تَتَصَدَّعُ وَاَکبَادُہُم تَتَفَطَّرُ وَبَقِیَ مَعَہٗ قَومٌ یعنے
جسوقت سُنے حضرت فاطمہؑ نے آوازین عمر اور اونکے ہمرائیونکی
رونے کی حالت مین باواز بلند پکارین یا رسول اللہؐ بعد آپکے
وفات کے کسقدر مصیبت پہونچے مجھکو ہاتھ سے عمر ابن خطاب
اور ابو بکر ابن قحافہ کے جب یہ آواز حضرت فاطمہؑ کی ہمرائیان عمر نے
سُنے کچھ لوگ اونمین سے روتے ہوے چلے گئے قریب تھا کہ دل
اونکے شگافتہ اور جگر اونکے پارہ پارہ ہو جائین اور باقی لوگ عمر کے
ساتھہ کھڑے رہے کتاب مذکور مین اوسی واقعہ مین ہے فَلَحِقَ عَلِیٌّ
بِقَبرِ رَسُولِ اللّٰہِ یَصِیحُ وَیَبکِی وَیُنَادِی یَا ابنَ اُمَّ اِنَّ القَومَ استَضعَفُونِی
وَکَادُوا یَقتُلُونَنِی یعنے پس لپٹ گئے علی قبر رسول اللہؐ سے اور چلا
کے روئے اور پکارے اے بہائی ان لوگون نے مجھکو ضعیف کیا
ہی اور چاہتے ہین کہ مجھے قتل کرین اور اوسی کتاب مین ہی کہ حضرت
فاطمہؑ نے سنا مین اون لوگون کے کہ جن لوگون نے بیعت ابو بکر
کی کے فرمایا وَسَیَاخُذُہُمُ اللّٰہُ بِمَا کَانُوا یَکسِبُونَ یعنے اب قریب ہے

کہ خدا اونکو بسبب اس فعل بد یعنے بیعت کرنیکے عذاب مین گرفتار کرے

اور فرمایا لَبِئسَ الْمَوْلیٰ وَبِئسَ الْعَشِیرِ وَبِئسَ الظَّالِمِینَ بَدَلا یعنے ہر آئینہ بد ہے پیشوائی اوسکے اور بد ہے وہ شخص یعنے اول کہ ظالمون نے اوسکو بعوض امام حق کے پیشوا اپنا بنایا ہے اور شہرستانی نے کتاب ملل و نحل مین لکھا ہے قَالَ النِّظَامِ اِنَّ عُمَرَ ضَرَبَ بَطْنَ فَاطِمَةَ حَتّیٰ اَلْقَتِ الْمُحْسِنَ مِنْ بَطْنِهَا وَکَانَ یَصِیحُ اَحْرَقُوا الدَّارَ بِمَنْ فِیهَا وَمَا کَانَ فِی الدَّارِ غَیْرُ عَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ یعنے نظام نے کہ علمائے اہل سنت سے ہین لکھا ہے کہ عمر نے شکم پر حضرت فاطمہؑ کے ایسی ضربت لگائے کہ بسبب اوسکے اسقاط حمل ہوا اور محسن شہید ہوے اور بآواز بلند عمر کہتے تھے کہ جلا دو اس گھر کو مع اون لوگون کے جو اس گھر مین ہین اور نہ تھا اوسمین کوئی سوائے علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام کے اور مسلم اور بخاری اور واقدی اور ابن عبد ربہ اور صاحب کتاب اضاف المحامد وغیرہم اکابر علمائے اہل سنت نے اپنی مصنفات مین لکھا ہے کہ جب خلافت ابوبکر کی دلون مین سجے تو عمر بن خطاب اور خالد بن ولید اور سالم مولای ابو حذیفہ وغیرہم در حجرۂ فاطمہ پر آئے پس عمر نے کہا آؤ اے علیؑ بیعت کرو ابوبکر کے امیر المومنینؑ نے کہا کہ مین مشغول ہون مصیبت حضرت رسولؐ مین اور جمع کرنے مین قرآن کے عمر نے کہا کہ اے علیؑ اگر تم باہر نہ آؤگے تو مین گھر مین داخل ہوتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا خدا سے نہ تجھپر حرام کیا ہے

کہ بے اذن کے ہمارے گھر مین داخل ہو کہ مین نے مقنعہ ہون عمر گھر مین معصومہ
کے گھس آئے ساتھ اون لوگون کے جو اونکے ساتھ تھے حضرت فاطمہؑ
نے فریاد کی اور ایک گلیم کو کہ گھر مین فرش کیا تہا اوٹہایا اور اپنے
سر پر ڈالا اور اون لوگون نے گریبان امیر المومنینؑ کا پکڑا اور اون
حضرت کو گھر سے باہر لائے اور حضرت فاطمہؑ نے کہا کہ پھیر لاؤ علی کو
اور فاطمہ کو غصہ مین نہ لاؤ کہ مینے حضرت رسول خداؐ سے سُنا ہے کہ
جو شخص کہ فاطمہ کو غصہ مین لایا مجھکو غصہ مین لایا اور جو شخص مجھ کو
غصہ مین لایا خدا تعالی کو غصہ مین لایا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور
مناقب خوارزمی مین لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ بسبب فدک کے ابو بکر
سے رنجیدہ تہین جب تک زندہ رہین ابو بکر سے بات نہ کے اور
حالت احتضار مین وصیت فرمائے کہ مجھے شب کو دفن کرو تا ابو بکر اور
عمر مجہپر نماز نہ پڑہین اور امیر المومنینؑ نے اونکے وصیت پر عمل کیا
کہ جب ابو بکر اور عمر نے اونکی قبر کو پوچہا نشان نہ دیا ہر چند ڈہونڈہا
نہ پایا اور ابو بکر جوہری نے کہ کہ علمائے اہل سنت سے ہین روایت
کی ہے قَالَ فَاطِمَۃ وَاللہ لَا اُکَلِّمُکَ اَبَداً قَالَ اَبُو بَکر لَا اَہجُرُکَ اَبَداً
قَالَت وَاللہِ لَاَدعُوَنَّ عَلَیکَ قَالَ وَاللہِ لَاَدعُوَنَّ اللہَ لَکَ فَلَمَّا
حَضَرَتہَا الوَفَاتُ اَوصَیتُ اَن لَا یُصَلِّی عَلَیہَا فَدُفِنَت لَیلاً حاصل معنے
یہ ہے کہ کہا حضرت فاطمہؑ نے ابو بکر سے کہ واللہ نہ بولون گے مین
تجھ سے کبھی اور واللہ نفرین اور دعائے بد کرونگے مین تجہپر اور

وقت وفات کا پہونچا تو حضرت فاطمہؑ نے وصیت کی کہ ابو بکر میرے
جنازہ پر نماز نہ پڑہے پس دفن کے گئین شب کو اور ابن قتبہ نے
کہ اعاظم علمائے اہل سُنت سے ہین کتاب امامت اور سیاست مین
ایک روایت طولانی نقل کی ہے کہ حاصل مضمون اور خلاصہ اوسکا
یہ کہ عمر نے ابو بکر سے کہا کہ آؤ چلین ہم لوگ نزدیک فاطمہؑ کے بتحقیق
کہ ہم نے اور تم نے غضبناک کیا ہے فاطمہؑ کو پس جب گئے دونون تو
فاطمہ نے اجازت گھر مین آنے کے ندے پس بسفارش علیؑ دونون
گھر مین گئے اور بیٹھے حضرت فاطمہؑ نے مونھ اپنا دونون کے طرف سے
پھیر لیا پس دونون نے سلام کیا حضرت فاطمہؑ نے جواب سلام کا
ندیا اور فرمایا فاطمہؑ نے کہ گواہ کرتی ہوئین خدا کو اور ملائکہ کو کہ تم
دونون نے رنجیدہ کیا ہے مجھکو جسوقت ملاقات کرونگی مین
رسولؐ خدا کی تو ہر آئینہ شکایت کرونگی مین تم دونون کے پس
ابو بکر چلا کے روئے اور قریب تہا کہ روح بدن سے نکل جائے
اور فاطمہؑ نے کہا لَاَدْعُوَنَّ عَلَيْكَ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ یعنے ہر آئینہ نفرین
کرونگی مین تجہپر بعد ہر نماز کے اور بروایت ابو بکر جوہری ابن اثیر
نے کتاب نہایہ مین اور مسعود نے مروج الذہب مین اور ابن ابی
الحدید نے شرح نہج البلاغت مین کہ یہ لوگ اکابر علمائے اہل سنت
ہین ایک خطبہ طولانی کو حضرت فاطمہ زہرا سے نقل کیا ہے کہ جس مین
اونحضرت نے کوئی نسبت نفاق اور ظلم اور غضب اور کفر کے حق

جناب خلیفہ اول مین اوٹھا نہین رکھے اور شروع روایت خطبہ
یہ ہے لما بلغ اجماع ابی بکر علی منعہا فدک اور اسوجہ سے کہ وہ خطبہ
بہت طولانی ہے اس رسالہ مختصر مین اوسکو نقل نہین کیا جو چاہے
نشان عبارت مذکورے اون کتابون مین ملاحظہ کرلے لیکن بطور نمونہ
کے دو چار فقرے متفرق اوس خطبہ کے مذکور ہوتے ہین ایھا
معاشر المسلمین ا ابتز ارث ابیہ اللہ ان ترث یا ابن ابی قحافہ اسلئے
عبارت عذاب مقیم یعنے اے گروہ مسلمانان آیا بغلبہ و قہر و غضب
کیا جاوے حق میرا اور تم لوگ اعانت میرے نکرو یاد دلاتی ہون
مین تم سب کو خدا کی آیا اے پسر ابی قحافہ تو اپنے باپ کا وارث
ہو اور مین اپنے باپ کی وارث نہون بدرستیکہ افترا کیا ہے
تونے عجیب خدا پر پس لے تو فدک کو آجکے روز تاکہ روز حشر
سزا اسکی تجھکو پہونچے اور مقام حساب مین تجھ سے سوال کیا
جاوے پس نیک حکم کرنیوالا خدا ہے اور طلب حق کرنیوالا
محمد مصطفےٰ ہین اور وعدہ گاہ روز قیامت ہے اور اوس روز زیان
کار ہونگے اہل باطل اور واسطے ہر امر کے قرارگاہ ہے اور
عنقریب جانوگے تم کہ کون ہے وہ شخص کہ آوے گا اوس کے
جانب عذاب خوار کنندہ اور گرفتار ہوگا وہ شخص عذاب ابدی
مین وا استحف بنا ادعبت فنحن الیوم نغیضب یعنے اور استخفاف
اور سب کے اور ہمارے کے اور اب تو بظلم حق کو ہماری غضب کیا

اور ازجملہ فقرات خطبہ مذکور یہ ہے کہ حضرت فاطمہؑ نے انصار سے
مخاطب ہوکے فرمایا فقاتلوا ائمة الکفر لا ایمان لھم لعلھم یفقھون یعنے
پس جہاد کرو پیشوایان کفر سے کہ وہ اپنے عہد سے پھر گئے شاید
کہ اپنے فعل سے باز آوین ابن ابی الحدید ابوبکر جوہری سے
باسناد اوسکے روایت کرتا ہے کہ جب ابوبکر نے خطبہ حضرت فاطمہؑ کو سنا
تو بہت شاق ہوا کلام حضرت فاطمہؑ کا منبر پر گیا اور یہ روایت مذکور ازا
جملہ اون کلمات کے کہ جو جناب خلیفہ ثانی نے منبر پر جا کے ارشاد فرمایا
یہ بھی فرمایا کہ نہین ہے یہ شخص مگر مثل روباہ کے کہ اپنے دعوے پر
اپنے دم کو گواہ لاتا ہے اور چاہتا ہے کہ فتنہ اور فساد گذشتہ کو
سر نو سے برپا کرے اور مدد اپنی ضعفا اور عورتون سے ڈھونڈھتا ہے
ابن ابی الحدید کہتا ہے کہ مینے اس کلام ابوبکر کو ابوجعفر یحیی ابن زید پر
پڑھا اور کہا مینے کہ یہ اعتراض کسکے طرف کیا کہا اونے کنایہ نہین ہے
بلکہ تصریح ہے مینے کہا اگر تصریح ہوتی تو پوچھتا کیون پس ابوجعفر ہنسا
اور کہنے لگا علی ابن ابی طالب سے مراد تھے مینے تعجب کرکے کہا کہ یہ کلام
علیؑ کے حق مین وہ کہنے لگا نعم ھو الملک یا بنی یعنے ہان اے فرزند
ابوبکر بادشاہ تھا ایسی باتین بادشاہون سے بہت ہوتے ہین پس
معلوم ہوگئے وہ بزرگوار جن لوگون نے اذیت دے حضرت امیر المومنین
علی مرتضی اور بضعة الرسول حضرت فاطمہ زہرا کو کہ وہ ہین ایذاے
حضرت رسولخدا و خدا ہے اور باعث کفر اور عذاب اور موجب لعن

اور عقاب سے اور منجملہ اصحاب غیر ممدوحین کے جناب معاویہ تھے کہ
عداوت انکی اہل بیت رسول سے کسی پر مخفی نہین ہے ان صاحب نے
حدیث حربک حربی کو فراموش کر کے عزم قتل امیر المومنین کا کیا
بہتر لڑائیان اونحضرت سے کین ان لڑائیون مین ہزارون مسلمان اور
بہت سے اصحاب رسول ان صاحب کے حکم سے قتل ہوے اور
اونکی تاکید شدید سے مدت دراز تک عیاذاً باللہ حضرت امیر المومنین
پر لعن کی گئے اور گالیان دے گئین اور جو کوئی کہ سب ولعن نکرتا تھا
اوسکو سزا دیجاتی تھے اور یہ قانون اسی برس تک جاری رہا تا آنکہ
عمر ابن عبد العزیز نے بہزار حیلہ وتدبیر اسکو موقوف کیا جیسا کہ یہ
حالات کتب تواریخ اور سیر اہل سنت مین بتفصیل مذکور اور
مشہور ہین حافظ آبروے شافعی نے اپنے کتاب تاریخ مین لکھا ہے
کہ تعجب سب سے زیادہ ہی کہ بعضے مسلمان معاویہ کو مجتہد جانتے ہین
مذموم اور قابل لعن اور کافر ہونے مین ان صاحب کے اخبار کثرت
سے ہین از انجملہ احمد بن حسن بیہقی نے کہ علماے اہل سنت سے ہی
کتاب فضایل صحابہ مین نقل کیا ہے نصر ابن عامر سے کہ رسولخدا منبر
پر خطبہ پڑہتے تھے کہ اس درمیان مین معاویہ اوٹہا اور ہاتھ ابوسفیان
کا پکڑ کے باہر گیا پس رسول خدا نے دیکھا اور فرمایا لعن اللہ القاید
والمقود وویل لامتی من معاویہ ذی الاستاہ یعنے لعنت خدا کے
کہینچنے والے اور کہینچے گئے پر ہے اور واے میرے امت پر معاویہ صاحب

نقل جزرگی ہے اور ذی الاشباہ اوس شخص کو بہی کہتے ہین کہ مال
مردم کو ناحق تصرف کرے اور نیت دینے کے نرکھے از انجملہ بیہقی نے
روایت کی ہے کہ ابو سفیان ایک شتر پر سوار جاتا تہا اور معاویہ اور
ایک بہائی اوسکا اوسکے ہمراہ تہا ایک شتر کو کہینچتا تہا اور دوسرا
شتر کو ہانکتا تہا رسول خدا نے فرمایا لعن اللہ القائد والراکب والسائق
یعنے لعنت خدا کی کہینچنے والے پر اور سوار ہانکنے والے پر از انجملہ بیہقی
نے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے احد مین نماز صبح مین ابو سفیان
پر اور علی نے قنوت مین معاویہ پر لعنت کی ہے از انجملہ قاضی القضاۃ نے
روایت کی ہے کہ معاویہ اوس حالت مین مرا کہ بت سے امید شفاعت
کے رکہتا تہا از انجملہ ناموقی نے اپنے کتاب مین لکہا ہے کہ متقدمین
اور متاخرین سے کسی نے اس مین خلاف نہین کیا ہے کہ معاویہ جب
مرا تو بت اوسکے گلے مین تہا از انجملہ عبد اللہ ابن عمرو عاص نے روایت
کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا لید خلن رجل یموت علی غیر ملتی یعنے البتہ
کہ داخل ہوا ایک مرد کہ نہ مرے گا غیر ملت پر میرے ناگاہ معاویہ داخل
ہوا از انجملہ صاحب مصابیح نے روایت کی ہے کہ ایک روز رسولخدا
نے فرمایا یطلع علیکم رجل من اہل النار یعنے ایک شخص اسوقت ظاہر
ہوتا ہے کہ جہنمی ہے بعد ایک لمحہ کے معاویہ پیدا ہوا از انجملہ صاحب
مصابیح نے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا یموت معاویۃ
علی غیر ملتی یعنے مرے گا معاویہ غیر ملت پر میرے از انجملہ صاحب مصابیح نے

اپنے اسناد سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
اِذَا رَاَیتُم مُعَاوِیَۃَ عَلیٰ مِنبَرِی فَاقتُلُوہُ یعنے اے اُمت میری جس وقت دیکھو
تم معاویہ کو میرے منبر پر جاتے کہ اوسکو قتل کرو ازانجملہ روضۃ الصفا اور
جامع التواریخ اور شواہد النبوۃ مین لکہا ہے کہ معاویہ نے امام حسن کو
زہر دلوایا اوسکے حکم سے شاہزادہ مسموم ہوا ازانجملہ ابو یوسف ابن ابراہیم
نے کہ مصاحب ابو حنیفہ کی تھے اپنے مجلس درس مین کہا اور کتاب
حادیۃ الالفاظ مین بجنسہ اوسکو لکہا ہے کہ معاویہ اول وہ شخص تہا کہ رہنمائے
فتنہ باغیہ کا ہوا اور اشارہ فتنہ باغیہ سے جنگ صفین اور قتل عمار ہے
اور اول وہ شخص ہے کہ خلافت کو شمشیر سے لیا اور اول وہ شخص ہے
کہ مسلمانون کے سر کو ہدیہ مین بہیجا اور اول وہ شخص ہے کہ اسلام مین
تخت پر بیٹہا اور مشابہت اکاسرہ اور فراعنہ کے اختیار کی اور اول وہ
شخص ہے کہ مشرکون سے جزیہ لیکے صلح کی اور اول شخص ہے کہ بت
فروشی کی اور اول وہ شخص ہے کہ مسلمان قیدیون کو بیچا اور
اول وہ شخص ہے کہ بے اجازت صحابہ رسول خدا کے مقام رسولخدا
پر بیٹہا اور اول وہ شخص ہے کہ بیر امشیر بنیاد خلافت کی رکھے اور
خلافت کو حوالہ اپنے بیٹے کے کیا ازانجملہ شیخ زاہد حافظ ابو اسماعیل
کہ مشاہیر محدثین اہل سنت سے ہین کتاب مثالب بنی امیہ مین لکہا
ہے کہ ہندہ نے مسافر ابن عمر ابن امیہ سے آشنائی کی اور چند
سال تک مسافر اوسکے ساتھ زنا کرتا تھا اور اوس سے وعدہ

کرتا تہا کہ تجھے اپنے زوجہ کرونگا یہان تک کہ حاملہ ہوے اور حمل چہہ مہینہ کا
ہوا مسافر خوفِ فضیحت سے بہاگا اور ہند ابوسفیان کی عقد مین آئے
اور جب تین مہینے اوسکے گہر مین رہے تو جناب معاویہ پیدا ہوسے
اور ابو المنذر ہشام نے اپنی کتاب مثالت مین لکہا ہے کہ چار شخص
بہ نسبت معاویہ کے دعوی کرتے تہے کہ ہمارا بیٹا ہے ایک عمار بن
ولید بن مغیرہ دوسرا اگر بن عمر تیسرا ابوسفیان چوتہا ایک شخص اور اور
ہند حبشیون سے صحبت سے بہت محفوظ رہتے تہی اور چند مرتبہ سیاہ
لڑکے جنے اور اوسے روز مار ڈالا اور ہند کی مان کے پاس ایک
علم تہا کہ اوس علم کو کوٹھے پر نصب کرتی تہے اسواسطیکہ اوس زمانہ
مین زنان فواحش کو اوس علم سے پہچانتے تہے اور در اصل بنی امیہ
قریش سے نہ تہے اسواسطیکہ مشہور ہے کہ امیہ غلام عبد الشمس کا تہا
اور وہ رومی تہا چونکہ عاقل اور فہیم تہا عبد الشمس نے اوسکو آزاد
کرکے اپنے فرزندی مین رکہا اگر کوئی کہے کہ تواریخ مین نسب عثمان کا
اسطرح لکہا ہے کہ عثمان ابن عفان ابن ابی عاصم ابن امیہ ابن عبد الشمس
پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ امیہ غلام تہا تو جواب اوسکا یہ ہے کہ عادت
عرب کی تہے کہ جب غلام کو آزاد کرتے تہے تو اوسکو لوگ بیٹا اوس
شخص مالک کا کہتے تہے چنانچہ رسول خدا نے زید ابن حارث کو آزاد
کیا تو عرب اوسکو زید ابن محمد کہتے تہے پس مشخص ہوا کہ بنی امیہ
رومی ہین نہ قریشی پس امامت اور خلافت جناب عثمان اور معاویہ کے

باطل ہے اسواسطے کہ کتب اہل سنت مین منقول ہے کہ رسولخدا نے
فرمایا الائمۃ من قریش یعنے ایمہ قریش سے ہونگے از انجملہ سفینۃ الکاملہ
اور ربیع الابرار اور تاریخ حافظ ابرو اور کامل السفینہ مین ہے کہ
سنہ ۵۶ ہجری مین معاویہ مدینہ مین آیا اور اوسنے ایک کنوان کہودوایا
اور اوسکے موںہہ کو چہپایا اور اوپر کرسی ابنوس کی رکہے اور ام
المومنین جناب عائشہ کو بلایا اور اوس کرسے پر بٹہایا بیٹہنے کے
ساتھہ ہی ام المومنین کنوین مین گرین جناب خال المومنین نے جناب
ام المومنین کو زندہ درگور کرکے کنوین کو مٹے اور پتہر سے بند کروادیا
اور بعض علمانے لکہا ہے کہ یہ واقعہ عظمی آخر ذیحجہ سنہ ۵۸ ہجری مین واقع
ہوا اور منجملہ اون اصحاب کے کہ جن لوگون نے صحبت رسول خدا کے
پائے اور غیر ممدوحین مین سے ہین جناب عائشہ صاحبہ اور جناب حفصہ
صاحبہ ہین کہ تا وقت مرگ پیروی اپنے والد بزرگوار کی کرکے ہمیشہ
عداوت حضرت امیر المومنین سے رکہتے تہین اور اس جہت سے بارہا
حضرت رسول خدا کو آزردہ اور ناخوش کیا اور اخبار انکے حالات میں
کثرت سے ہین کہ اس رسالہ مختصر مین ذکر اونکا مناسب نہین ہے از انجملہ
غزالی نے کتاب نکاح مین بہت سے باتین نقل کے ہین اونمین ایک
یہ ہے کہ ایک روز ابو بکر اپنے بیٹے کے دیکہنے کیواسطے گئے سُنا کہ
رسول خدا اون سے رنجیدہ ابو بکر نے کہا کہ جو کچہ درمیان تم دونوکی
گذری ہے مجہہ سے بیان کرو کہ مین تصفیہ کردون پس رسولخدا نے

عایشہ سے فرمایا اَتکلمین اَو اَتکلم یعنے تو کہیگی کہ مین کہون عایشہ نے
کہا تکلم وَلَاتقل اِلّاحقا یعنے تم کہو مگر نہ کہنا سوائے سچ کے کیا غضب ہی
کہ جناب ام المومنین حضرت رسالت پناہ مخبر صادق کے طرف گمان
جہوٹ بولنے کا رکہین از انجملہ بخاری نے احادیث صحیحہ مین حضرت رسولخدا
سے نقل کیا ہے کہ اوںحضرت نے فرمایا اَلفِتنۃ تخرج من ہٰہنا من حیث
یطلع قرن الشیطان یعنے فتنہ ظاہر ہوگا اوس مکان سے جہہ سے ہیگا سر وان
شیطان اور اشارہ کیا عایشہ کے مکان کے طرف از انجملہ روایت
ابو مخنف مین ہے کہ عایشہ نے جب سُنا کہ لوگون نے بیعت کی علیؑ کی کہا
اگر زمین اور آسمان ملجاتے بہتر تہا میرے نزدیک بیعت کرنے سے
ساتہہ علی ابن ابی طالبؑ کے از انجملہ روایات مشہورہ سے ہی کہ
جب حضرت امیر المومنینؑ بصرہ کے طرف روانہ ہوے تو ایک منزل
مین انتظار جمع ہونے لشکر کا کیا عایشہ نے اوسوقت خط حفصہ کو
لکہا کہ علیؑ فلان مقام پر اوترے ہین نہ طاقت آگے چلنے کی رکہتے
ہین نہ پہر جا سکیے اور یہ عبارت عایشہ کے خط کی تہی اَن تقدّم
نحر وان تاخر عقر اور جب خط حفصہ کے پاس پہونچا تو گانیوالی عورتون کو
بلایا اور مضمون خط عایشہ کو نظم کرکے پڑہتے تہین اور گاتے
تہین اور منجملہ اون اصحاب غیر ممدوحین کے خالد بن ولید ہین کہ
اہل سنت جسکو سیف اللہ کہتے ہین یہ صاحب سخت عداوت
حضرت امیر المومنینؑ سے رکہتے تھے اس رسالہ مختصر مین گنجایش

اونکے حالات کی نقل کی نہین ہے حضرت رسالت مآب نے بار ہا دست
مبارک کو درگاہ الٰہی مین بلند کرکے کہا اللّٰہم انی ابرء الیک مما فعل
خالد بن ولید یعنے خداوندا پناہ چاہتا ہون اور بیزاری کرتا ہون
طرف تیرے اوس فعل سے کہ کیا خالد ابن ولید نے اور منجملہ اون
اصحاب نخیر ممدوحین کے جناب زبیر اور جناب طلحہ ہین کہ اہل سنت انکو
از جملہ عشرہ مبشرہ اور اہل بہشت جانتے ہین ان دونون صاحبون نے
جنگ جمل مین بڑی اعانت اور مدد جناب عائشہ کی فرمائے تھے اور
اوس جنگ مین قتل حضرت امیر المومنین پر کمر ہمت کی باندہی تہی
شارح بخاری نے ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولخدا نے
زبیر سے فرمایا اما انک ستقاتل علیاً و انت ظالم لہ معنے یہ ہے کہ تحقیق
کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ تو علی سے جنگ کریگا اور اونکو قتل کرنا چاہیگا
اور تو ظلم کرنیوالا ہوگا علی پر اور ابن مسکویہ اور ابن قتبہ اور ابن
ابی الحدید وغیرہم نے روایت کی ہے کہ جب عائشہ طلحہ اور زبیر کو ہمراہ
لیکے واسطے جنگ کے بصرہ کیطرف چلین اور مقام حواب مین وارد
ہوئین تو اوس مقام مین آواز کتون کے چلانے کی سنے عائشہ نے
پوچھا کہ نام اس مقام کا کیا ہے لوگون نے کہا کہ حواب یہ سنکے ارادہ
بصرہ سے پشیمان ہوئین اور کہا کہ مینے رسولخدا سے سنا ہے کہ فرمایا
کہ ایک زوجہ میری علی سے بغیر حق جنگ کریگی اور جب مقام حواب
مین پہونچیگی تو کتے چلائینگے کوشش کر اے عائشہ کہ وہ عورت

تو نہو طلحہ اور زبیر نے لوگون سے گواہیان دلوائین کہ یہ مقام حجاب نہین ہے اور وقت روانہ ہونے کے ایک بڑے اونٹ کو واسطے عایشہ کے سواری کے لائے کہ وہ اوسپر سوار ہوئین اور نام اوس اونٹ کا عسکر تہا عایشہ نے جب نام عسکر سنا پشیمان ہوئین اور کہا کہ رسول خدا نے مجکو خبر دی تھے کہ اسے عایشہ بچا و اپنے کو اس سے کہ عسکر نام اونٹ پر سوار ہو کے علی سے جنگ کرنیکے لئے جائے تو طلحہ اور زبیر نے نام کو اوس اونٹ کے بدل دیا اور منجملہ اصحاب غیر ممدوحین جناب ابوہریرہ ہین کہ ان صاحب نے دین کو دنیا کے ساتھ بیچا اور جہوٹھے حدیثین بنائین اور جبتک زندہ رہے واسطے حضرات خلفا ثلثہ اور معاویہ کے حدیثین وضع کرتے تھے اور ایسے شغل مین اوقات بسر فرماتے تھے فخر رازی نے اربعین مین لکھا ہے کہ ابوہریرہ نے عایشہ سے کہا کہ جبتک مینے سات سو حدیثونکو کہ شان علی مین تہین واسطے تیرے باپ کے روایت نکیا اس خچر پر سوار نہوا اور حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ابوہریرہ بہت جہوٹ باندہتا ہے اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت مین لکھا ہے کہ اکذب الناس رسول خدا پر ابوہریرہ ہے اور بخاری و مسلم مین ہے کہ عبد اللہ ابن عمر سے کہا کہ ابوہریرہ کہتا ہے کہ رسول خدا نے جیسا کہ ساتھ قتل سگ شکاری اور سگ شبان کے امر نہین کیا ہے ویسا ہی ساتھ قتل سگ زرع کے بہی امر نہین کیا ہے

عبد اللہ نے کہا کہ ابو ہریرہ سگ زرعی رکہتا ہی خاتمہ چند فواید مین فایدہ
اول جان کہ جو احادیث کہ اہل سنت فضائل حضرات خلفائے ثلثہ
مین نقل کرتے ہین اصلا محل اعتماد نہین ہین اور امامیہ پر کسی وجہ سے
حجت نہین ہو سکتے ہی اسواسطے کہ اون حدیثونکو تابعین بنی امیہ اور بنی
عباس نے روایت کیا ہے اور منتہی ہوتے ہین وہ روایات اونکی
دشمنان حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب تک مثل عبد اللہ ابن عمر
کے کہ حضرت امیر المومنین ؑ سے بیعت نکی اور بیعت کی یزید اور عبد الملک
ابن مروان کی چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین متفق علیہ بخاری اور
مسلم سے بسند عبد اللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جب اہل مدینہ نے
یزید کو امامت سے خلع کیا عبد اللہ ابن عمر نے کہا کہ ہمنے بیعت کی ہے
یزید کی اوپر بیعت خدا اور رسول ؐ کے ایسے شخص کے ساتھہ عذر نہین
چاہیے کرنا اور دوسری روایت کی ہے صحیح بخاری سے سند عبد اللہ
ابن عمر سے اور ملخص اوس روایت کا یہ ہے کہ جب عبد اللہ ابن
عمر نے چاہا کہ ہاتھہ حجاج کے بیعت عبد الملک کی کرے تو حجاج نے
باوجود شقاوت اور نفاق کے غصہ مین آکے کہا کہ کل علی ابن ابی
طالب کی بیعت نہ کی تو نے اور آج آیا ہے کہ عبد الملک ابن مروان
کے بیعت کرے ہاتھہ میرا بیکار نہین ہے پانون میرا پکڑ اور بیعت کر
اور مثل جناب عایشہ کے کہ عداوتین اور جنگ کرنا انکا حضرت
امیر المومنین ؑ سے مشہور اور معروف ہے حاجت توضیح کی نہین ہے

اور کسیقدر حال اونکی عداوت کا مذکور بہی ہو چکا اور مثل ابو ہریرہ
کے کہ واسطے نفع دنیا کے حضرت امیرؑ سے منحرف ہو کے معاویہ سے
ملے اور حضرت امیرؑ سے جنگ کی جیسا کہ کتب سیر و تواریخ مین مذکور ہے
اور حال انکے صادق اللہجہ ہونیکا کسیقدر بیان بہی ہو چکا اور مثل
عمر بن عاص کے کہ دین کو ساتھہ دنیا کے بیچا اور طرفداری معاویہ مین
اسلام سے نہ نصیب ہوا اور حال اسکا کتب اہل سنت مین مذکور
اور مشہور ہے اور مثل مغیرہ بن شعبہ کے کہ حضرت امیرؑ سے نہایت
عداوت رکہتا تہا چنانچہ ابن ابی الحدید نے ابو جعفر اسکافی سے
روایت کی ہے کہ مغیرہ ابن شعبہ علیؑ کو منبر پر ناسزا کہتا تہا اور یہ بہی
ابو جعفر اسکافی سے روایت کی ہے کہ معاویہ ایک جماعت صحابہ اور
تابعین کو صلہ دیتا تہا کہ اخبار قبیحہ کو حق علی ابن ابی طالبؑ مین روایت
کرین اور اون لوگون مین سے تہا عمرو عاص اور مغیرہ بن شعبہ
اور عروہ بن زبیر اور مثل کعب الاخبار کے ابن ابی الحدید نے
شرح نہج البلاغت مین روایت کی ہے ایک جماعت اہل سیر سے
کہ علی ابن ابی طالبؑ کہتے تہے کہ کعب الاخبار کذاب ہے اور وہ
منحرف تہا اونحضرت سے اور مثل سعد ابی وقاص کے کہ عداوت
سے بیعت جناب امیرؑ کی نکی جیسا کہ کتب سیر مین مذکور ہے
اور مثل ابو موسی اشعری کے کہ بسبب دشمنی کے نفی خلافت
اونحضرت سے کی کہنے سے عمرو بن عاص کے اور مثل عمر بن سعد

اور شمر اور خولی وغیرہم کے کہ عداوت جنکی اہل بیت نبوت سے احتیاج بیانکی
نہین رکہتے یاد کرنا واقعہ کربلا کا کافی ہے الحاصل جو روایات کہ اہل سنت
درباب عقیدہ اپنے فضایل خلفاء ثلثہ مین نقل کرتے ہین البتہ سلسلہ
اون روایات کا تابعان بنی امیہ اور دشمنان حضرت امیر المومنینؑ تک
پہونچا ہے جیسا کہ ارباب خبر اور اصحاب تتبع پر ظاہر ہے کہ معاویہ اور
سایر ظلمہ بنی امیہ آل رسولؐ کے ساتھ کیسی عداوت رکھتے تھے اور
ہمیشہ منبرون پر جمعیت خاص و عام مین سب اہل بیتؑ طاہرین اور
مذمت عترت خیر المرسلینؐ کرتے تھے اور دوستان اہل بیت طیبین کو
قتل اور غارت کرتے تھے اور کسیکو یارا اسکا نہ تہا کہ فضایل علی ابن
ابی طالبؑ کو ظاہر کرے اور جو شخص کہ اون حضرت کی مذمت مین کوئی
حدیث وضع کرتا تہا صلہ اور انعام پاتا تہا اور جو لوگ کہ اظہار عداوت کا
اونحضرت کے کرتے تھے ہمیشہ اور ظالمون کے نزدیک معزز اور مکرم
تھے اور صاحب شوکت و حکومت ہوتے تھے اور جو لوگ کہ اونحضرت
کی دوستی کے ساتھ منسوب تھے ہمیشہ خوف اور مظلومی مین بسر
کرتے تھے اور خوف سے اصلا اظہار دوستی اور پیروی اہل بیتؑ
کا نکرتے تھے اسّی سال تک کہ زمانہ بنی امیہ کا تہا حال شیعیان علیؑ
مرتضی علیؑ کا اسطرح پہ کا تہا کہ کسی زبان کو یارا اوسکی شرح کا اور
کسی کان کو تاب سننے کی نہین ہے ہزارون آدمی تہمت محبت
اہل بیتؑ مین قتل ہوگئے اور دوستون اور شیعون کا تو کیا

حساب ہی ابن ابی الحدید نے جعفر اسکافی سے روایت کی ہے کہ بنی امیہ
منع کرتے تھے اظہار فضایل علی کو اور سزا دیتے تھے ذاکر اور راوی
فضایل علی کو یہانتک کہ کسیکو جرات نہ تھی کہ نام اوس شخص ذاکر یا
راوی کا زبان پر لاوے اور ابن ابی الحدید نے اپنی شرح مین روایت
کی ہے علی ابن محمد ابن ابو یوسف مداینی سے کہ اوسنے کتاب احداث
مین لکھا ہے کہ معاویہ نے لکھا اپنے عمال کو کہ قتل کر دو راویان فضایل
علی اور اہل بیت کو پس خطبا ہر جگہ منبرون پر اونحضرت کو ناسزا کہتے
تھے اور معایب واسطے اونحضرت اور اہل بیت کے روایت کرتے
تھے اور چونکہ کوفہ مین شیعہ علی کے بہت تھے زیاد کو اونپر مقرر کیا کہ
اوسنے اونکو قتل کیا جہان کہین پایا بڑی بڑی عقوبت سے اور اپنے
عمال کو لکھا کہ دوستان عثمان اور راویان فضایل عثمان کا اعزاز
واکرام کرو اور نام اونکے اور اونکے باپ اور قوم کو اونکی لکھکے
ہمارے پاس بہیجو پس جب نام اور نشان کو اونکے عمال نے لکھکے
بہیجا تو اونکو صلات گران قیمت اور اسباب اور املاک بہت دیے
پس جو شخص کہ عثمان کی فضیلت کو روایت کرتا تھا نام اوسکا لکھتا تھا
اور اوسکو اپنا مقرب کرتا تھا بعد اسکے عمال کو لکھا کہ روایت کرو
ابو بکر اور عمر اور سایر اصحاب کے فضیلت کو پس روایت کی مناقب
مین اونکے احادیث موضوعہ بہت کہ کچہ اصل اور حقیقت نہین اور
اون حدیثون کو منبرون پر پڑہتے تھے اور معلمون کو کہتے تھے کہ

مکتبون مین لڑکون کو پڑہاوین اور اون حدیثون کو مثل قران کے تعلیم کرتے تھے یہانتک کہ عورتون کو اور بچونکو اور خدمت گارونکو بھی پڑہایا بعد ہ اپنے عمال کو لکہا کہ سب شہرونمین ڈہونڈہین جو شخص کہ متہم بدوستی علی ابن ابی طالب اور اونکی اہل بیت کی ہو گہر کو اوسکے گرادین یہ ہی مجمل مضمون روایت ابن ابی الحدید کا کتاب مدائنی سے اب تامل کرنا چاہئے اور انصاف سے دیکہنا چاہئے کہ ہرگاہ حال ایسا تہا اور سب راویان معتبر اہل سنت کے تابع بنی امیہ اور دشمن اہل بیت رسولخدا کے تھے تو احادیث فضایل حضرات خلفاء ثلثہ کا کیا اعتبار ہے اور صاحب تحفہ المحبین کتاب المحبین مین اور صنعانی ماوراء النہری نے در ملتقط مین بکثرت جہوٹی وضعی حدیثون کو کہ فضایل حضرات خلفاء ثلثہ مین نقل کردیا ہے اور امام المحدثین فیروزابادی نے کتاب سفر السعادت مین لکہاہے ان کل ما ورد فی شان ابی بکر فہی من المفتریات التی یشہد بداہتہ العقل بکذبہا حاصل معنی یہ ہے کہ سب حدیثین جو شان ابو بکر مین ہین جہوٹی ہین گواہی دیتی ہے عقل بلا تامل اون حدیثون کے جہوٹے ہونے پر **فایدہ دوم** سب وشتم بمعنے فحش کے ہے کہ یہ طریقہ امامیہ کا نہین ہے اور لعن کہ بمعنے دور کرنے رحمت خدا سے اور اور نفرین کرنیکے ہے بحکم نص قرانی اولئک یلعنہم اللہ و یلعنہم اللاعنون اور لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین فرمان خدا ہے اور فرمان برداری خدا کی موجب ثواب و اجر آخرت ہے اور حضرت رسولخدا سے

لعن بہت ابو سفیان اور معاویہ وغیرہما پر ثابت ہے جیسا کہ مقصد دوم
میں کسیقدر مذکور ہوا کہ عمل کرنا اوسپر تمامی امت پر لازم ہے کہ بس بفرمان
برداری خدا و رسول شیوہ امامیہ کا ہے کہ مستحق لعن پر لعن کہین خواہ
ہو خواہ بدر صحابی اور حقتعالی نے فرمایا ہے لَا یُحِبُّ الْجَہْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ
اِلَّا مَنْ ظُلِمَ یہ نص قطعی دال ہے اسپر کہ بد کہنا ستم رسیدہ کا باعلان تمام
اوس شخص پر کہ ستم اوسپر کیا بلا شک جایز ہے اور زیادہ اس سے
ہمپر کیا ستم ہوگا کہ بعض حضرات ہمارے اقاؤن پر انواع ظلم اور ستم
اور ایذا ایمین عمل مین لائے اور سزاوار لعن ہونا اونحضرت کا بفرمان
خدا اور بارشاد رسول اور امیر المومنین ثابت اور محقق ہے حقتعالی نے
فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
وَلَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا یعنے تحقیق کہ وہ لوگ کہ ایذا پہونچاتے ہین خدا اور
رسول کو لعنت کی ہے اونپر حقتعالی نے اور واسطے اونکے وہ عذاب
ہے کہ موجب اہانت اور فضیحت کا اونکی ہے فقط اور مقصد دوم مین بیان
ہو چکا کہ ایذا حضرت امیر المومنین اور حضرت فاطمہ عین ایذا رسول خدا
اور خدا ہے اور یہ باعث لعن ہے اور ایذا دینے حضرات خلفاء ثلثہ و
غیرہم کے مقصد مذکور مین ثابت ہو چکی حاجت اعادہ کی نہین ہے اور
یہ آیت اوسوقت نازل ہوئے کہ جب جناب عثمان اور جناب طلحہ نے
کہا کہ بعد وفات رسول خدا کے ہم ازواج سے نکاح کرینگے کہ یہ کلمہ
باعث ایذائے حضرت رسالتمآب ہوا اور اخطب خوارزم سے مناقب

مین اور ابن ابی الحدید نے انس ابن مالک سے اور بہی اخطب نے روایت کی ہے باسناد عبدالرحمن بن ابی لیلے سے اور اوسنے اپنے باپ سے کہ رسول خدا نے علی سے کہا اِتَّقِ الضَّغَائِنَ الَّتِی لَکَ فِی صُدُورِ مَن لَّا یُظْهِرُهَا اِلَّا بَعْدَ مَوْتِی اُولٰئِکَ هُمْ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ یعنے پرحذر رہ کینون سے کہ یہ نسبت تیرے سینونمین ہین اون لوگونکی کہ ظاہر نہین کرتے ہین مگر بعد میری مایۃ کی یہ لوگ وہ ہین کہ لعنت کرتا ہے حقتعالی انپر اور لعنت کرتے ہین لعنت کرنیوالے پس حضرت روئے پوچھا یا حضرت کسواسطے ہے رونا آپ کا فرمایا اَخْبَرَنِی جِبْرَئِیلُ اَنَّهُمْ یَظْلِمُونَهُ وَیَمْنَعُونَ حَقَّهُ یعنے خبر دی مجکو جبرئیل نے کہ بتحقیق کہ وہ لوگ ظلم کرینگے علی پر اور منع کرینگے حق کو اوسکے اور مقصد دوم مین ثابت ہو چکا کہ حضرت خلفاے ثلثہ نے کیا ظلم کئے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب پر اور کینہ جو دلونمین تہے بعد وفات حضرت رسولخدا کے ظاہر کئے اور غصب کیا اونکے حق کو اور رئیس اشاعرہ محمد بن الکریم شہرستانی نے کتاب ملل ونحل مین اور سید شریف نے شرح مواقف مین اور داؤد اور ترمذی اور مسلم اور حمیدی اور احمد حنبل وغیرہم نے اپنے مصنفات مین لکہا ہے کہ فرمایا رسولخدا نے جَهِّزُوا جَیْشَ اُسَامَةَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ یعنے جاؤ لشکر اسامہ کے ساتہہ لعنت کرے خدا اوسپر کہ جو نہ جاے لشکر اسامہ کے ساتہہ اور نہ جانا حضرات اصحاب ثلثہ کا متحقق اور معلوم ہی جیسا کہ جمال الدین محدث نے روضۃ الاحباب

مین صراحت کی ہے اور ابن ابی الحدید نے کتاب احمد ابن عبد العزیز جوہری سے
روایت کی ہے اور مسند احمد حنبل مین مذکور ہے کہ جسوقت کہ حکم الہی
ہوا واسطے بند کرنے گھرون کے دروازون کے جو مسجد واقع تھے
سب دروازے بند ہوئے سوائے دروازہ مکان علی ابن ابیطالب کے
کے عباس نے عرض کی کہ ایک ناودان کوٹھے کا ہماری مسجد مین رہے
حضرت رسول خدا نے قبول فرمایا اور اپنے دست مبارک سے اپنے
چچا کی خوشی کے واسطے ناودان کو نصب کیا اور نصب کرنیکے وقت
فرمایا کہ جو شخص کہ اسکو کھود دیگا ہمارے چچا کو ناخوش کرے گا وہ شخص
ملعون ہے عمر ایک روز زمان خلافت مین اپنے اودھر جاتے تھے
پانی اوس ناودان سے اونپر پڑیکا عمر غصہ مین آکے ناودان کے
کھود دینے کا حکم دیا بعضے اصحاب رسول خدا نے اوس حدیث کو یاد دلایا
لیکن کچھ فایدہ نکیا ناودان کھود ڈالا اور اخطب خوارزم نے مناقب
مین ایک حدیث طولانی مین روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
مَن عَرَفَ حق علی وَمَن انکر حقہ ولُعِن یعنے جسنے پہچانا حق علی کو وہ پاک
اور طیب ہوا اور جسنے انکار کیا اونکی حق سے ملعون ہوا اور مقصد دوم
مین منکرین حق حضرت علی ابن ابی طالب مذکور ہو چکے ہین اور زوائد
صحیح مسلم اور صحیح بخاری متضمن اس امر کے کہ حضرت علی اور حضرت
عباس جناب خلیفہ اول اور جناب خلیفہ ثانی کو کاذب اور خائن
جانتے تھے مقصد دوم مین نقل ہو چکے ہے اور لعن کاذب پر بھی

قرار ثابت ہے آخر ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت میں یحیی بن
سعید مشہور بابن عالیہ حنبلی سے نقل کیا ہے کہ کہا اوسنے کہ حاضر تہا میں
نزدیک فخر اسمعیل بن علی حنبلی فقیہ کے کہ پیشوا حنبلیون کا بغداد مین تہا
ایک شخص حنبلیون مین سے کہ کچھ قرض ایک شخص اہل کوفہ سے طلب رکہتا
تہا نزدیک محمد اسمعیل کے آیا اور وہ روز غدیر کا تہا اور خلق کثیر ضریح
حضرت امیر المومنین پر جمع ہوے تہے پس شیخ فخر اسمعیل نے اوس شخص
سے پوچہا کہ آیا قرض تیرے تجکو پہونچے یا کچھ باقی ہے وہ شخص جواب دیتا
تہا تا اینکہ کہا کہ اے سید میرے کاش کہ تم دیکہتے عید غدیر کو کہ سر قبر
علی ابن ابی طالب یہ کیا فضیحتین اور رسوائیان اور اقوال ناز یبا اور
سب اصحابہ باواز بلند بے باکانہ کرتے ہین پس فخر اسمعیل نے کہا کہ
گناہ اون لوگون کا کیا ہے قسم خدا کی کہ خود صاحب قبر نے اون
لوگون کو تسلیم کیا ہے پس اوس شخص نے کہا کہ صاحب قبر کون ہے
کہا علی ابن ابی طالب کہا اے سید میرے آیا علی نے اون لوگون کو
ہدایت کی اور یہ طریقہ تعلیم کیا کہا ہان واللہ کہا اے آقا پس اگر علی حق
پر تہے تو ہم لوگ کیون فلان اور فلان کو دوست رکہین اور اگر
باطل پر تہے پس کسواسطے ہم اونکو دوست رکہین چاہیے کہ تبرا کرین
ہم اون سے یا اون دونون سے پس ابن عالیہ کہتا ہے کہ فخر اسمعیل تو
بلدی اوٹہے اور کفشون کو پہنا اور کہا کہ لعنت خدا کی اسمعیل پر اگر
جواب اس مسئلہ کا جانے اور اندر مکان کے چلے گئے اگر کوئی اہل سنت

مین سے کہے کہ کتب اہل سنت مثل ریاض النضرہ اور شفاے قاضی عیاض
وغیرہا مین احادیث اس باب مین منقول ہین کہ جو شخص کہ سب اصحاب
کرے وہ منافق اور جہنمی ہے اور شفا مین یہ حدیث بھی ہے کہ من سب
اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین یعنے جو شخص کہ سب
کرے میرے اصحاب کو پس اوسپر لعنت ہے خدا اور ملائک اور لوگون
سب کی پس کیونکر سب کرنا اصحاب کی شان مین جائز ہوگا تو جواب اسکا
یہ ہے کہ احادیث کتب اہل سنت امامیہ پر حجت نہین ہو سکتی ہین اور
علاوہ برین بیان ہو چکا کہ سب بمعنے فحش طریقہ امامیہ کا نہین ہے اور
سوا اسکے ہر گاہ بفرمانِ خدا اور ارشاد رسولؐ خدا اور علی مرتضیٰ ثابت
ہو چکا کہ بعض اصحاب غیر ممدوحین قابل لعن ہین تو لا محالہ اصحاب غیر ممدوحین
حکم سے ان احادیث مذمت لعن کے مستثنیٰ سمجھے جاوینگے پس لابد یہ
احادیث عدم جواز لعن حق اصحاب ممدوحین مین اور وہ احادیث حکم لعن
مخصوص اصحاب غیر ممدوحین کے حق مین قرار پاوینگے اور کتب اہل سنت
سے ثابت ہے کہ اصحاب نے ایک دوسرے پر سب و لعن کے ہے
جیساکہ تاریخ طبری اور کنز الاعمال مین ہے کہ جب عمر نے پیغام اسامہ
ابوبکر کے پاس پہونچایا تو ابوبکر کود پڑے اور داڑھی عمر کی پکڑی اور
عمر کو گالی دے پس عمر باہر آئے اور اصحاب رسولؐ کو گالی دے
اور فتح الباری مین ہے کہ عمر نے حق سعد بن عبادہ کہ اکابر اصحاب
سے تھے کہا قتل اللہ سعدا فانہ صاحب الشر والفتنۃ یعنے قتل کرے خدا

سعد کو پس بتحقیق کہ وہ صاحب شر و فساد ہے اور کنز الاعمال مین ہے کہ
عباس ابن عبد المطلب نے عمر کو کہا اخصاک اللہ بظر امک یعنے پھیرے
تجھے خدا تیرے ماں کی فرج مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین لکھا ہے
کہ عثمان نے شان نعیمان مین کہ اصحاب رسولؐ سے تھے کہا لعن اللہ نعیمان
یعنے لعنت کرے خدا نعیمان پر اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ عایشہ
شان مین عثمان کے کہے ہین لعن اللہ نعثلا قتل اللہ نعثلا یعنے لعنت
کرے خدا نعثل پر اور قتل کرے خدا نعثل کو پس چاہے کہ اصحاب
ایک دوسرے کو سب اور لعن کرنیکے سبب سے منافق اور جہنمی
اور ملعون ہون **فایدہ سیوم** شیعہ لغت مین بمعنے اتباع اور انصار
اور گروہ اور غالب شدہ کے ہین اور لغت مین ہے کہ عرف مین یہ نام
اون لوگون کا ہے کہ دوست رکھتے ہین علی ابن ابی طالبؑ اور اونکے
فرزندون کو اور متابعت اور متابعت انکی کرتے ہین اور استعمال
اس لفظ کا واحد اور کثیر مین ہے اور محمد شہرستانی نے کتاب ملل و
نحل مین لکھا ہے الشیعۃ ھم الذین شایعوا علیاً یعنے شیعہ وہ لوگ
ہین کہ جن لوگون نے متابعت کی علیؑ کے اور لفظ شیعہ قرآن شریف
مین چند مقام مین ہے وان من شیعتہ لابراہیم اور جنتی ہونے مین
شیعون کے اور انکے فضایل مین احادیث حضرت رسول خدا
کثرت سے کتب معتبرہ اہل سنت مین مذکور اور موجود ہین چنانچہ
بعض اون مین سے اور آخر مقصد اول مین اس رسالہ کے مذکور

ہوئین اور سوائے فرقہ امامیہ کے کوئی فرقہ کسی زمانہ مین بلقب شیعہ
معروف اور مشہور نہین ہوا اور ابن اثیر نے حال مین محمد بن یعقوب
کلینی رہ کے کتاب جامع الاصول مین لکہا ہے ابو جعفر محمد بن یعقوب
الرازی الفقیہ الامام علی مذہب اہل البیت عالم فی مذہبہم کبیر و فاضل
عندہم مشہور لہ ذکر فیما کان علی المائۃ الثالثۃ یعنے کنیت اون کے
ابو جعفر اور نام اونکا محمد بن یعقوب ہے اور فقیہ اور پیشوا مذہب اہل بیت
کے تھے اور عالم اون کے مذہب کے تھے اور ساتھ فضل و بزرگی
کے موصوف اور تین سو صدی کے علما مین مشہور اور معروف تھے
اس سے صریح ثابت ہوا کہ شیخ کلینی رہ کہ اکابر متقدمین علمای امامیہ سے
ہین عالم مذہب اہل بیت کے تھے اور مذہب سنت و جماعت سوائے
مذہب اہل بیت علیہ السلام کے ہے اور محمد شہرستانی نے کتاب
ملل و نحل مین اور شرح مواقف نے لکہا ہے الامامیۃ کانوا فی الاول
علی مذہب ائمتہم یعنے امامیہ تھے پہلے اوپر مذہب اپنے اماموں کے
اور نہایہ جرزی مین ہے کہ اول رواج دینے والے مذہب امامیہ کے
امام رضا تھے اور مرتبہ دوم مین محمد بن یعقوب کلینی نے اس مذہب کو
رواج دیا اور ابن اثیر نے لکہا ہے کہ ان مجدد مذہب الامامیۃ فی
المائۃ الثانیۃ کان علی بن موسی الرضا یعنے تجدید کرنیوالے مذہب
امامیہ کے دوسرے صدی مین تھے امام رضا اور ارباب سیر لکھتے
ہین کہ بعد وفات سرور عالم کے تابعان علی شیعہ علی مشہور ہوے

اور اسیطرح فریق ثانی اسپنے تئین شیعہ ابوبکر و عمر و عثمان کہتے تھے
اور جب معاویہ نے حضرت امیرؑ سے جنگ کی اپنے لشکر مین حکم دیا کہ
معاذ اللہ منبرون پر سب امیر المومنینؑ اور اونکے اصحاب کی کرین اور
اپنے گروہ کو ملقب بسنت وجماعت کیا اور سیوطی نے تاریخ الخلفا
مین لکہا ہے جب سنہ ۴۱ھ مین معاویہ اور امام حسنؑ سے صلح ہوے تو معاویہ نے
نام اوس سال کا جماعت رکہا اور صواعق مین ہے کہ سنہ ۶۱ھ مین جب
امام حسینؑ شہید ہوے یزید نے نام اوس سال کا سنت رکہا پس اس
ترکیب سے نام تابعان بنی امیہ کا سنت وجماعت واضح ہے اور جسوقت کہ
جنگ صفین ہوے مسلمان تین فرقہ ہوے تابعان علیؑ بشیعہ علی نامور
ہوے اور تابعان معاویہ سنت وجماعت مشہور ہوے اور ایک گروہ
نے دونون سے انحراف کیا کہ وہ خارجی ہین فایدہ چہارم مسند
احمد حنبل اور جمع بین الصحیحین الستہ اور صحیح ابو داؤد اور صحیح بخاری مین ہے
کہ حضرت رسول خداؐ نے حضرت امیرؑ سے فرمایا کہ یا علی لا یحبک الا مومن
ولا یبغضک الا کافر او منافق یعنے اے علیؑ دوستی رکہے گا تم سے مگر مومن
اور دشمنی رکہے گا تم سے مگر کافر اور منافق اور صحاح مین ہے کہ فرمایا
رسولؐ خدا نے لا یحب علیا منافق ولا یبغضہ مومن یعنے محبت نکریگا
علی سے منافق اور دشمنی نرکہے گا اون سے مومن اور صحاح مین
ہے من احب علیا فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی یعنے جسنے
محبت کی علیؑ سے بتحقیق کہ مجہہ سے محبت کی اور جسنے عداوت انکے

علی سے تحقیق کہ مجھ سے عداوت کی ہو اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور
ابن عدی نے روایت کی ہے کہ جو شخص نہ پہچانے حق ہماری عترت کا
ایک شخص ہے تین شخصوں سے یا منافق ہے یا پسر زن زانیہ یا بغیر
طہر یعنے مان اوسکی حالت حیض مین حاملہ ہوئے اور طبرانی اور حاکم نے
روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اگر کوئی شخص درمیان رکن
و مقام کے ساتھ صلوۃ اور صوم کے قیام کرے اور دشمن ہو آل
محمد کا داخل ہوگا آتش دوزخ مین اور احمد حنبل نے مناقب مین ابن
عباس سے روایت کی ہے قال لما نزلت لا اسئلکم علیہ اجرا الا
المودۃ فی القربی قالوا یا رسول اللہ صلعم من قرابتک ہولاء وجبت
علینا مودتہم قال علی و فاطمۃ و اولادہما و قال النبی صلعم والذی
نفسی بیدہ لا یبغضنا اہل البیت احد الا ادخلہ النار حاصل معنے یہ
کہ جسوقت نازل ہوئے آیت لا اسئلکم کہا لوگون نے یا رسول اللہ
کون ہین قرابت دار آپکے کہ واجب ہوئی ہم لوگون پر محبت اونکی
کہا رسول خدا نے کہ وہ علی اور فاطمہ ہین اور اولاد اون دونوکی
اور کہا رسول خدا نے کہ قسم ہو اوسکی کہ جان میرے اوس کے
قبضہ قدرت مین ہے کہ نہ دشمنی رکھے گا اہل بیت سے کوئی مگر یہ
حق تعالے اوسکو داخل کریگا جہنم مین بلاحظہ ان احادیث اور مثل
ان احادیث کے کہ کتب معتبرہ اہل سنت مین کثرت سے موجود
ہین حضرات اہل سنت مجبور ہوکے دعوی محبت اہل بیت کا کرتے ہیں

بلکہ جناب شاہ عبد العزیز دہلوی نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین بطلان
خلافت اپنے تئین شیعہ قرار دیا ہے لیکن در واقع یہ دعوی انحضرت کا
محض مصنوعی اور نشانی اور صرف بیان ظاہری اور زبانی ہو کیونکہ
اونکے اقوال اور اعمال اور افعال سے صریح عداوت اہل بیت
طاہرین حضرت سید المرسلین کے منکشف اور ثابت ہوتی ہو چنانچہ
احمد حنبل نے مسند حنبل مین روایت کی ہے کہ اَلرَّجُلُ لَا یَکُوْنُ مُؤْمِنًا حَتّٰی
یَبْغَضَ عَلِیًّا قَلِیْلًا یعنے مرد نہین ہوتا مومن جبتک کہ عداوت نرکھے علی
سے تہوڑی اور امام غزالی نے کتاب صراط المستقیم مین لکہا ہے
کہ جو شخص کلمہ شہادتین کے داخل بہشت ہوگا مگر وہ شخص کہ جو باعث ہوا
تفرقہ ڈالنے مین خلافت کے کہ وہ علی ابن ابی طالب ہین اور قاضی
ابن خلکان نے کہ اکابر علمائے اہل سنت سے ہین حال مین علی ابن
جہم کے کہ جسکو اہل سنت بڑا سند ین اور متورع جانتے ہین لکہا ہو کہ
اِنَّہٗ کَانَ مَشْہُوْرًا فِیْ بُغْضِ عَلِیٍّ وَالْاِنْحِرَافِ عَنْہُ لِاَنَّ مُحَبَّتَہٗ لَا تَجْتَمِعُ مَعَ التَّسَنُّنِ
یعنے بتحقیق کہ وہ مشہور رہا عداوت علی مین اور منحرف ہونے مین اونسے
اسواسطے کہ بتحقیق کہ محبت علی کی نہین جمع ہوتے ساتھہ تسنن کے
یعنے یہ امر نہین ہوسکتا کہ سُنی ہو اور دوست بہی ہو علی کا اور محی الدین
عربی نے متوکل عباسی کو قطب لکہا ہے اور کمال الدین دمیری نے
حیوۃ الحیوان مین لکہا ہے اَلْمُتَوَکِّلُ کَانَ یَغْلُوْا فِیْ بُغْضِ عَلِیٍّ یعنے متوکل
غلو رکہتا تہا دشمنی علی مین اور سیوطی نے تاریخ الخلفا مین لکہا ہے

سَنَةَ سِتَّة وَثَلَاثَ مِائَة اَمَرَ المُتَوَكِّلُ بِهَدمِ قَبرِ الحُسَينِ وَهَدمِ مَا حَولَهُ
مِنَ الدُّورِ اَن يُعمَلَ مَزَارِع وَمَنَعَ النَّاسَ مِن زِيَارَتِه یعنے ۳۰۶ ہجری
مین حکم کیا متوکل نے واسطے منہدم کرنے قبر حسین کے اور منہدم کرنے
اوس چیز کے کہ جو گرد قبر کی تہی اور حکم دیا اوسنے کہ زراعت کرین
اوسپر زراعت کرنیوالے اور منع کیا لوگون کو اونکی زیارت کرنے سے
اور ابن عربی مالکی نے لکہا ہے مَا قُتِلَ الحُسَينُ اِلَّا بِسَيفِ جَدِّهِ اَي لِاَنَّه
الخَلِيفَة وَالحُسَينُ بَاغِي عَلَيهِ وَالبَيعَة سَبَقَت لِيَزِيد یعنے نہین قتل ہوے
حسین مگر اپنے نانا کی شمشیر سے اسواسطے کہ یزید خلیفہ تہا اور حسین نے
بغاوت کی اوسپر اور بیعت سبقت کر چکے تھے یزید کیطرف اور بعضی نے
کہ علماے اہل سنت سے ہین لکہا ہے کہ اَوَّلُ خَارِجِيّ فِي الاِسلَام
حسین ابن علی یعنے پہلا خارجی جو اسلام مین ہوا حسین ابن علی ہین اور
ابن حجر نے صواعق مین لکہا ہے عَنِ الغَزَالِي وَغَيرِه يَحرُمُ عَلَى الوَاعِظِ رِوَايَةُ
قَتلِ الحُسَينِ وَالحَسَنِ وَمَا جَرَى بَينَ الصَّحَابَة مِنَ التَّشَاجُرِ وَالتَّخَاصُمِ فَاِنَّه
يَهِيجُ اَبِي بُغضِ الصَّحَابَة یعنے غزالی وغیرہ کہتے ہین کہ حرام ہے واعظ پر بیان
کرنا حال قتل حسین اور حسن کا اور بیان کرنا اوس قصہ کا جو واقع
ہوا درمیان صحابہ کے بایکدیگر نزاع اور دشمنی سے پس تحقیق کہ وہ
باعث ہوتا ہے دشمنی اصحاب کا اور شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے
قول جمیل مین بیان قصہ کربلا اور حال وفات حضرت امام حسینؑ کو
ناجائز لکہا ہے اور مولوی اسمٰعیل صاحب نے صراط المستقیم مین لکہا ہے

کہ چونکہ حسین مرتبہ شہادت کو فایز ہوے تو محل خوشی کا ہے نہ مقام غم کا

پس معلوم ہوا کہ اہل سنت جو تہمت محبت کی حضرت امیر المومنین اور

سایر اہل بیت طاہرین کے اپنے اوپر کرتے ہین از قبیل یقولون ما

لیس فی قلوبہم ہے یعنے کہتے ہین وہ بات کہ نہین ہے اونکے دلون مین

اور از قبیل یقولون ما لا یفعلون ہے یعنے کہتے ہین وہ بات کہ نہین

کرتے ہین اور تحقیق ہوا کہ باطن اونکے خلاف ظاہر اور اقوال ونکے

عکس اونکے اعمال کے گواہی دیتے ہین اور بنابر احادیث کتب معتبرہ

اپنے بجہت عداوت حضرت امیر المومنین اور اہل بیت سید المرسلین کے

کافر اور منافق اور اہل جہنم قرار پاتے ہین فایدہ پنجم احوال مین امام

اعظم اہل سنت یعنے جناب ابو حنیفہ کے ابن جوزی نے کتاب المنتظم مین

لکہا ہے ان الجمیع اتفقوا علی طعن ابی حنیفۃ یعنے تحقیق کہ سب نے اتفاق

کیا ہے اوپر طعن ابو حنیفہ کے اور رسالہ امام ابو حامد غزالی کا طعن مین

ابو حنیفہ کے مشہور ہے اور غزالی نے آخر کتاب منخول کے مسلک اول

مین لکہا ہے فابو حنیفۃ ترق حمام ذہنہ فی تصویر المسائل و تقریر المذاہب

فکثر خبطہ حاصل معنے یہ ہے کہ ابو حنیفہ نے بنایا مسایل کو پس زیادہ

ہوا خبط اوس کا اور پہر غزالی نے کہا ہے کہ فاما ابو حنیفۃ فقد قلب الشریعۃ

یعنے ابو حنیفہ نے اولٹ دیا شریعت کو اور پہر کہا ہے ہل ہذا الا شقاوۃ

یعنے یہ شقاوت اوسکی تہے اور قاضی عضدی نے عضدیہ مین لکہا ہو

ان مذہب ابی حنیفۃ کفر کبیر یعنے مذہب ابو حنیفہ کا بڑا کفر ہے اور

اسیطرح مجد الدین فیروزہ آبادی نے ابو حنیفہ کو کافر لکھا ہے اور کتاب
منخول مین ہے کہ شافعی اور ابو حنیفہ فیمابین اپنے ایک دوسرے کے
تکفیر کرتے تھے اور شعیر کہ علمائے اہل سنت سے ہین کہتے تھے کہ
ایک کف خاک بہتر ہے ابو حنیفہ سے اور سفیان مالک اور عماد شافعی
کہتے تھے کہ پیدا نہین ہوا کوئی شخص اسلام مین شوم زیادہ ابو حنیفہ سے
اور امام شافعی کہتے تھے کہ ابو حنیفہ کی کتابون کو دیکھا مینے ایک سو
تیس ورق بیچ خلاف کتاب خدا اور رسول کے دیکھا مینے اور امام
مالک کہتے تھے کہ ضرر ابو حنیفہ کا زیادہ ہے امت پر فتنہ ابلیس سے
اور ابن مہدی کہتے تھے کہ فتنہ اسلام پر بعد دجال کے عظیم تر رائے
ابو حنیفہ سے نہو گا جب یہ اوصاف ہین امام اعظم یعنے بہت بڑے امام کا
اہل سنت کے تو اونکے چھوٹے اماموں کے حالات کے لکھنے کی
کچھ ضرورت نہین ہے فایدہ ششم رئیس متکلمین اہل سنت محمد شہرستانی
نے کتاب ملل و نحل مین لکھا ہے کہ اصحاب ثلثہ نے تجہیز و تکفین حضرت
رسول کی نہ کی اور متوجہ امور دنیوی کے ہوئے اور غیبت علی کو
فرصت جانکے لوگون سے بیعت لے استقصا مین مولف کہتا ہے
اور خدمت مین ارباب انصاف اور دانائی فہم سلیم کے عرض کرتا ہے
کہ ہمیشہ سے دستور ہے کہ لوگ بسبب مروت اور دوستی اور
برادری دنیا کے یا بسبب ہم قوم ہونے کے یا بخیال اپنے عزت
اور شان یا شخص میت کے عزت اور ریاست کے خیال سے

مخالف مذہب کے جنازہ پر جاتے ہین اور بعد دفن میت کے وارثونکو
پرسا اور دلاسا دیتے ہین دل نہین مانتا کہ خبر اوسکے مرنے کے
سنکے دوسرے کام مین مشغول ہون کیا غضب ہے اور کیسے وہ
مسلمان اور اصحاب اور یار حضرت رسولؐ خدا کے تھے کہ اپنا سر
پرست اور محسن اور مولی اور پیشوا اور آقا دونون جہان کا تو دنیا
سے اوٹھ جائے اور وہ لوگ اوسکے غسل اور کفن اور دفن مین
شریک اور حاضر ہنہون پیغمبر خدا کے جسد پاک کو بے غسل اور تکفین
اور بیدفن چھوڑین مروت اور غیرت اور حمیت سے مونھ موڑین حکومت
اور ریاست کے بندوبست اور خوشی مین سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع
ہوکے خلاف حکم خدا اور رسولؐ کے جناب ابوبکر کو خلیفہ بنائین
ہاتھ بیعت کا اونکے ہاتھ پر رکھکے تالیان خوشی کی بجائین مبارکبادکا
شور مچائین احسان رسولؐ خدا کو بھولائین عزاپرسے کا تو کیا ذکر الٹے
اپنے پیغمبر کی بیٹی اور داماد کو ستائین غمزدون پر پہاڑ مصیبت کے
گرائین اگر کوئی کہے کہ اس جہت سے شریک تجہیز و تکفین و تدفین
نہوے کہ انتظام خلافت کا تجہیز و تکفین وغیرہ سے عظیم تھا تو ذرا
سمجھنے اور غور کرنے کی بات ہے کہ اوسوقت بدعواے خلافت
کسی نے خروج نہین کیا تھا بفور وفات حضرت رسولؐ خدا عرب
صحرائی کا مدینہ منورہ پر ڈانکہ نہین آیا تھا قبر مین ایک مشت خاک
ڈالنے کے واسطے چند منٹ کا زمانہ درکار تھا سقیفہ بنی ساعدہ سے

دفن گاہ حضرت رسول خدا تک دو ایک کوس کا فاصلہ نہ تہا
چند قدم کی مسافت تھی ایک لحظہ کی فرصت پر نہ کوئی بلا تھی نہ آفت
تھی کیونکر اون ہمدم مصاحبون کے دلون نے مانا کہ چند قدم کی
تکلیف گوارا کرے کے اپنے آقا اور سرور کو مٹی ندے اپنے
نبیؐ کے آخرے زیارت نہ کرے ہائے ہائے کیسی ولا او محبت
اور اخلاص تہا واسئے واے کیسے ارادت اور عقیدت اور
اختصاص تہا الحمد للہ کہ یہ رسالہ عجالہ بتاریخ تولادت باسعادت
حضرت امیر المومنین سید الوصیین اسد اللہ الغالب علی ابن
ابی طالبؑ یعنے تیرہوین رجب المرجب ۱۲۹۱ھ ایک ہزار دو سو
اکانوے ہجری کو ختم ہوا حقتعالی اسکو ذریعہ نجات اور باعث عفو
سیئات کا اس بندہ گنہگار کے کرے اور محشور کرے اس
عاصی کو زمرہ شیعیان اور صف علی ابن ابی طالبؑ
مین اور یہ مختصر مشہور ہو عوام فرقہ ناجیہ اثنا
عشریہ مین اور دوستون کے لئے موجب کوشش تام
کا ہو پیروی دوازدہ امام علیہم الصلوٰۃ والسلام
مین اور دوسرون کیواسطے موجب
استبصار اور اہتدا کا ہو
والسلام علی من اتبع
الہدی فقط

بمقام [illegible] بتاریخ ۲۲ ماہ جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ [illegible]

[illegible] باہتمام [illegible] در مطبع اثنا عشری [illegible] طبع [illegible]